نوٹ۔ رسالہ ہجرت از صفحہ ۹ تا صفحہ ۳۲ شیخ قادر بخش کے اصح المطابع لکھنؤ مین چھپا ہے

مجموعہ

رسالۂ ہجرت و رسالہ قربانی گاؤ

یعنے

حضرت مولانا حافظ حاجی محمد قیام الدین عبدالباری لکھنوی فرنگی محلی حفظہ اللہ
عن شرور الغبی و الغوی۔ کے وہ مضامین و خیالات جو ابتک وقتاً فوقتاً مختلف طریقون سے
ملک مین شائع ہو چکے ہین

مرتبۂ

جناب مولوی شیخ شاہد علی صاحب ساکن نیناموٗ ضلع بارہ بنکی

مع سہ

چہل حدیث

جسمین ہجرت اور شام و قزوین کے فضائل درج ہین

پہلی مرتبہ نومبر ۱۹۲۰ء مین

جناب مولانا حافظ محمد برکت اللہ صاحب رضا لکھنوی فرنگی محلی نے شائع کیا

اور محمد شفیق الدین کے اہتمام سے

شمس المطابع لکھنؤ بلوچپورہ مین چھپا

از رسالہ مسلمان اور ہنود مرتبہ مولوی مسیح اللہ صاحب مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ ماہ نومبر سنہ ۱۹۱۷ء

قیام ہندوستان کے متعلق ہماری کیا رائے ہے

بعض تحریرات مین نظر سے گذرا ہے اور بعض لوگون کی زبان سے بھی سنا گیا ہے کہ مسلمانان ہند باوجودیکہ ایک زمانہ سے آباد ہین مگر اُن کا طرز و رویہ صاف اس امر کو بتا رہا ہے کہ وہ غیر ملک کے لوگ ہین اور اُنھون نے جیسا کہ اگلی قومون نے توطن اختیار کیا ہے ویسا اختیار نہین کیا ہے۔

جو لوگ باہر سے آئے ہین وہ اپنی شادی و بیاہ و تعلقات کو تا بہ امکان اپنے اپنے ہم وطن اور ہم قومون سے رکھتے ہین اور جو ہندی الاصل مسلمان ہین وہ باہم میل جول رکھتے ہین۔

اسکا نتیجہ یہ ہے کہ جو باہر کے لوگ ہین وہ رشتہ ناتہ اس ملک سے اسقدر نہین رکھتے کہ اُنکا شمار اسی ملک کے رہنے والون مین ہو۔

اگر وہ وقت آیا تو اُنکو موقع ہو کہ اپنے اپنے ملک مین چلے جائین اور جو اصلی باشندے ہین وہ اپنے ہمقومون سے ملجائینگے۔

ہم سے کہا جاتا ہے کہ تم لوگ عربی ہو اور تم نے اپنے انساب کا لحاظ رکھا اور تم ہندیون سے نہ ملے نہ ملنا چاہتے ہو۔

ہم خود کہتے ہین کہ شعائر اسلامیہ کا لحاظ نہ رکھا گیا تو ہمکو کوئی چارہ نہین بجز اسکے کہ ہم جہان سے آئے تھے وہین چلے جائین۔

اگر پھر شوق سیر ہند ہو تو محمد بن قاسم کے طور پر نئے سرے سے آنا چاہیے مین اپنے لیے اسکو ممکن بھی سمجھتا ہون اور میرے ایسے اور بھی بہت سے لوگ ہین جنکو یہ آسان ہے کہ عرب کی سرزمین پر بود و باش اختیار کرین میرے دادا ابو ایوب انصاری کا گھر اسوقت تک یادگار خلائق ہے۔ ابو طلحہ انصاری کا باغ اور بیر حارث کے گرد اگرد کی جو زمین ہے وہ اس وقت ہمارے ہی قبضہ مین ہے مدینہ طیبہ مین اسکے علاوہ بھی املاک ہے جسکا تعلق ہم لوگون کی ذات سے ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مسلمانون نے اپنے موجودہ پریشانی کی حالت مین جن امور کو بطور
احتجاج اور تشفی قلب کے اختیار کیا ہے انمین سے سب سے زیادہ با اثر
فائدہ بخش طریقہ ہجرت کا سمجھا جاتا ہے مگر جس بے ترتیبی سے اس تحریک
اجرا کیا گیا ہے وہ بھی محتاج بیان نہین ہے بعض غیر ذمہ دار لوگون نے اسکی ابتدا کی
اور بعض سربرآوردہ حضرات کے اقوال سے فائدہ اٹھایا بالخصوص حضرت استاذ الاساتذہ
مولانا مولوی قیام الدین محمد عبد الباری صاحب قبلہ دام ظلہ فرنگی محلی
اور حضرت بادشاہ اسلام غازی امان اللہ خانصاحب خلد اللہ ملکہ کے اعلانات
وغیرہ ہین کو اپنی تحریک کے اشاعۃ کا خاص ذریعہ ٹھہرایا ہے حالانکہ ان سربرآوردگان
قوم و ملت کے اقوال اونکے اس بے ہنگام تحریک کے مؤید نہ تھے لہذا مجھے
معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مولانا ممدوح دام فیضہ کے جملہ مضامین جو مسئلہ ہجرت
پر انہین اس وقت تک لکھے گئے ہین اور شائع ہوے اونکو ایک جگہ جمع کر دون اور اپنی
جانب سے کوئی تبصرہ لکھنے کی بھی ضرورت نہین ان جملہ اقوال کو جنکو مولانا ممدوح اور
..فیضہ نے تحریر کیا ہے غور سے دیکھنے والا اچھی طرح اونکا مطلب سمجھ سکتا ہے اگر کوئی
غلط فہمی جو سمجھا جاتا ہے اوسکو بھی دور کر سکتا ہے بشرطیکہ انصاف و غور سے ملاحظہ

کمترین شاہد علی عفا اللہ عنہ

از اخبار قوم جلد ا نمبر ۱۲ - ۷ رجب ۳۷ھ مطابق ۹ / اپریل ۱۹ء چہار شنبہ

نقل جزء جواب منجانب حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب دام ظلہم العالی

۱۴ / جمادی الاولی ۳۷ھ یوم شنبہ نمبر ۱۳۹۳

اس قدر گذارش ہے کہ درصورت مداخلت امور مذہبی و امر مسلم بند معاہدہ کی بغرض معاہدہ حاجت نہین ہے ہدایہ ملاحظہ ہو آخر الامر وہی عدم استطاعت عذر ہو سکتا ہے اور آیہ وان استنصروکم فی الدین پر جو حاشیہ مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اوسکو ملاحظہ فرمائیے کہ اس سے حکم مسلمانان ہند روشن ہوتا ہے یہ آیت اگر غیر منسوخ مان لی جاے تو وجوب ہجرت مین کون شے باقی ہے جہانتک قدما کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے آیہ مذکور منسوخ ہے علامہ سرخسی کی مبسوط ملاحظہ ہو ہم لوگ وجوب ہجرت کا انکار نہین کرتے مگر وہ ہجرت جسپر یہ آیت دلالت کرتی ہے اسکے نسخ کے ہم بھی قائل ہین ایسی حالت مین اس آیت کا لحاظ ہم نہین کر سکتے مگر حضرات کبار پر حرف زن بھی نہین ہین دار الحرب مین فرض کو جائز سمجھتے ہین جیسا کہ کتب احادیث سے ثابت ہے اور استیلا کی حالت مین دار الاسلام کے لیے طلب الی مسلم کے مامور ہین باوجود ان اختلافات کے جدال و قتال کو اسوقت اعانت ممالک کو مسلمانان ہند کے اوپر فرض نہین سمجھتے بوجہ عدم استطاعت نہ بوجہ معاہدہ -

نقل جزء از جواب خط مولوی خلیل احمد صاحب منجانب حضرت مولانا عبد الباری صاحب مدظلہ مورخہ ۱۲ / جمادی الاول ۳۷ھ

(۲) عرض ہے کہ ہندوستان کے متعلق کوئی قاطع ہدایہ اسوقت تک قائم نہین ہو سکتی جبتک کہ اسکا تصفیہ نہ ہو جاے کہ دار الحرب ہو گیا اور ملک نصاریٰ مین مل گیا ورنہ دار اسلام کے حکم مین ہو کے کوئی معاہدہ خلاف شرع صحیح نہین ہو سکتا ہے مبسوط مین ملاحظہ ہو وان کان طلب الذمۃ علی ان یترک یحکم فی اہل مملکۃ بما شاء من قتل و صلب او غیرہ مما لا یصلح فی دار الاسلام

جیسا کہ فرنگی محل لکھنؤ ویسا ہی مدینہ طیبہ ہمارے حقیقی رشتہ دارون کے مزارات وہان بھی ہین
جسطرح کہ یہان ہین سب سے بڑھکر جوار رسول ہے جو یہان میسر نہین ہے۔

جب دین کی حفاظت نہ رہی تو ہجرت نہ کی جاوے تو کیا کیا جاوے خصوصاً اس صورت مین جبکہ
ہجرت ممکن بھی ہو۔

میرے وسائل سے زیادہ دیگر حضرات کے وسائل ہین کیا یہ ممکن نہین ہے کہ سرزمین ہند
کو چھوڑ کر کے سرزمین عرب مین قیام ہو۔

مین کہتا ہون کہ یہ آسان ضرور ہے مگر ہمت کے خلاف ہے اور اولو العزمی کے منافی ہے وہ لوگ جنکو
ہجرت ممکن ہے وہ بھی سمجھ لین کہ مرابطہ کا ثواب زیادہ ہے ہم اعلاے کلمۃ اللہ کی غرض سے جبتک اس سرزمین مین
رہینگے ضرور مرابطہ کا حکم رکھین گے مدینہ طیبہ سے زیادہ کوئی مامن وملجا مسلمان کا نہین ہے مگر
اعلاے کلمۃ اللہ اور اشاعۃ دین اتنا اہم امر ہے کہ اہل مدینہ نے اسکو اس عزیز مقصد کی غرض سے
چھوڑ دیا اور انکی عالی حوصلگی پر دلالت کرتا ہے ہندوستان جیسا کہ ہم اوپر بیان کر آئے ہین بلحاظ احکام اسلام
کے عمومی مرتبہ نہین رکھتا ہے بلکہ اسکی شرافت دیگر ممالک سے بہت زیادہ ہے وہان کا قیام مسلمانون کیواسطے کم شرف نہین رکھتا ہے
یہ وہ ملک ہے جہان کلمۃ اللہ کو ہم نے رائج کیا ہے اور ہمارے مورث آآکے یہانکے خاک ہوے ہین ہمارا آنا نہ تو
بادہوائی تھا کہ خاک ہماری ہوا مین اڑائی جاتی نہ موسمی دنون تھے کہ باعث خزان ہوتے اور ہم چلے
جاتے بلکہ ہمارا آنا بہار ہندوستان تھا کہ جس نے اس ملک کی مٹی تک کو بزرگی دیدی یہ مٹی ہندوستان
کی ہمارے اعلی ترین اکابر ومشاہیر روزگار کی خاک ہے ہم اسکو کیونکر چھوڑ سکتے ہین۔

مسلمانون نے اس سرزمین کی شادابی مین اپنا خون بہایا ہے اور اس سے سینچا ہے اور اسکی
خاک مین خاک ہوے ہین نہ بہے نہ جلے جو اس ملک سے محبت نہ رکھتے۔

مسلمان یہان آئے اور یہان رہے اور یہان کی آبادی کا باعث ہوے اور اب بھی ہین اور ہمیشہ رہینگے۔

یہ دلون سے نکالدیا جاے کہ ہم بیگانہ ہین اور بیگانہ وار چلے جائینگے ہم یہانکے ہین اور یہان رہینگے۔

ہمارے بھائی جو ہندی الاصل ہین انکو ہم کسیطرح چھوڑ نہین سکتے ہم نے اپنا تعلق عرب کے خالص
خون سے جدا نہین کیا اس سے یہ نتیجہ نکلا کہ ہم نے ہندوستان کو عرب سے ملا دیا ہے ہم ہندی بھی ہین
عرب بھی ہین مسلمان بھی ہین مگر پہلے مسلمان پھر عرب پھر ہندی اور اسی طور سے ہم رہینگے۔

نہین ہی استیمان سے زیادہ قوی حق ملک یمین ہی اور تزوج ہی وہ بھی مضمحل ہوجاتا ہے قادرین پر وجوب متحقق ہوجاتا ہے اسیطرح یہان بھی ہی اسیواسطے فقہانے کوئی قید نہین لگائی ہی اور مفہوم مخالف کتب فقہ مین معتبر ہے اوسکا قید نہ لگانا حکم عام ہونے کو کافی ہے اسمین شک نہین کہ اہلاک نفس بلا ضرورت جائز نہین ہی قانون جن امور کو روکتا ہے اونکو نکرنے مین ہمکو عذر ہے جہان جہان جسقدر جتنا عذر مقبول ہے ہمپر اُسیقدر تخفیف ہے اور اکراہ بھی اپنے محل پر ہے حاصل یہ ہے کہ جا نتک ہملوگ سمجھے ہوے ہین ہندوستان دارالاسلام ہے اور اوسمین کوئی معاہدہ واجب العمل نہین ہی جو خلاف اسلام ہو اور عدم وجوب قتال بوجہ عدم قدرت کے ہے ہم احکام مرابطین کے لحاظ سے یہان مقیم ہین اور قانون کے پابند ہین تاکہ ضرر نہو اور قدرت حاصل کرنے کے مکلف ہین کہ وہ شرط ادا واجب ہے اگر ہم خلاف قانون کرینگے حکومت سے سزا پاینگے اگر خلاف شرع کرینگے خدا کے گنہگار ہونگے جیلمین وہ عذاب کریگی خلاف قانون کرنے سے جہنم مین ہم نہ جلینگے اور اگر بفرض دار حرب ہے تو درحقیقت معاہدہ نہین ہوا ہی بلکہ حکام کی طرف سے امان دی گئی ہی جسکے مقتضی کے ہم مکلف نہین ہین اور جو اطاعت ہی وہ محض براے حفاظت خود ہی یا مخادعت ہی یہی سبب ہے جو عام طور سے یہ دارالامان کہا جاتا ہے اور اگر دارالاستیمان ہو کہ مسلمان امان کے ذریعہ سے دار حرب مین ہین تو اس صورت مین اونپر ہجرت فرض ہی جبکہ دیگر مقامات دارالاسلام موجود ہین اور اہل کتاب مین اُسوقت بطور عارضی ہجرت کرنے کا حکم معلوم ہوتا ہی جبکہ کوئی دار دنیا مین دارالاسلام نہو اور دارالاستیلا سے ہجرت کی فرضیت معقول نہین —

(۳) عرض ہے کہ فتوی محض سمجھدارون کیلیے ہے عام اشاعت کی غرض سے نہین ہے اسواسطے بہت زیادہ تصریح کی حاجت نہین بلکہ تصریح سے اجمال بہتر ہے ایسی صورت مین جبکہ مصلحت شرعی اسکی تصریح سے فوت ہوتی ہی مجھے جناب سے اُمید ہے کہ تھوڑی تکلیف فرماکر بغور میرے معروضہ کو ملاحظہ فرماکر تسکین کردیجیے آخر مین نہایت ادب سے معافی کا خواستگار ہون کہ بہت وقت صرف کرایا ہوگا مگر مجھے بڑے مہلکے سے نجات

لم یجب الی ذلك الی اخرہ اور اگر دار حرب ہوگیا ہو تو اب یہ دیکھنا ہو کہ اگر ہمنے امان لیکے اونسے
دار حرب مین قیام کیا ہو تو علامہ سرخسی ارشاد کرتے ہین لانہ ممنوع من التوطن فی دار الحرب
اور اگر مسلمان مقہور ہوگئے اور اونھون نے امان دی تو اس امان کی ابقاء کے ایجاب کی
کوئی وجہ نہین ہو بلکہ وہ باطل ہو مبسوط مین ہو واذا اسلم فی دار الحرب تاجرا او اسیرا او اسلم ھناك
فامنھم فامانہ باطل لانہ مقھور فی ایدیھم ہمارا موجب امان افعال کرنا کوئی اثبات امان
کے واسطے دلیل نہین ہو سکتا ہو ملا محمود عینی تحریر کرتے ہین فان قلت امنہ محمد بن مسلمة
قلت لم یصرح لہ بامان فی کلامہ وانما کلمہ فی امر البیع والشراء والشکایة الیہ الا استیناس
حتی تمکن من قتلہ مجھے تو تحیر اس امر کا ہو کہ معاہدہ کے دعوی کا فریق ثانی مقر نہین
ہے بلکہ عام قانون کی پابندی کرنے والے کے ساتھ جو برتاؤ کیا جاتا ہو چاہے وہ معاہد ہو یا نہ ہو
وہی برتاؤ والیان ملک کے مسلمانون کے ساتھ بھی ہو۔ جہانتک مجھے علم ہے عدم قدرت مسقط
فرض دفاع ہے ولبس ایسی صورت مین چاہے وہ صلح جائز ہو یا نہ ہو اختیار کی جاسکتی ہو جبکہ
خوف ہلاک کا ہو مگر صاحب فتح القدیر تحت قول صاحب ہدایہ الا اذا خاف الھلاك ای
واجب بای طریق یمکن کے لکھتے ہین وھو تساھل فانہ لا یجب دفع الھلاك باجراء کلمة الکفر الخ
اسقدر اور عرض ہو کہ اگر معاہدہ مان بھی لیا جاوے تو استخفاف مسلمین کی صورت مین
اوسکی پابندی لازم نہین رہتی ہو شرح مبسوط مین ہو المستامن ملتزم ترك الاستخفاف بالمسلمین
فانما اعطیناہ الامان لیستذل المسلم اذ لا یجوز اعطاء الامان علی ھذا
اور اسی کتاب مین اور فتح القدیر مین بھی ہو وان اغار واھل الحرب الذین فیھم المسلمون
المستامنون علی دار من المسلمین فاسروا ذراری المسلمین اذا کانوا یطیقون القتال لانھم ملکوا
ذراری المسلمین بالاحراز فھم ظالمون فی استرقاقھم والمستامنون ما ضمنوا
لھم التقریر علی الظلم فلا یسعھم الا قتالھم لاستنقاذ ذراری المسلمین من ایدیھم
جہانتک معلوم ہوتا ہو اسیر کا چھڑانا ہی فرض ہو اور درجہ بدرجہ فرض عین ہوتا جاتا ہو تو اوسکے
استنقاذ مین امان حارج نہین ہوتی ہو اسیطرح دار الاسلام پر جب کفار حملہ آور ہون تو دفاع فرض ہوجاتا ہو
شرقاً وغرباً اور امان مانع نہین ہو بوجہ فرض عین ہوجانے کے کہ وہ مطالبہ خدا ہو اوسکے مقابل کوئی حق

نقل از رسالہ النظامیہ بابت ماہ جمادی الثانی ۱۳۳۸ ہجری

دوسرا مسئلہ دار اسلام اور کفر کا ہے

امام شافعیؒ سے مروی ہے کہ وہ دنیا کو دار واحد سمجھتے ہیں جمہور کہتے ہیں کہ غلبہ سے حکم دار ہوتا ہے اگر غلبہ کفر ہے تو دار کفر اور
غلبہ اسلام ہو تو دار اسلام ہے کبھی ظاہراً اسلام کو ایک غلبہ دوسرے مقام کے لحاظ سے ہوتا ہے اسلیے دار کفر حقیقۃً دار اسلام
کے حکم میں ہو جاتا ہے جیسے حبشہ کہ آنحضرتؐ کے وقت میں حقیقۃً دار کفر تھا مگر ظاہراً دار اسلام میں کر دیا گیا اور اسکی جانب
ہجرت شروع ہوئی کبھی اسکے برعکس دار اسلام حقیقۃً ہوتا ہے اور ظاہر احکام دار حرب میں ہو جاتا ہے جیسے وہ ممالک ہیں جہاں بعد
دار اسلام ہونے کے استیلائے کفار ہو گیا ہو اور مسلمان وہاں بکثرت رہتے ہوں دار اسلام حکماً و حقیقۃً دار حرب ہو جاتا
ہے کبھی دار کفر حقیقۃً و حکماً دار اسلام ہو جاتا ہے مگر اسلام کو ہر جہت میں رفعت و علو ہے اسواسطے دار اسلام ہونا آسان ہے
بہ نسبت دار کفر کے کہ جو بلدہ دار اسلام تھا وہ محض ظاہری غلبہ سے کفار کے دار کفر نہیں ہو سکتا جبتک کہ کوئی حکم احکام اسلام
کا وہاں باقی نہ رہے اگر ایک حکم بھی وہاں جاری ہے تو وہ دار کفر نہیں امام ابوحنیفہؒ اسکے ساتھ قید اور بھی بڑھاتے
ہیں کہ اتصال دار حرب سے بھی ہو جائے اگر کوئی حکم جاری نہ رہے اور اتصال دار حرب سے نہ ہو تو وہ مقام بھی امام صاحب کے
نزدیک دار حرب نہ ہوگا اسطرح کوئی شخص اپنے ایمان یا امان سے جو اسکے پہلے سے حاصل تھی نہ رہ سکے جبتک
یہ شرط فوت نہ ہوگی گرچہ اتصال دار حرب سے ہو جائے اور کوئی حکم بھی احکام اسلامیہ سے باقی نہ رہے مگر لوگ ایمان و امان سابق
کے باعث سکونت رکھ سکتے ہوں تو وہ مقام بھی دار حرب نہ ہوگا دار اسلام ہوگا
اور ممالک غیر مسلم اور سیر عارض ہوگی جو مسلم وہاں آباد ہیں وہ اعلاء کلمۃ اللہ و اعلاء دین
کی توقع پر رہیں ورنہ وہاں توطن صحیح نہ ہوگا۔

ہو جائیگی مین عرض کرتا ہون اگر علماے متبحرین مجھے صبر و سکون کا فتوی دین تو خطرات مین نہ پڑ دن اور عزلت اختیار کرلون اور حکومت کو بھی دشواری ہوتی ہے اور اس فقیر عاجز کو بھی مشکلات پیش ہوتے ہین اگر خدا کے حکم مین حل اس دنیاوی دشواری کا ہو تو کاہے کو آسان صورت نہ اختیار کی جاوے جبکہ مقصد رضاے الٰہی ہو دلس فقط

نقل از اخبار قوم دہلی ۲۲ رجمادی الثانی ۱۳۳۷ھ مطابق ۲۴ مارچ ۱۹۱۹ء یوم دوشنبہ

منجانب حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب قبلہ

مسلمانان ہند میرے نزدیک پابند قانون اگر نہ رہی تو اون کو پاداش اٹھانا ہوگی مگر جہنم مین اسکی وجہ سے جلین اوسکو میرا دل قبول نہین کرتا ہے مین حکومت برطانیہ کو بھی اس سے مستغنی سمجھتا ہون کہ جہنم کے خوف پر حکومت کرے مگر اسکو اپنے اقتدار پر بھروسہ ہی اسواسطے مجھے کچھ خدشہ نہین کہ صاف ظاہر کردون کہ نہ تو حکومت کیسی معاہدہ کی مقر ہی نہ ہم کو اوس معاہدہ کا علم ہی نہ ایسے معاہدہ کی نظیر کتاب اللہ مین نہ سنت رسول اللہ مین نہ فقہ کا کوئی جزئیہ اسکے مطابق ہی محض ہمارا رعیت ہوکے بسر کرنا معاہدہ نہین بلکہ عاجزی ہی اور قہر وغلبہ کا باعث ہے اور مقہور کا معاہدہ پامال ہی اور کوئی معاہدہ خلاف شرع واجب العمل نہین ہی بڑی دلیل کعب بن اشرف یہودی اور محمد بن مسلم انصاری کے درمیان جو عہد ہوا تھا اور اوس سے عہد کا قبول کرنا شرعاً مسلم نہوا ہمارے روزمرہ کی برتاوے پر ہی کہ وہ بھی معاہدہ نہین ہو سکتا ابوسفیان نے مدینہ مین پکار کے کہا کہ ہم نے امان دی مگر اوسکا کوئی لحاظ نہین کیا گیا اسود کے ماتحت مسلمان رہے اور برابر اسکی حکومت کے احکام کو تسلیم کرتے رہے مگر وہ شرعی معاہدہ نہ ہوا یہانتک کہ سازش کرکے بعض نے اوسکو ہلاک کرایا جن سے اوس سے عقود ہوے تھے اگر ایک دلیل بھی معاہدہ پر ہو تو تسلیم کرلیجاے مگر مجھے تو کوئی دلیل نہین معلوم ہوتی۔

ٹوک آدمی بسر نہ کرسکے جیساکہ پہلے بسر کرتا تھا حضرت شاہ عبدالعزیز دہلوی نے اس شرط کو ثابت کیا ہے دوسرے شعائر اسلامیہ جاری نہ ہون اسکو بھی صاحب فنے موجود تبایا ہے تیسرے اتصال دار حرب سے ہوجاوے یہ شرط البتہ اسوقت تک نہین ہوئی تھی کیونکہ سلطنت اسلامیہ درمیان مین حائل ہے اب اگر عراق جسپر انگریزون کا تسلط ہے اونکے قبضہ مین رہا حجاز پر اونکے زیر اثر شریف مکہ کی برائے نام حکومت رہی اور انگریزونکی حکمبرداری قائم ہوئی شام فرانس کودیا گیا مصر و فلسطین و مالٹا وودانیال سب انگریزی حکمبرداری مین آگئے تو پورا اتصال دار حرب سے ہوجائیگا اسوقت کسی طور پر ہندوستان دار اسلام نرہیگا اسوقت یہ سب حالت موجود ہوگئی ہے ممکن ہے کہ شرائط صلح اس قسم کے نہون اگر ایسے ہی ہوے تو سب کے پہلے مین اس ملک سے ہجرت کرجاؤنگا اور قسطنطنیہ مین جاکے اپنے جد اکرم حضرت ایوب انصاری کے مزار پر پڑا رہونگا اگر خدا نے قبول کیا تو وہین شہید ہوجاؤنگا ۔

نقل از اخبار خلافت

دہلی یکم مئی سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۱۱ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۸ھ یوم شنبہ

جلد ۱

مولنا عبدالباری صاحب کا فتوی

ہجرت کی اجازت

(تار کے ذریعے)

ہجرت کے متعلق مین یہ اعلان کرتا ہون کہ وہ تمام مسلمان جو اپنے ضمیر (قلب یا ایمان) کو مطمئن نہین کرسکتے وہ اب اسلام کے احکام کے متعلق عمل پیرا ہون اور اس ملک سے ہجرت کرکے ایسے مقام پر چلے جائین جہان اسلام کی خدمت انجام دینا اور اسلامی قوانین (شرع شریف) کے مطابق عمل کرنا بہتر طریق پر ممکن ہے ۔

نوٹ اس سے پیشتر ۲۶ اپریل کو جو اس تار کے متعلق مفصل مضمون پرچہ مین شائع ہوچکا ہے (جو آگے آتا ہے)

نقل از خط وائسرائے بوقت قید مسٹر محمد علی ۱۳ رمضان المبارک یوم پنجشنبہ

اگرچہ محبان مذکور سے اس اعلان کے "کہ ہمارے مطالبات کی تعمیل نہونیکی صورت مین ایک اچھے اچھے مسلمان کو اس کے سوا چارہ نہین کہ ہجرت یا جہاد مین سے کسی ایک بات کو اپنے لئے پسند کرے" موافق نہین مگر اسقدر ظاہر کرنا بھی لازم سمجھتا ہون کہ یہ کوئی غیر آئینی اعلان نہین ہے۔ رہا ہجرت کا مسئلہ تو ہمارے نزدیک غلط فہمی کے باعث ہے برابر مطالبات کرتے رہینگے جو ہمارا جہاد ہے اور ہم اسطرح ہجرت نہین کرینگے جسکی وجہ سے ہندوستان مین اسلام کی توہین ہو باوجود اسکے یہ عرض ہے کہ اگر کوئی شخص ترک وطن کی خواہش کرے تو یہ قانون کے خلاف ورزی کیسے ہو جاتی ہے بہت علماء کبار اور مشائخ کے نزدیک ہندوستان سی ہجرت فرض ہے خصوصًا اون لوگون کے نزدیک جو اس ملک کو دار حرب سمجھتے ہین کیونکہ دار حرب مین توطن ممنوع ہے جیساکہ حدیث اور قرآن مین مذکور ہے اور علماء نے تصریح کردی ہے اور بعض اونمین سے بہ عہد استیمان رہنے کو جائز سمجھتے ہین جو لوگ چونکہ ہندوستان کو دار اسلام سمجھتے ہین اسوجہ سے ہجرت کو فرض نہین کہتے ہین۔

نقل مضمون از تقریر کلکتہ متعلق ہجرت

یہ تجاویز جو صلح کانفرنس ترکی سلطنت کے لیے کررہی ہے اوسکا اثر پھر اسقدر پڑ رہا ہی کہ ہمارا سکون وطن دشوار ہے ہم ہندوستان کو دار اسلام سمجھتے ہین اور اسیوجہ سے یہان کا قیام اختیار کیا ہے ورنہ یہانسے ہجرت کر جاتے اسواسطیکہ توطن دار حرب مین ممنوع ہی حدیث شریف مین ہے انا بری من مسلم بین مشرکین اور مبسوط مین علامہ سرخسی نے صاف لکھدیا ہے کہ توطن دار حرب مین ناجائز ہے ہم ہندوستان مین رہتے تھے اور دار اسلام سمجھتے تھے اسواسطیکہ امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک دار اسلام اسوقت دار حرب ہوسکتا ہی جبکہ تین شرطین ہوجاوین ایک یہ کہ ایمان والان اول سے بلا روک

کے لیے ضروری تھی یہ بہی منسوخ ہو گئی بلکہ حکم ہو گیا کہ جہان کوئی شخص پیدا ہوا اور اوس مقام پر نماز وغیرہ ارکان اسلام ادا کر سکتا ہو تو اوسکو ہجرت کی ضرورت نہین ہے

(۴) دار فسق و ظلم سے دار عدل و تقوی کے جانب ہجرت ہو بلکہ اوس زمین سے جہان گناہون کی کثرت ہو وہ خود مرتکب ہو یا دوسرے یہ ہجرت مستحب ہے۔

(۵) دار حرب سے دار اسلام کے جانب ہجرت مستحب ہے اور بعض صورتون مین واجب ہو جاتی ہے بلکہ توطن دار حرب مین بلا ضرورت شرعیہ حرام ہے ہم لوگ ہندوستان کو دار اسلام سمجھتے ہین اور اعزاز دین اور اعلاے کلمۃ اللہ کی نیت سے قیام کیے ہوے ہین اسواسطے ہجرت فرض نہین جانتے مگر جب چارہ نہو بجز اسکے کہ یا ہجرت کرین یا مبتلاے معصیت رہین یا استرضاء بالمعصیۃ کا ارتکاب ہو یا قیام وطن سے اوسقدر خدمت نکر سکین جتنی کہ باہر نکل کر کر سکتے ہین تو ان صورتون مین ہجرت مشروع ہے موجودہ حالت مین ہندوستان سے اگر قابل و ذی استعداد لوگ کابل ہجرت کرین یا محنتی و جفاکش لوگ ترک وطن کر کے وہان جائین تو امید ہے کہ اسلام کو فائدہ زائد حاصل ہو اور اپنے وطن عزیز کی بہی خدمت کرین۔

(۶) احادیث سے آخر زمانہ مین شام کے جانب ہجرت کرنے کی فضیلت معلوم ہوتی ہے اور قزوین و دیلم مین ہجرت و مرابطت کرنے کا ثواب منصوص ہے اور احکام ہجرت کے بوجہ تطویل کے ذکر نہین کیے گئے فقط

خط بنام غلام محمد عزیز صاحب

مکرمی دام مجدہ

السلام علیکم

معاف فرمایئے کہ فیض آباد جانیکے باعث و دیگر ناگزیر امور پیش آنیکے سبب جواب خط مین جناب کے تاخیر ہوئی۔ مجھے افسوس ہے کہ اپنے نزدیک مین نے باوجود اس کے کہ نہایت صاف مسائل ہجرت کے تحریر کر دیے تھے مگر وہ اس امر کا باعث ہوے کہ آپکو مزید استفسار کی ضرورت پڑی جواباً عرض ہے۔

حریت دہلی - ۲۶ اپریل ۱۹۲۰ء مطابق ۶ شعبان ۱۳۳۸ ہجری
یوم دوشنبہ جلد ا ع ۱۱

سوال ہجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا خط

۴ شعبان ۱۳۳۸ھ فرنگی محل

مکرمی دام مجدہ السلام علیکم

بعض حضرات نے مسائل ہجرت بذریعۂ تار دریافت کئے ہیں اُس کا جواب دیدیا گیا ہے مگر مفصل نہیں اسواسطے اوسکی تفصیل عرض کرتا ہوں امید ہے کہ شائع فرما دیجیے۔

ہجرت شرعاً دو طریقوں پر مستعمل ہے ایک ہجرت اوصاف سے دوسرے اوطان سے۔

ہجرت اوصاف سے یہ ہے کہ ممنوعات شرعیہ کو چھوڑ دے اور اوامر کا پابند ہو یہ ہجرت ہمیشہ تک مشروع ہے دوسرے ہجرت اوطان سے ہے۔ یہ چند اقسام کی ہے

(۱) ہجرت مکہ سے حبشہ کی جانب دو مرتبہ ہوئی اوسوقت جبکہ کوئی دار اسلام نہ تھا تو دار شرک سے دار اہل کتاب کے جانب ہجرت ہوئی یا دار ظلم سے دار عدل کی جانب اور اگر نجاشی کا اسلام مان لیا جائے تو وہ بھی ہجرت دار اسلام کے جانب ہوئی۔

(۲) ہجرت مکہ شریف سے جو اُس وقت دار الحرب تھا مدینۂ طیبہ کی جانب کہ جو دار الاسلام تھا یہ فرض تھی اور فتح مکہ کے بعد منسوخ ہوگئی یعنے جو ایمان لائے وہ ہجرت کرے تب تو تمام احکام مین مسلمانون کے شریک ہے ورنہ نہین یہانتک کہ توارث وغیرہ مین بھی حق نہین ہوتا ہے امام رازی کے بیان کے موافق یہ ہجرت اوسوقت پھر فرض ہو جائیگی جبکہ مسلمانون کی اگلی حالت لوٹ آئے اور سواے ایک ماہ کے کوئی نہو

(۳) ہجرت بادیہ نشین کی مدینۂ طیبہ کے جانب یہ حقوق مین مساوات حاصل کرنے

کابل کی حکومت سب سے بہتر ہے اور بخارا و خیوا کے حالات ابھی معلوم نہین ہوے امید ہے کہ وہ کابل سے زائد محفوظ و مامون ہون علاوہ اسکے یمن ہین بھی حفاظت ایمان ہے اور شام کو بھی ایسا کہتے ہین اناطولیہ کی حالت جیسے پہلے تھی اب بھی ہے غرضکہ اسطرح ملک ہین جہان مسلمان محفوظ رہ سکتا ہے خصوصًا جو اتباع شریعت کرکے بسر کرنا چاہے اوسکو ان ممالک مین خطرہ نہین ہے ۔

(۵) چونکہ ہجرت بر قول اول اکثر علما منسوخ ہے اسواسطے ان صورتون کو عرض کیا گیا کہ یہ مشروع ہین اور کل کے نزدیک یہ صورتین منسوخ مین داخل نہین ہین رہا فرض یا مستحب اسکے متعلق عرض کردیا گیا ہے کہ ہمارے نزدیک ہندوستان سے ہجرت فرض نہین ہے اکراہ کی حالت مین بھی مطلق فرضیۃ کا حکم نہین دیا جاسکتا ہے بلکہ بعض حالات کے تقاضہ سے عدم جواز ہجرت یا مفضولیت کا حکم معلوم ہوتا ہے اگر ہندوستان دارحرب ہو تو بھی حضرت شاہ صاحب قدس سرہ کی تحقیق کی موافق یہان ہجرت ہر حالت مین فرض نہین ہے میرے متعلق جو کچھہ ارشاد کیا گیا ہے اوسپر غور و فکر کرنے کے بعد مشورہ کیا وہ لوگ جنکے مشورہ پر ان امور مین مین نے تمام مشاغل انجام دیئے وہ مجھے ہجرت سے مانع ہین اور مین خود فرض نہین سمجھتا کہ خواہ مخواہ انکی مشورون کو رد کردون ہملوگون کا قیام ہندوستان مین بہ نیت دفاع رہا اور مرابطت کے حکم مین سمجھتے ہین اوسکے تغیر کی کوئی وجہ نہین بلکہ اب زیادہ ہے ایسے کہا جاتا ہے کہ تمہارا رہنا زائد مفید مسلمانون کیلیے ہے ورنہ یہ امر آپ باور فرمائین کہ ہمکو خود یہان اسقدر عافیت نہین ہے جسقدر دوسرے مقامات پر عافیت ہے بالخصوص مدینہ طیبہ مین ہمارے قبضہ کے عمدہ عمدہ مکانات اور ہر قسم کی سہولتین ہین ہم یہان حب وطن یا راحت کے خیال سے نہین ہین ہمارے افعال مستوجب سزا ہین دائم الحبس بعبور دریاے شور یہان سے بچہ ہمارے لیے جان بچانیکی اس سے زائد بہتر کوئی صورت نہین کہ ہجرت کرجاوین حکومت ہمارے جانیسے مطمئن ہوجاویگی اور ہم بھی راحت پا دینگے مگر فوائد کثیر عیہ کے

(۱) مدینہ طیبہ کا دار اسلام ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سے متحقق ہوا ہے اور انصار کے وعدہ کر لینے سے کہ وہ اعانت کرینگے اور جگہ دینگے پہلے ہجرت کا حکم ہوا تھا پہلے فرض نہ تھی پھر بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرض ہو گئی تھی۔

(۲) دار اسلام جہاں غلبہ و تسلط اہل اسلام کا ہو اور شعائر اللہ اور احکام شرعیہ نافذ ہو سکین

(۳) دار حرب جہاں شعائر اللہ نافذ نہ ہوسکے ہون اور غلبہ کفار ہو یہاں قابل لحاظ یہ امر ہے کہ جو ملک دار اسلام ہو گیا ہے وہ پھر دار حرب ہوتا ہے یا نہین ایک جماعت علما کی کہتی ہے کہ دار اسلام کبھی دار حرب نہین ہو سکتا ہے دوسری جماعت علما کی کہتی ہے کہ ہو سکتا ہے مگر اختلاف ہے کہ کب ہو سکتا ہے امام ابو حنیفہ وغیرہ فرماتے ہین کہ جب امان اول سے لوگ نہ رہ سکین شعائر اللہ جاری نہو سکین درمیان مین اس جگہ کے اور دار حرب کے کوئی ملک دار اسلام کا فاصل نہو بلکہ یہ متصل کر لیا جاوے دار حرب کے تو وہ ملک دار حرب ہو جاویگا ورنہ نہو گا اور امام محمد وغیرہ کہتے ہین کہ جب غلبہ کفار ہو جائے اور شعائر کفر جاری ہون شعائر اللہ جاری نہو سکین تو وہ ملک دار حرب ہو جاتا ہے اسمین دو قول ہین تمام شعائر اللہ مٹ جاوین یا ایک مٹ جاوے ہمارے اکثر علماء کے نزدیک ہندوستان نہ تو امام ابو حنیفہ کے قول کے موافق دار حرب ہے نہ امام محمد کے قول کے موافق دار حرب ہو گیا ہے بلکہ وہ دار اسلام ہے بحر الرائق کے فحوائے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ استیلائے کفار کی صورت مین ملک ظاہراً دار حرب ہو جاتا ہے مگر حقیقتہً دار اسلام رہتا ہے حضرت شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ اور اونکے ہمارے علماء کے نزدیک ہندوستان دار حرب ہو گیا ہے اور شعائر اللہ باقی نہین رہے جو امور شرعی جاری ہین وہ اس وجہ سے کہ قانون اونکے نفاذ کو جائز رکھتا ہے نہ اسوجہ سے کہ شرع کے وہ احکام ہین اس قول کے موافق ہندوستان ملک نصاری ہے نہ کہ بر قول اول بعض کبار علماے فرنگی محل کا میلان بھی شاہ صاحب کے قول کی طرف ہے مگر مین ابھی تک دار اسلام سمجھتا ہون۔

(۴) اسوقت دنیا مین کوئی جگہ بھی بالکل مصئون و مامون نہین ہے۔ مگر جہانتک نسبتہً دیکھا جاتا ہے

زمیندار لاہور ۲۵ شعبان المعظم ۱۳۳۸ہجری مطابق ۱۵ امئی ۱۹۲۰ء
یوم شنبہ جلد ۷، نمبر ۱۲

مسئلہ ہجرت اور اوسکے متعلقات

مکرمی دام مجدہم۔ السلام علیکم۔

آپ کے اخبار مین مسئلہ ہجرت کے ذیل مین ہندوستان کے دارالاسلام یا دارالحرب ہونے کے متعلق کسی صاحب نے اپنی رائے تحریر فرمائی ہے کہ دارحرب ہر اور حضرت شاہ عبدالعزیز قدس سرہ اور اخی مکرم مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ سی استنباط کیا گیا ہے۔

ان مسائل شرعیہ مین اس وقت اختلافات کا چھیڑنا دانشمندی کے خلاف ہے اسی لیے بلاضرورت اس تحریر کے بلکہ اس قسم کی تمام تحریرون کے جواب سے سکوت کو بہتر سمجھتا ہون۔ البتہ ازالۂ غلط فہمی کے لیے اسقدر عرض کرنا ضروری ہے کہ ہندوستان کا دار اسلام سے دارحرب ہو جانا مختلف فیہ ہے حضرت شاہ صاحب نے ہندوستان کو دارحرب قرار دیا ہے اور اخی مکرم کی رائے مین یہ ملک دارالاسلام ہے اس رائے کی تصریح کرتے ہوے آپ فرماتے ہین کہ ہندوستان نہ تو امام اعظم کے قول کے روسے دارحرب ہے اور نہ صاحبین ہی کا قول اسکے دارحرب ہونیکی تائید مین پیش کیا جاسکتا ہے لیکن اس سے یہ نہ سمجھ لیا جاے کہ مولانا عبدالحی استیلاء غیر مسلم کو قبول کرتے ہین اور ہندوستان کو دار اسلام قرار دیکر فرض کئے لیتے ہین کہ مسلمانون کے لیے یہان آسانیان پیدا ہو گئین۔ سوال صرف اسقدر ہے کہ آیا یہ ملک اسلامیون کے ملک سے نکل گیا ہے یا نہین اور محض قبضہ کی بناپر غیر مسلمون کی ملک ہوگیا ہے یا نہین۔

ہم لوگون کا مسلک یہ ہے کہ ہندوستان دار اسلام ہے ہماری ملک سے نہین نکلا البتہ قبضہ غیر مسلم کا ہے ہمارا فرض ہے کہ اپنی ملک پر دوبارہ قابض ہو جائین اور اسی صورت مین ہمارا قیام یہان جائز ہو سکتا ہے۔

لحاظ سے قیام ہے وہ جبتک مدنظر ہے ہم ہجرت نہین کر سکتے ہین اسلامی سلطنتون کے حالات سے اگر آپ واقف ہین توکبھی یہ نہین کہسکتے کہ وہان سہولیت زائد ہی اگر ناواقف ہین تو رانے جلد قائم نفرمائے کابل پر اسقدر اعتماد نہ کیجیے جسکا وہ مستحق نہین اسقدر عرض ہی کہ ہنمائی ہم سے اگر نہو تو مشورہ تو پہلے کرلیا جاوے اوسکے بعد کچھ کیا جاوے ہجرت بہترین مسائل شرعیہ سے ہے اسکو رائیگان نہ کیا جاوے باقی امور جو کچھ فرمائے گئے ہین اونسے بحمد اللہ ہملوگ پہلے سے متنبہ ہین ضرورت ہی کہ انتظام عمل کے ساتھ ہر کام کیا جاوے۔

ہمدم لکھنؤ ۔ ۱۳ مئی سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۲۳ شعبان المعظم سنہ ۱۳۳۸ھ
یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۰۱

ہجرت کے متعلق مولوی ثناء اللہ صاحب کی استفسار کا
مولانا عبدالباری صاحب کیطرفسے جواب

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی جناب مولانا ثناء اللہ صاحب۔ السلام علیکم۔

نصوص سے جسقدر اقسام ہجرت مجھے معلوم ہوے تھے اون کو یکجا کردیا گیا تہا اون مین وہ بہی داخل ہے جسکو جناب نے تحریر کیا ہے جناب نے جس آیت کو لکھا ہی اوس مین بہی ظلم کا لفظ ہے اور ظلم و کفر و شرک و معصیت مقابل عدل کے قرآن شریف مین مستعمل ہین اس آیت سے فرضیت ہجرت کا ثبوت نہین ہوتا ہے اور لاچارون کو دعائے نجات مانگنا اور انتقام مسلمین کا ثبوت ہوتا ہی ہملوگ ہندوستان سی ہجرت کو فرض عین نہین سمجھتے ہین بلکہ فرض دفاع کے حصول مین جن لوگون کو مؤید ہو اونکے واسطے مستحب سمجھتے ہین ورنہ سرحد پار ہوجانا اور اعدائے سے بعید رہنا ہر موقع پر مفید مقصود نہین ہے فقط۔

منتظر نہین معلوم ہوتا ترکی تمام ہوگئی سلطان المعظم قید ہین قسطنطینیہ نکلے ہوے زمانہ ہوا اب کیا ہے جسکا انتظار کیا جائے ہان ایک آس ہے جو مصطفےٰ کمال پاشا وغیرہ کے ساتھ ہے۔

ایک اور امر جو قابل غور ہے وہ یہ ہے کہ عنقریب خبر آنیوالی ہی کہ خلیفۃ المسلین یا تو شہید کردیے گئے یا ازخود معزول ہوگئے یا اس قابل نہ رہے اور نیز اس بات کی توقع ہی کہ ازسرنو اپنے اقتدار کو حاصل کرسکین اوسوقت مجھے اندیشہ ہے کہ نااہلون سے خلافت کا دعوی کرایا جائے گا دل گواہی دے رہا ہے کہ مصطفےٰ کمال پاشا آل عثمان کے شہزادے کو یا تو باضابطہ طور پر مسند خلافت پر بٹھلا چکے ہین یا بٹھانے والے ہین اسکی بھی ضرور مخالفت کیجائے گی یہ امر میرے لیے بہت ہی سوہان روح ہو رہا ہے۔

مین امیر امان اللہ خان فرمانروائے کابل کو دلسے محبوب رکھتا ہون مگر حق اسلام جسطرح حق شریف حسین پاشا پر غالب آگیا جنسے میرا بہت گہرا رابطۂ وداد تھا یہان بھی غالب ہوگا اسلیے کہ جبتک سلطان المعظم اسیر ہین یا نظربند ہین اونکے چھڑانے مین کوئی دقیقہ جد وجہد کا دنیائے اسلام کو اٹھا نہ رکھنا چاہیے معہذا اگر اسوقت آل عثمان مین سے کوئی اور آزاد اور کامل الاختیار خلیفہ مقرر ہوچکا ہے تو پھر کسی دوسرے امیدوار خلافت کو توقع نہین کہ اپنی خلافت ثابت کرا سکے عثمانی خلیفہ کے مقابلہ مین اوسکا دفعیہ اگرچہ منجر بقتل وقتال کیون نہو لازمی ہے۔

اسوقت اگر خلافت آل عثمان سے نکلی تو طوائف الملوکی کا بازار گرم ہو جائیگا مولائے مغرب سب سے اقدم دعویدار خلافت ہے۔

شیخ سنوسی شریف مکہ امام یمن امیر نجد سب شرفائے قریش ہین اور انہین بھی خلافت کی تمنا ہو سکتی ہے امیر فیصل اور امیر عبداللہ شام و عراق مین ہاتھ پاؤن مار رہے ہین۔ افواہ ہے کہ امیر امان اللہ خان کو بھی سبز باغ دکھادیا گیا ہے اور انکی طاقت بھی سب سے زیادہ ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ہم ہجرت کی فرضیت کے قائل نہین البتہ ہجرت کو مستحب سمجھتے ہین مگر یہ استحباب اُن لوگون کے لیے نہین ہے جنکے ہجرت کرنے سے ہندوستان مین اسلام کو ضرور پہونچے اور اعدائے دین کے لیے اون کے نقل وطن سے آسانیان پیدا ہوجائین ایسے لوگون کا ہجرت نہ کرنا ہی افضل ہے باقی جسقدر حضرات ہجرت کرکے اسلام کو فائدہ پہونچا سکتے ہین اونکو لازم ہے کہ ہجرت کرین اور اسلام کو فائدہ پہونچائین غرض عمل ہجرت اس وقت مقصود بالذات نہین بلکہ دفاع غیرمسلم اور تحفظ ناموس اسلام مقاصد اصلیہ ہین یہ مقاصد خواہ ہجرت سے حاصل ہون خواہ کسی اور عمل سے واجب التحصیل اور لازم التکمیل ہین۔

مجھے اپنے وعدے کے مطابق جو مینے فہیم وہوشمند لوگون سے کر لیا ہے آخر آن یاس تک اونکے مشورہ پر عمل کرنا ہے پھر یا شہادت ہوگی یا حصول مقصود ہوگا یا بامحل ہجرت کی جاسکتی ہے علمائے صوبۂ متحدہ کے جلسہ مین جو تقریر مینے اس بارہ مین کی تہی تصریحاً ارسال کرتا ہون۔

مجھے تمام فرائض دفاع کا انجام دینا اسی وقت سے ضروری معلوم ہوتا ہی مگر جن فرائض کی انجام دہی مین اجتماع کی شرط ہے اُنہین تنہا ادا کرنا قضیۂ عقل ونقل کے موافق نہین۔

آخر آن یاس سے میری یہ مراد ہے کہ جب اسلام مین قوت مدافعت نہ رہے یعنے مصطفے کمال پاشا اور اونکے رفقا کی قوت فنا ہوجائے تو اوسوقت مرنا یا بےعزتی سے جینا باقی رہ جائے گا اُسوقت ہمارا فرض ہوگا کہ جسطرح بھی بن پڑے اونکی قوت مدافعت کو زندہ کرین لوگون مین جوش پیدا کرین خوشامد کرین قتل وغارت پر اتر آئین لوٹ مار مچائین قطع تعلق سے کام لین سودیشی کی تحریک مین حصہ لین ہجرت کرجائین بھیجنے کے اسباب پیدا کرین غرض یہ تمام باتین اوس حالت یاس مین ہمارے لیے واجب ہوجائین گی۔

مین عقلا اور تجربہ کار حضرات کی رائے پر کاربند ہون اگرچہ مجھے خود کوئی امر

اس وعدہ کے مطابق جلد ہجرت کر دیہ مطالبات تو بالکل صحیح ہین مگر بعض ایسے تحریکات کا ذکر جو امکان سے باہر ہین نہایت خطرناک ہے خصوصًا کاتب کیلیے اسواسطے مجھے صاف عرض کرنا ہے کہ خطوط مین سمجھکر مضامین لکھے جائین ایسے خطرناک امور لکھکر پتہ ونشان بہی تبا دینا دانشمندی سے بعید ہے ۔

مینے جو کچھ کیا اور کہا وہ خدا کے احکام تھے اونپر کاربند ہون اور رہونگا مین ہندوستان کو اصلا دارالاسلام سمجھتا ہون اگرچہ حکومت کو ذمی یا معاہد نہین سمجھتا بلکہ متسلط سمجھتا ہون ایسی صورت مین بظاہر دارحرب کے احکام جاری ہوتے ہین بصورت لاچاری مینے ہندوستان سے نکل جانے کا ارادہ مصمم کرلیا تہا جیسا کہ کلکتہ مین ظاہر کیا تہا مگر معتمدین نے مجھے باز رکھا میرے نزدیک یہان سے ہجرت فرض عین نہین ہے اور نہ مقصود بالذات ہے بلکہ فرض دفاع کی تکمیل کیلیے کی جاسکتی ہے اسواسطے اون لوگون کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہین روکنے کا حق نہین اور جو نہین کرتے اون پر خدا نے جبر نہین کیا ہے مینے اپنا ارادہ ظاہر کیا تہا مگر اپنے مشیرونکی رائے کے باعث اوسکو فسخ کیا اگرچہ ہجرت مین مجھے زیادہ سہولت ہے بہ نسبت قیام ہند کے مین کشت وخون کو خصوصًا مجتمع حملہ کی صورت مین غیر مفید سمجھتا ہون سوائے اسکے ہر طریقہ سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہون ۔

مجھے بدظن نہ کیجیے ابہی تک خدا کے فضل سے میرا قلب قوی ہے نہ کوئی رائے بدلی ہے نہ کسی سے متاثر ہوا ہون واقعی حالت یہ ہے کہ احکام الٰہیہ کا پابند ہون اونسے تجاوز نہین کرسکتا ۔

مین تمام امور مین ابہی کوئی صاف بیان بہی نہین دے سکتا جبتک جلسۂ مشورہ نہو جائے مینے انفرادی فرض تبلیغ انجام دیدیا ہے اب جو فرائض ہین وہ بغیر اجتماع کے اور اسباب مہیا ہونے کی ضرورت ہے اور اہل الرائے خصوصًا ان حضرات کی امید دلانے کی حاجت ہے کہ کون صورت مسلم مطلوب ہے اسواسطے اب مین اونکی مشورت کا پابند ہون اور میرے لیے یہی حکم الٰہی ہے فقط

قول فیصل یہ ہے کہ جبتک سلاطین آل عثمان مین سے باقاعدہ خلیفہ
ل سکے امت اسلامیہ کا اجماع کسی دوسرے کی خلافت پر نہین ہو سکتا میںنے
شریف عبداللہ کے بیان کی تردید کردی ہے مگر امیر امان اللہ خان غازی کیطرفسے
کھٹکا لگا ہوا ہے امید کہ آپنے بھی اسکا کوئی حل سوچا ہوگا اوس سے مطلع فرمائیے
زمیندار کے لیے اسقدر عرض ہے و للآخرۃ خیر لک من الاولیٰ - والسلام -

فقیر محمد عبدالباری عفا اللہ عنہ فرنگی محل لکھنؤ ۱۷ شعبان ۱۳۳۸ھ

ہمدم لکھنؤ ۲۳ مئی ۱۹۲۰ء مطابق ۴ رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ

یوم یکشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۱۶

مسئلہ ہجرت اور مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی جام مجیہم - السلام علیکم

اسوقت ہملوگون کو نہایت حزم و احتیاط سے حالت حاضرہ پر رائے قائم کرنا ہے اوسکے باعث جلسہ طلب کیا جانا تجویز ہوا ہے اور انتظام کیا جا رہا ہے ان اہم واقعات کے رونما ہونے کے بعد شخصیات کے جانب التفات کم کردینا لازم ہے اور اخبارون کے مضامین موافق و مخالف ہین اون سے تعرض فتیح ہے مگر لاچاری سے یہ امر فوراً شائع کرنا ضروری ہے کہ میرے خطوط دیر مین اور برے طریقہ سے بند کئے ہوئے ملتے ہین ظن غالب ہے کہ سنسر ہوتی ہین کیا اچھا ہو کہ مسلمان آزادی سے اپنے خیالات میرے خطوط مین نہ ظاہر کرین کیونکہ اوس سے فضول نقصان کا اندیشہ ہے -

گذشتہ چند روز کے اندر جو خطوط میرے پاس آئے ہین اون مین سے کچھ خطوط سب و شتم کے ہین اور بعض متضاد رائین رکھتے ہین مثلاً ایک صاحب فرماتے ہین کہ تمنے ہجرت کا فتوی اسواسطے دیا ہے کہ خود کابل چلے جاؤ اور ہم سبکو مصائب مین چھوڑ دو ہرگز تمکو ہجرت نہ کرنی چاہیے دوسرے صاحب فرماتے ہین کہ تمنے کلکتہ مین کہا تھا کہ یہ ملک دار الحرب ہے اور مین اول شخص ہون کہ ہجرت کر جاؤنگا

ہمدم لکھنؤ۔ ۳۔ اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱۷۔ ذیعقدہ ۱۳۳۸ھ ہجری یوم سہ شنبہ جلد ۵ نمبر ۱۷۴

ہجرت پر احکام شرعی

ذیل مین ہم جناب مولانا عبدالباری صاحب فرنگی محلی اور مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کی دو نہایت اہم تحریرین ایک ساتھ درج کرتے ہین۔
جناب مولانا عبدالباری صاحب کا مضمون دو ٹکڑون سے مرکب ہی جنمین سے ایک قریباً دو ماہ پہلے اور دوسرا کوئی دو ہفتہ قبل ہمکو بھیجا گیا تھا۔ افسوس کہ طوالت کے باعث ہمین ابتک انکی اشاعت کا موقع نہ ملا۔ دوسرے اس اثنا مین مسلمانان ہند کی مسلسل چیخ پکار اور ہندوستانی وفد خلافت کی سرگرم جدوجہد سے ترکی شرائط صلح مین اہل اسلام کے جذبات کے موافق ترمیم ہونے کی امید بھی بندھی رہی۔ لیکن وہ امید جہانتک اتحادی دول عظمی کی نیت اور ارادونکا تعلق ہی قریب قریب شکست ہو چکی ہے اور اہل اسلام پر انکی مذہبی پابندیان عائد ہونے لگی ہین جنکے بابت جناب مولانا ابو الکلام صاحب آزاد ایڈیٹر البلاغ کلکتہ نے بھی عوام کی رہنمائی کے لیے اپنے خیالات ایک چو ورقہ مین شایع کیے ہین اور ایک مستقل رسالہ بھی مضمون ہجرت پر لکھا ہے ہمنے مولانا ابو الکلام صاحب آزاد کے چو ورقہ مین سے وہ ضروری حصہ اقتباس کر لیا ہے جسمین انھون نے حالات موجودہ مین ہجرت کو اہل اسلام کے لیے ضروری ٹھہرایا ہی بہرحال مولانا عبدالباری صاحب اور مولانا ابو الکلام صاحب کی وہ تحریرین حسب ذیل ہین۔

مضمون مولانا عبدالباری صاحب

مکرمی دام مجدہ۔
السلام علیکم۔ اس عرصہ مین کثیر التعداد خطوط میرے نام آئے ہین جنمین تین مسئلون کے متعلق دریافت حکم کیا گیا ہے اسواسطے بذریعۂ اخبار ہمدم مختصراً عرض ہے کہ مین جو حکم خدا سمجھتا ہون وہ بتائے دیتا ہون پہلا مسئلہ ہجرت کا ہے

سودیشی، عدم تعاون اور ہجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا اعلان

(زمیندار کے نام خاص تار)

لکھنؤ ۱۷ جون چند شریر آدمیون اور اسلام کے دشمنون نے پچھلے دنون ایک اشتہار شایع کرنیکی سازش کی تھی جسمین میری اور دیگر خادمان اسلام کی طرف سے چند اعلانات کیے گئے تھے ان اعلانات سے ہمین مطلق کوئی تعلق نہین اور اگرچہ سازش کا انکشاف کلی طور پر ہو چکا ہے لیکن تاہم اندیشہ ہے کہ عامۃ الناس دہوکا نہ کہائین۔ لہذا مین مناسب سمجہتا ہون کہ جو فیصلے الہ آباد کے گذشتہ جلسہ مین علماے کرام کے ساتھ مشورہ کرنیکے بعد کیے گئے ہین اون کا اعلان کر دون کیونکہ میرا آئندہ نظام عمل انہی فیصلون پر مبنی ہوگا۔

(۱) سودیشی تحریک کی اشاعت مذہبی نقطۂ خیال سے لازمی و لابدی قرار دی گئی ہے کیونکہ اس کے ذریعہ سے دشمنان اسلام کو سخت اقتصادی نقصان پہونچیگا۔
(۲) خلافت کمیٹی کے ہدایات کے ماتحت تحریک عدم تعاون کو ترقی دی جائیگی
(۳) اگرچہ ہجرت فرض عین نہین ہے لیکن آخری تدبیر کے طور پر اسے بہی اختیار کیا جا سکتا ہے ان امور کے علاوہ فی الحال اور کسی تحریک کو ہماری طرف سے نہ سمجہا جائے

(عبدالباری فرنگی محل لکھنؤ)

نقل جز تحریر حضرت مولانا محمد عبدالباری صاحب از اخبار کانگریس ۲۰ جولائی ۱۹۲۰ء

علمائے اسلام جواب دین

سود ا سکے مسئلہ ہجرت ہے کہ اسکو مین مستحب سمجہتا ہون سوا ــــ اون لوگون کے کئے جو اس ملک مین زیادہ خدمت دین انجام دے سکتے ہین اور احکام شریعت پر عمل کرنیکی قدرت رکہتے ہین اسمین بہی اگر افراط و تفریط ہو تو اس سے آگاہ کیا جاؤن

دارالحرب نہین ہے بلکہ دارالاسلام ہے چنانچہ ان عبارات فقہیہ سے واضح ہوتا ہے (اسکے
بعد عبارات فقہ لکھی ہین) ان عبارات سے اور ان کی امثال
سے واضح ہے کہ دارحرب ہوتے ہین دار اسلام کی شرط یہ ہے کہ احکام کفر علے سبیل
الاشتہاد جاری ہون اور احکام اسلام بالکلیہ موقوف کردئے جائین اور شعائر اسلام
وضروریات دین مین کفار مداخلت کرنے لگین اور یہ شرط اتفاقی ہے اور امام ابوحنیفہ
نے اسکے سوا اور بھی دو شرطین زائد کی ہین ایک یہ کہ اوس بلدہ مین اور دارالحرب مین
کوئی بلدہ مملکت اہل اسلام کا باقی نرہے دوسری یہ کہ امان اول مرتفع ہوجائے
اور بامان کفار نوبت اقامت کی آئے اور ظاہر ہے کہ بلاد ہندوستان مین یہ مفقود
ہی ہو جہ سے کہ شعائر اسلام مین ہنوز حکام کی طرف سے مداخلت و ممانعت نہین ہے
اور اگرچہ اکثر قضاۃ کفار ہین اور احکام خلاف اسلام جاری کرتے ہین مگر بہت سے
انقیا دفتاوی اہل اسلام کا بھی کرتے ہین اور موافق شرع فیصلہ کرتے ہین پس یہ
بلاد دارالحرب نہ ہونگے نہ بمذہب امام نہ بمذہب صاحبین واللہ اعلم حررہ الراجی
عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔ اسی جلد مین
اسی مضمون کا بعبارت عربی فتوی ہے۔ ما تقولون فی الملک للانجریز اہی دار الحرب ام لا
ہو المصوب الصحیح انہ دار الاسلام ولم تصل دار الحرب الی الآن کما یظہر من ہذہ العبارات
(اسکے بعد عبارات فقہیہ ذکر فرمائے ہین) اگرچہ حکومت (یعنے سلطنت انگریزی) کو ذمی
(رعایاے اہل اسلام) یا معاہد (خواہ بعہد ذمہ ہو یا بعہد استیمان جس کے وہ بھی معترف
ہین) نہین سمجھتا ہون بلکہ متسلط سمجھتا ہون (کیونکہ اپنی طاقت سے اونھون نے استیلا
کرلیا ہے) ایسی صورت (استیلا و تسلط) مین بظاہر (بوجہ انگریزون کے احکام
جاری ہونے کے) دار الحرب کے احکام جاری ہوتے ہین (جیسا کہ بحر کی عبارت سے
مفہوم ہوتا ہے قلت فی زماننا بعد فتنۃ التتر صارت ہذہ الولایات التی غلبوا علیہا
واجروا احکامہم فیہا کخوارزم وما وراء النہر وخراسان ونحوہا صارت دار الحرب فی الظاہر

یہ فقہاے حنفیہ کی عبارتین ہین۔ مولانا صدیق حسن خانصاحب اپنے رسالہ........

دوسرا حج کا تیسرا نان کوآپریشن کا۔

(۱) ہجرت کے بارے مین مفصل ایک تحریر آپکے نام لکھ چکا ہون اگر مناسب ہو تو اوسکو طبع کر دیجیے (اس تحریر کے اہم اقتباسات آگے دیئے جاتے ہین۔ ایڈیٹر ہمدم)

اسکے متعلق مختصر اعرض ہے کہ ہجرت اسوقت ہندوستان سے فرض عین نہین ہے اور مینے کبھی ایسا کہا ہے۔ کلکتہ مین اپنے ہجرت کا ارادہ اس شرط پر کیا تہا جبکہ اتصال دار حرب اصلی سے کلیتہً اس ملک کا ہو جائے باوجود اسکے کہ صلح کانفرنس کا تصفیہ احکام اسلامیہ کے خلاف ہے مگر عرب کی آزادی کے باعث اتصال مذکور نہین ہوا ہے اسواسطے فرضیت کا حکم مین نہین دے سکتا ہون۔ نہ خلاف رائے اہل مشورت خود ہجرت کر سکتا ہون۔ اور اسکی کوئی وجہ بھی نہین ہے کہ بلا فائدہ کچھ کیا جائے۔ علمانے بھی ہجرت کو فرض عین نہین بتایا ہے یہ ہجرت حقوق عباد کے ہوتے ہوے صحیح نہین ہے والدین کی مرضی کے خلاف ہجرت نہین جائز ہے۔ اس ہجرت کا حکم یہ نہین ہے کہ کبھی پہر واپس آنا درست نہو بلکہ وطن واپس آنا بھی جائز ہے اس ہجرت کا خواہ مخواہ مقصد یہ نہین ہے کہ کوئی خطرہ ہندوستان پر ہو بلکہ یہ ہجرت دار معصیت سے دار عدل کے جانب ہے جسکا مقصود ظاہری یہ ہے کہ اپنے اعمال درست کرے جو یہان نکر سکتا ہو اور اپنی بنی نوع کو فائدہ پہونچاے اور خدا کی عبادت اور احکام اسلامیہ کی پیروی پورے طور پر کر سکے اسکے علاوہ جو مقصد ہو مہاجرین کی نیت پر ہے انما الاعمال بالنیات (یہانسے مولانا کی پہلی تحریر کا ضروری حصہ دیا جاتا ہے) مین ہندوستان کو اصلا دار اسلام سمجھتا ہون مجموعۂ فتاوی حضرت اخی المعظم مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ کی جلد ثانی مین بھی استفتا ہندوستان جہانتک عملداری انگریزون کی ہے دار الحرب ہے یا نہین اور اگر ہے تو صرف مطابق مذہب صاحبین کیا بر طریق مذہب ابو حنیفہ کے بھی بینوا توجروا۔ ہوالمصوب۔ ہندوستان

زائد انجام پائے گا یا امور دین انجام دے سکتے ہین) اور نیز خدا نے جبر نہین کیا ہے (فرض یا واجب نہین ہے) مینے اپنا ارادہ ظاہر کیا تھا (وہ بھی مشروط) مگر اپنے مشیرون کی راے کے باعث اوسکو فسخ کردیا (کیونکہ فرض نہین تھی) اگرچہ ہجرت مین مجھے زیادہ سہولت ہے بہ نسبت قیام ہند کے (خصوصاً حضرت مدینہ علے صاحبہا الف الف الصلوۃ والسلام مین) کشت و خون کو خصوصاً مجتمع حملہ کی صورت مین (جیسا کہ لشکر کرتا ہے) غیر مفید سمجھتا ہون (کیونکہ اوسکے اسباب مجتمع نہین اگرچہ قادرین پر فرض ہے غیر قادرین پر فرض نہین بدسگالی کی غرض سے کرسکتے ہین اسکا ضرر ہوگا) سواے اس کے ہر طریقہ سے دفاع کو فائدہ بخش جانتا ہون خواہ وہ گاندھی صاحب کے مشورہ کے موافق ہو یا دیگر صورتون سے جو جس سے بن پڑ سکتا ہے وہ کرے اوسپر وہی فرض ہے مین کہہ سکتا ہون کہ نماز قیام قعود رکوع سجود سے ہو یا صرف قعود یا اضطجاع سے حرکت سے یا اشارہ سے اسکا مقصد یہ نہین ہے کہ ہر شخص ہر طریقہ سے نماز پڑھے بلکہ اپنی قدرت دیکھے حسن ظن کا مقصد یہ ہے کہ کسی کو بیٹھے یا لیٹے یا اشارہ سے پڑھتا دیکھے تو اوسکو معذور سمجھے نہ یہ کہ اوس کی نیت پر اور اوسکے فعل پر حملہ کرے اگر عالم فقیر ہو تو اوسکا فرض صرف یہ ہے کہ غنی سے کہے کہ تمپر زکوۃ فرض ہے باوجود اسکے اگر ایک پہلو تہی کرے تو دوسرا بری الذمہ نہین ہو سکتا۔

فقیر محمد عبدالباری

(یہان مولانا کی سابق تحریر کے اقتباسات ختم ہوے - ایڈیٹر ہمدم)

نوٹ - اسکے بعد مولوی ابو الکلام صاحب کا مضمون ہمدم مین تھا جو چھوڑ دیا گیا ۱۲ جامع عفی عنہ

مسئلہ ہجرت

مولانا عبدالباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنؤ ۱۳ - جولائی مینے ہر مسلمان کو ہجرت کرنے کا حکم نہین دیا نہ کابل کے حالات ہی اجازت دیتے ہین کہ بغیر کامل غور و خوض کے ہجرت کی جائے مجھے ابھی

مین لکھتے ہین سوال سی ودوم - در بلاد ہندوستان کہ حربیان برطانیہ وغیرہ مثلاً بر آن قابض شدہ اند ومالک گردیدہ الی آخرہ - جواب این سوال محتوی بر چند حکم است یکے حکم بلدہ کہ کفار بر آن مستولی شدہ اند وآن بلدہ از بلاد اسلام بود ابن حجر مکی در تحفۃ المنہاج وغیرہ گفتہ کہ این بلدہ باقی بر حکم خود است در صورت دار الحرب باشد ودر حکم دار الاسلام لقولہ علیہ السلام الاسلام یعلو ولا یعلی ولقولہ تعالی ان الارض للہ یورثہا من یشاء ودیگر این شہر دار الاسلام است استنقاذ آن از ایدی کفار بمناصفہ ومحاصرہ وتضییق بر کفرہ بہر ممکن فرض وحق باشد الی آخرہ بقدر حاجت) ہجرت کے فرض عین ہونے کی صورت وہی ہے کہ حسب امور دین کو ہم ادا نہ کرسکین بخاری کی حدیث ہے لا ہجرۃ بعد الفتح ولکن جہاد ونیۃ واذا استنفرتم فانفروا اور عینی لکھتے ہین قال الطیبی کلمۃ لکن تقتضی مخالفۃ ما بعدہا لما قبلہا الی المفارقۃ عن الاوطان المسماۃ بالہجرۃ المطلقۃ انقطعت لکن المفارقۃ بسبب الجہاد باقیۃ مدی الدہر وکذا المفارقۃ بسبب نیۃ خالصۃ للہ عز وجل کطلب العلم والفرار لدینہ انتہی اور عسقلانی تحت حدیث بخاری (کان المومنون یفر احدہم بدینہ الی اللہ ورسولہ مخافۃ ان یفتن علیہ فاما الیوم فقد اظہر اللہ الاسلام والیوم یعبد ربہ حیث شاء ولکن جہاد ونیۃ) کے لکھتے ہین اشارت عائشۃ الی بیان شرعیۃ الہجرۃ وان سببہا خوف الفتنۃ والحکم یدور مع علتہ فمقتضاہ ان من قدر علی عبادۃ اللہ فی ای موضع اتفق لم تجب علیہ الہجرۃ منہ والا وجبت ومن ثم قال الماوردی اذا قدر علی اظہار الدین فی بلد من بلاد الکفر فقد صارت البلد بہ دار الاسلام فالاقامۃ فیہا افضل من الرحلۃ منہا لما یترجی من دخول غیرہ فی الاسلام حضرت شاہ عبد العزیز قدس سرہ ہندوستان کے دار حرب ہونے کے قائل ہین اسپر بھی ہجرت کو واجب نہین بتاتے ہین اسواسطے اون لوگون کو جو ہجرت کرنا چاہتے ہین (ایسی حالت مین جبکہ وفاع باہر جاکر زائد متوقع ہو یا وہ یقین خواہ ظن غالب سے سمجھتے ہین کہ انکے امور دین مین خلل پڑگیا ہے تو فرضاً وہ ہجرت کررہے ہین ورنہ استحباباً ہجرت ہوگی ہر حالت مین) روکنے کا حق نہین ہے جو نہین کرتے رخصوصاً اونکو ظن غالب ہے کہ فرض وفاع بقدر وسعت یہان سے

اسلام کی کمزوری کا باعث سمجھتا ہون اسواسطے نہ تمام لوگو نپر ہجرت مین فرض سمجھتا ہون نہ کل کو یہ نیت کرنا کہ ہجرت کرجاؤنگا ضروری سمجھتا ہون بلکہ اپنے قیام کو بہ نیت تقویت اسلام لازمی سمجھتا ہون جب تک کہ یہ ملک بالکل دارحرب نہو جاے اسی بنا پر مین نے کلکتہ کی تقریر مین ہجرت کا ارادہ ظاہر کیا تھا مگر بعد مشورت اوس ارادہ کو بالفعل ملتوی کیا ہے ۔ مجھے اسمین بھی تامل ہے کہ جب واجب سب پر ہے تو سواے اوس شخص کے کہ جو راہ نہ جانتا ہو زادراہ نہ رکھتا ہو سب کو ہجرت کرنا چاہئے اگرچہ فوراً فرض نہین ہے تاہم قبل ہجرت کے وہ مرجاویگا تو گنہگار رہوگا ۔ واجب کہنے کے بعد بہت سے استثنا کو گنجائش نہین ہو زمانہ سعادت اقتران مین ایک ضعیف مالدار نے یہ کہکر ہجرت کی تھی کہ زادراہ پر مجھے قدرت حاصل ہے لیکن اتفاق سے راستہ مین مرگیا اسواسطے واجب اختیاری کہنا یا فائدہ بخش حضرات کو مستغنا کرنا میرے علم مین نہین ہے نہ بیعت ہجرت کا دارالحرب مین مسنون ہونا میری نظر سے گذرا ہے البتہ دارالہجرت مین جو بقصد ہجرت آئے تو اوس سے بیعت لینا ثابت ہوتا ہے ہر شخص پر وہ بھی لازمی نہین ہے

نقل از ہمدم - ۸ - ستمبر ۱۹۲۰ء یوم چہار شنبہ

مسئلہ ہجرت پر مولانا عبدالباری صاحب کے خیالات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدا و مصلیا و مسلما

مکرمی دام مجدہ ! السلام علیکم ۔ نقاد صاحب کا مضمون ہجرت کے بارہ مین مین نے دیکھا اوسمین میرا جو تذکرہ ہے اوسکو تو مین ایک معمولی شئے سمجھتا ہون اور اوسطرف اعتنا کرنا ہی چھوڑ دیا ہے مگر محرکین ہجرت پر عموماً اور مولوی ظفر علیخان صاحب پر خصوصاً موجودہ حالت ہجرت پر الزام دیا گیا ہے چونکہ حکم ہجرت ایسے مضامین سے مشتبہ ہو رہا ہے اسواسطے مجھے اس مضمون سے تعرض کرنا پڑا اگرچہ خانگی افکار کے باعث دل مطمئن نہین ہے مسئلہ ہجرت کے متعلق جو کچھ مین نے لکھا ہے بعض احباب اوسکو جمع کرکے شایع کرنے والے ہین جس سے ہر شخص دیکھ سکتا ہے کہ مجھپر اس ہجرت کی ذمہ داری کس حد تک ہے مین نہ ہجرت کو فرض عین

ہجرت کی فرضیت کا تیقن نہین لہذا حقوق و فرائض کی بجاآوری اور والدین کی اجازت لازمی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ

السلام علیکم - دربارہ ہجرت میری اور مولانا محمود حسن صاحب و دیگر علماے کرام کی ایک ہی راے ہی کہ بالفعل ہجرت فرض عین نہین ہو اور حقوق مفروضہ مقدم ہین - بدون اجازت والدین ہجرت نہ کرنا چاہیئے - مولانا ابوالکلام صاحب سے زبانی جو گفتگو ہوئی تھی اوس سے مین اپنا موافق سمجھتا تھا - جو تحریر اونکی شائع ہوئی ہو اور جسکا حوالہ آپنے دیا ہے اوسکے دیکھنے سے لفظی اختلاف کا پتہ چلتا ہو - اگرچہ ہم فرض عین نہونے کی اور وہ وجوب کے قائل ہین مگر وجوب مین استثناء وہ بھی کرتے ہین اور ہم بھی اوس صورت مین جبکہ ہجرت کسی فرض کی ادائی کا مقدمہ ہو تو اوسکو ہم بھی فرض سمجھتے ہین خصوصاً اوس شخص کے لیے جو ہندوستان مین اپنا فرض انجام نہ دیسکتا ہو - ہم بھی دفاع و جہاد کے افراد سے ترک موالات کو سمجھتے ہین اور وہ بھی ترک موالات کو مسلمانان ہندوستان کے لیے لازم بتاتے ہین - لہذا بغیر سمجھے بوجھے ہجرت کا ارادہ نہ کرنا چاہیے خدا کے احکام واضح ہین اور جسطرح اقیموا الصلوۃ واتوا الزکوۃ ہے اوسی طرح وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد وارد ہوا ہے اور جسطرح اوقات صلوۃ و احکام نماز مجمل ہین اور اونمین اختلاف آرا ہے اسیطرح جہاد و دفاع و ہجرت ہے کہ اوسکی تفاصیل احادیث و اقوال صحابہ و فقہاء امت سے معلوم ہوتے ہین حکم ہجرت مین میرا بیان واضح ہے چاہے کوئی اوسکو خلاف راے ہونے کے باعث واضح نہ کہے میرا مقصود یہ ہے کہ ہجرت کوئی مطلوب بالذات عمل نہین ہے بلکہ حب الوطن من الایمان مشہور ہے ترک وطن کرنا کسی غرض سے ہونا چاہیے اور اوس غرض سے حکم بھی بدلتا ہے اگر غرض فرض ہے تو ہجرت بھی فرض ہے اگر غرض سب کو شامل ہے تو ہجرت بھی عام ہے اور فرض عین ہے اور غرض عام نہین ہے تو ہجرت بھی واجب ہر شخص پر نہین ہے - اگر غرض مستحب ہے تو ہجرت بھی مستحب ہے - ہندوستان سے مطلقاً ہجرت کر جانے کو مین

اوس وقت ہجرت فرض تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے بیعت لے لی ہے
اور جب فرضیت ہجرت منسوخ ہو گئی تو بیعت لینا بھی اوسپر ترک کر دیا نہ تو آپ نے مکہ معظمہ مین کسی
سے بیعت ہجرت لی نہ قبل فرضیت ہجرت کسی سے بیعت لی - اب ہندوستان مین بیعت
ہجرت لینا دار الفرار مین بیعت لینا ہی جسکا ثبوت مجھے نہین ملتا ہان اگر امیر امان اللہ خان صاحب
سے لوگ کابل مین بیعت کر لین تو مناسب سنت ہو سکتا ہے اگرچہ بوجہ عدم فرضیت کے
اسکی ضرورت نہین ہے یہ کہا جاتا ہے کہ اس ہجرت کے ذیل مین بہت سے بدنیت ہجرت
کر گئے مین کہتا ہون کہ یہ کوئی عجیب بات نہین ہے جب زمان سعادت نبوت مین ایسا ہوا تو پھر
اسوقت مین ہونا کوئی بڑی بات نہین ہے مہاجر ام قیس کی حدیث اکثر کتب حدیث کی
شرح مین لکھی جاتی ہے. انما لکل امرء ما نوی فمن کانت ہجرتہ الی اللہ ورسولہ فہجرتہ الی اللہ ورسولہ
ومن کانت ہجرتہ الی الدنیا یصیبہا او امرأۃ ینکحہا فہجرتہ الی ما ہاجر الیہ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ محتاج اور لاچار
لوگ ہجرت کر گئے جنکا بار اوٹھانا کابل والون کو مشکل ہو گیا مین کہتا ہون کہ یہ بھی نئی بات نہین ہے مہاجرین کے
فقر اختیاری کا وصف قرآن مین مذکور ہے ارشاد فرمایا ہے للفقراء المہاجرین الذین اخرجوا من دیارہم
واموالہم الی اخرہ اور کابل کی بے مائگی بھی انصار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زائد نہین ہے
یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ اسی امر کی جانب اشارہ کرتا ہے۔ مجھے حیرت ہے کہ مین نے
یا کسی نے کب کہا ہے کہ ہجرت جا ہے بغرض دفاع ہو کابل ہی کیطرف کیجاوے میری تحریرون
مین تو ہجرت شام و قزوین اور دیگر مقامات کا بھی ذکر ہے مین نے چند اربعینیات حدیث کے
جمع کیے ہین اونمین احادیث خیر الانام فی فضائل الہجرۃ الی الشام ایک اربعین ہے
اور دوسری الاربعین فی قزوین ہے اوسکو ملاحظہ کرنا چاہیے یہ بھی کوئی الزام کی بات نہین کہ لوگ ہجرت
کر گئے تھے واپس آ رہے ہین اسواسطے کہ ایسا ہی خیر القرون مین ہوا ہے اہلی مینتی کی حدیث
مشہور ہے پھر بھی عرض ہے۔ اگر وہ لوگ جو بغرض جہاد ہجرت کر گئے تھے اگر اونھون نے اپنا مقصد
حاصل ہوتے نہین دیکھا تو واپس چلے آئے اسمین کونسا حرج ہوا موجودہ حالت کی ہجرت اور اس غرض
سے ایسی نہین کہ اوسمین ہجرت الی الوطن نا جائز ہو جسطرح تحصیل علم کی غرض سے جو ہجرت کرے اوسکو ترک وطن
لازم نہین بلکہ اسکو تو وطن واپس ہونا ہی ضروری ہے مین اگرچہ انتظام ہجرت کو اسوقت ضروری سمجھتا ہون اور

سمجھتا ہون نہ منسوخ بلکہ جس غرض سے ہجرت کی جاوے ویسا حکم اوسکے لیے ہے اس وجہ سے جو ہجرت ہوگئی اور بعض لوگون نے اوسکی تحریک کی اونکی نیت اگر بخیر ہے تو ایسی صورت مین مجھے اون کے اس عمل پر کسی قسم کا اعتراض مناسب نہین معلوم ہوتا ہے -

مین نے جسقدر امور سنے ہین اون مین سے ایک الزام میرے اوپر ہے اور باقی مشترک ہین اسواسطے پہلے اوسی کو ظاہر کرتا ہون وہ یہ ہے کہ مین نے صاف مسئلہ ظاہر نہین کیا اور ہجرت کو فرض یا واجب نہین کہا مین کہتا ہون کہ مسئلہ بھی وہی ہے جو مین نے کہا ہجرت مین تفصیل ہے کوئی ایک حکم نہین ہے جو شخص اوسکو واجب علی العین کہے یہ اوس کی راے ہے قرآن وحدیث واقوال علمار سے اسکی سند مجھے نہین ملی ہے مجھے اپنے ملک پر تیقن ہے اسواسطے مین نے حکم الٰہی ظاہر کرنے مین کوئی پس وپیش نہین کیا ہے مجھے واجب کہنے کے بعد کوئی استثنار بھی صحیح نہین معلوم ہوتا سواے اوس استثنار کے کہ جو قرآن شریف مین خود ہے وہ اسیقدر ہے لایجدون حیلۃ ولا یھتدون سبیلا مین واجب علی العین کہنے کے بعد پھر بہت بڑی دشواری سمجھتا ہون چاہے ہجرت علی العین واجب ہو یا بالتراخی ہر حال مین جو ایسی حالت مین مر جاوے گا سواے صورت مستثناۃ کردہ گنہگار ترک ہجرت کا ہوگا چاہے فائدہ مند ہو یا اوسکے قیام سے ضرر یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے اب جو الزامات مشترک ہین مین اون کا ذکر کرتا ہون تاکہ معلوم ہو جاوے کہ اس تحریک کی موجودہ حالت معترضہ پر کس حد تک حق بجانب ہون یہ مسئلہ خالص شرعی ہے اس واسطے مین عرض کرتا ہون کہ باوجود اس کے کہ میری راے کے موافق یہ ہجرت نہین ہوئی پھر بھی مین کوئی سقم شرعی ہجرت مین نہین پاتا- کہا جاتا ہے کہ بغیر انتظام کے ہجرت ہے مین اس کو انفرادی عمل سمجھتا ہون اسواسطے یہ شرط شرعی نہین ہو ہجرت منفردًا بھی ہوئی ہے اور مجتمعًا بھی ہوئی ہے انتظام قایم کرنے کے لیے بعض حضرات کا خیال ہے کہ ہجرت کی بیعت لینا ضروری تھا اور یہی طریقہ مسنون ہے مجھے اس قول سے بالکل اختلاف ہے مین کہتا ہون جسکا جی چاہے بیعت کرے ناجائز بھی نہین ہو اور سنت بھی نہین ہے بیعت ہجرت کی اصلیت صرف اسقدر ہے کہ چند ایسے لوگ جو بارادۂ ہجرت مدینۂ طیبہ مین آئے اور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً و مصلیاً و مسلماً

مکرمی دام مجدہ السلام علیکم

وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِي اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَةٌ بِالسُّوْءِ نصِ تنزیل ہے مین اپنی قصور و خطا کا قائل ہون یہ لوگون کا حسن ظن ہے کہ میرے قول پر اعتبار زیادہ کرتے ہین میری عرض ہے کہ انظر الی ما قال ولا تنظر الی من قال پر عمل کیا جاے جسکی دیانت پر اعتماد ہو اوسکے قول کو ماننے مین خود ایک عامی مقلد ہون تصریحاتِ علما کا پابند ہون اسی وجہ سے میرے مستفدات اکثر فقہیات سے تعلق رکھتے ہین۔

مگر یہ مسئلہ (ہجرت) ما بہ الامتیاز مقلد و غیر مقلد کا نہین ہے اور اس مین اختلاف نہ کہیے بلکہ خلاف کہنا چاہیے ایسے ہی مسئلہ دار حرب کا ہے کہ وہ بھی تقلید سے تعلق نہین رکھتا ہے۔ غیر مقلد علما بھی ایسے ہین جو ہندوستان کو دار حرب نہین قرار دیتے ہین نواب صدیق حسن خان صاحب تحریر فرماتے ہین۔ وچون ہندوستان عموماً و ریاسات اسلامیہ خصوصاً نزد امام اعظم دار الحرب نیست بناءً علی ذلک ہجرت ہم ازینجا واجب نخواہد بود کہ اذلیس فلیس و ہر کہ ہندوستان نزد او دار الحرب ست ہجرت نزد وے واجب باشد اما مع ذلک اخذ ربا از حربی جائز نیست بنابر ورود نصوص صحیحہ قطعیہ قرآنیہ و حدیثیہ بر حرمت آن و روایات فقہیہ کہ مبنی بر ظن و قیاس است مصادم آن نخواہد بود ازینجا معلوم شد کہ نتیجہ اختلاف اہل علم در دار الحرب و دار الاسلام بودن ہندوستان وجوب و عدم وجوب ہجرت است نہ جواز و عدم جواز اخذ ربا از مردم از انجا بر تقدیر وجوب ہجرت ازین دار حرب بدار اسلام حدیث لا ہجرۃ بعد الفتح را جواب است کردہ عمل سوالات مشکلہ ذکر کردہ ام فراجعہ دفی الحال مختار و فتوی

ابتدا سے محرکین ہجرت کو اسکی طرف توجہ دلا رہا ہون اور اسوقت کابل کی جانب کثیر التعداد غیر مستطیع لوگون کی ہجرت کو مناسب نہین سمجھتا ہون باوجود اسکے جسطرح ہجرت ہو گئی، اوسکو بھی خلاف شرع نہین سمجھتا اور محرکین کو الزام نہین دیتا ہون خداوند عالم نے وعدہ فرمایا ہے ومن یھاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ جس شخص نے خدا کی راہ مین گھر چھوڑا اور ہجرت کی وہ زمین مین محل ہجرت کو پاے گا اور اوسکو وسعت ہوگی اس تحریر سے یہ مطلب نہین ہے کہ لوگ بغیر سمجھے بوجھے ہجرت کر جاوین بلکہ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو اس اہم عمل کو ہلکا کرنا چاہتا ہے اوسکو تنبیہ ہو اپنے مقصد کو کسی دوسرے طور پر حاصل کرنا زیادہ اچھا ہو بہ نسبت اسکے کہ مخلصین پر نکتہ چینی کرکے اونکی توہین کیجاے مین اس مشق کے لیے حاضر ہون مگر محرکین ہجرت جنکے ارادے بالکل درست اور نیت اونکی خالص تھی وہ ملزم نہ ٹھہراے جاوین کیونکہ جو کچھ اونھون نے کیا وہ جذبۂ مذہبی سے کیا والسلام فقط۔ فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

پس اہل اسلام جہان نہ جا ئین اللہ کے واسطے ہجرت کرین یا نہین رہ کر کسی مفید
کام مین سعی کرین اس ضروری وقت کو فضول بحث و مباحثہ مین صرف نہ کرین -
ہجرت ضروری ہو تو ایسی ضروری نہین کہ نہ والدین کی اجازت کی حاجت ہو اور نہ اہل
وعیال کے کفاف کی اور جملہ اہل اسلام کو علی الفور ہجرت لازم ہی کردی جائے! ور
مستحب ہو تو ایسی مستحب بھی نہین کہ تمام اہل ہند بے حس و حرکت ہو کر آرام و اطمینان سے
اس دار الکفر مین لمبے پیر پسار کر سوتے رہین - بلکہ فرض ہو کہ ہر شخص اپنی ہمت اور وسعت
کے مطابق تائید دین کے لیے مال اور جان سے کوشش کرے خواہ یہان رہے یا کہین
باہر جاوے - واللہ الموفق اکابر اور عمائد اسلام پر علی الخصوص واجب ہو کہ خود ہمت کرین
اور عوام کو ہمت بندھائین اور جو شخص جس کام کے لائق ہو اسکو اُسی کام مین لگائین
اور بحث و اختلافات جسکا منشاء نفسانیت ہو اس اختلاف سے بچین اور دوسرون کو
بچائین اور العلم حجاب الاکبر کے مصداق نہ بنین احقر نے حالات موجودہ پر نظر کر کے
جو مناسب اور حق سمجھا ہو جناب کی خدمت مین پیش کر دیا - باقی عبارات کتب جن کو
ہمارے علمانے اپنے قول کی موید سمجھکر اپنے استدلالات مین پیش فرمائی ہین ان کا مطلب
اہل علم جو سمجھ رہے ہین اس مین مجھکو کچھ عرض کرنے کی حاجت نہین مین نے فقط
یہ عرض کیا ہو ہجرت فرض ہو یا مستحب - قابل غور یہ ہو کہ ہم کو اس حالت مین کیا
کرنا چاہیے - ؎

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

احقر اس خاص وقت مین ایسے منازعت کو نہایت منحوس اور مضر سمجھتا ہے -

۱۲ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ — فقط والسلام

یوم سہ شنبہ — بندہ محمود بقلم خود

تمت

مشاہیر فقہاے حنفیۂ ہند مثل علماے دہلی ورامپور و بھوپال وجز آن ہمین است کہ مملکت ہند خصوصًا ریاسات اسلامیہ آن دار الاسلام است نہ دار الحرب بعض معاصرین نوشتہ اند الاحتیاط ان تجعل ہذہ البلاد دار الاسلام وان کانت السلاطین فی الظاہر ہؤلاء الشیاطین واللہ اعلم۔ اور مولانا محمد قاسم صاحب رحمۃ اللہ علیہ دیوبند کے استاذ الاساتذہ ایما فرماتے ہین کہ ہجرت بغرض جہاد مفروض ہی تحت آیت شریف والذین امنوا ولم یہاجروا مالکم من ولا یتہم الآیۃ اس آیت سے معلوم ہوتا ہی کہ جو لوگ دار الحرب سے باوجود ضرورت جہاد ہجرت نہین کرین وہ لوگ ایک وجہ سے کفار کے حکم مین ہین انتہیٰ۔ کل زمانہ اخبار مین ہجرت کے بارہ مین مولانا محمود حسن صاحب کا جواب دیکھا ہی وہ نقل کیا جاتا ہی موقع ومحل کے لحاظ سے نہایت مناسب ہی اوسکو تصفیہ سمجھیے آیندہ یہ سلسلہ بحث مین نہ کرون گا۔

الجواب۔ مخدوم ومکرم بندہ جناب خلیفہ صاحب مد فیوضکم۔ احقر محمود تسلیم مسنون کے بعد عرض رسا ہی جناب کا والا نامہ ایسے وقت پہونچا کہ بندہ سہارنپور گنگوہ وغیرہ گیا تھا وہان سے کل واپس آیا تو جناب کا گرامی نامہ بندہ کو ملا مگر یہ سب جانتے ہین کہ ہجرت کی فضیلت اور خوبی تو ہر وقت مسلمہ ہی اس پر آشوب حالت مین حالات موجودہ اور آیندہ کا لحاظ کرکے اسمین شک نہین کہ اس استحباب اور استحسان مین ہر طرف سے تاکید وجوب محسوس ہوتا ہی جو اہل ہمت کے عمل کرنے کے لیے بالکل کافی ہی اب اسمین خواہ مخواہ فرضیت عدم فرضیت کا مباحثہ اور منازعت کرنا انھین لوگون کا ہو حیلہ جو طبائع رکھتے ہین کام ہی اور ایک اور حق کو ٹلانا چاہتے ہین۔ البتہ یہ بات ضرور ہی کہ اہل تحقیق کو چند جوانب ملحوظ رکھنا ضروری ہی اول دار الحرب کہ جس سے ہجرت کرین اس کو غور سے ملاحظہ کرنا دوسرے جس دار الاسلام مین جانا چاہتے ہون اوس کے احوال پر نظر کرنا۔ تیسرے جو ہجرت کرین اُن کے حالات پیش نظر رکھنا کیونکہ حالات بجد مختلف ہین خلاصہ یہ ہی کہ یہ وقت پریشانی کا ہی اور اہل اسلام کی آزمایش کا۔

چهل حدیث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على اشرف المرسلين سيدنا محمد وآله اجمعين
اما بعد فان هذه الاربعين من كلام النبي الامين جمعتها في مسائل الهجرة وهي
من امور الدين واني مهاجر الى ربي سيهدين رب هب لي حكما والحقني بالصالحين

(۱)۔ المهاجر من هجر السوء والمسلم من سلم المسلمون من لسانه ويده (ابن عساکر)	(۱)۔ مہاجر وہی ہے کہ جسنے برائی کو چھوڑا اور مسلم وہی ہے کہ جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہین۔
(۲)۔ الهجرة هجرتان احداهما ان تهجر السيأت والاخرى ان تهاجر الى الله ورسوله ولا تنقطع الهجرة ما قبلت التوبة ولا تزال التوبة مقبولة حتى تطلع الشمس من المغرب فاذا طلعت طبع على كل قلب بما فيه وكفى الناس العمل۔ (حم طب)	(۲)۔ ہجرت دو طرح کی ہے ایک ہجرت یہ ہے کہ برائیاں چھوڑ دے دوسرے یہ کہ خدا اور رسول کی طرف ہجرت کر جائے اور جبتک توبہ قبول کیجائیگی ہجرت منقطع نہوگی اور توبہ ہمیشہ قبول ہوگی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے نہ طلوع کرے کیونکہ جب مغرب سے طلوع ہوگا تو جو کچھ کہ ہر قلب مین ہے اُسپر چھاپ ہو جائیگی لوگون کو عمل کی ضرورت نہوگی۔
(۳)۔ افضل الهجرة ان تهجر ما كره الله (حم ون ق)	(۳)۔ بہترین ہجرت یہ ہے کہ اللہ کو جو امر ناگوار ہو اُسکو چھوڑ دو۔
(۴)۔ افضل الهجرة ان تهجر السوء (طب)	(۴)۔ بہترین ہجرت یہ ہے کہ برائی کو چھوڑ دو۔
(۵)۔ افضل الاسلام ان يسلم المسلمون من لسانك ويدك وافضل الهجرة ان تهجر ما كره ربك والهجرة هجرتان هجرة	(۵)۔ افضل اسلام یہ ہے کہ تیری زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہین اور بہترین ہجرت یہ ہے کہ جو امر تیرے پروردگار کو ناگوار ہو اُسکو چھوڑ دے اور ہجرت

فهل لك من ابل تؤدى صدقتها
فاعمل من وراء البحار فان الله لن
يترك من عملك شيئا (حم ق د ن)

توکیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہو کہ تو اُسکا صدقہ ادا کرے
پس سمندر کے اودھر ہی عمل کر یقینی اللہ تیرے اعمال
مین سے کسی عمل کو (اجر دینے مین) نہ چھوڑیگا۔

(۱۰) عن ابی سعيد ان اعرابيا سأل
النبی صلے الله عليه وسلم عن الهجرة فقال
ويحك ان شان الهجرة لشديد فهل لك
من ابل تؤدی صدقتها قال نعم
قال فاعمل من وراء البحار فان الله
لن يترك من عملك شيئا۔
(حم ح د ن حب)

(۱۰)۔ ابی سعید سے مروی کہ ایک دیہاتی نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے ہجرت کے بارے مین سوال کیا آپ نے
فرمایا کہ افسوس ہی تجھپر یقینی ہجرت کا معاملہ بہت
سخت ہی تو کیا تیرے پاس کوئی اونٹ ہی کہ تو اُسکا صدقہ
ادا کرے دیہاتی نے اثبات مین جواب دیا تو آپ نے
فرمایا کہ پس سمندر کے اودھر ہی عمل کر یقینی اللہ تیرے
اعمال مین سے کسی عمل کو (اجر دینے مین) نہ چھوڑے گا

(۱۱)۔ افضل الهجرتين البا تة وهجرة
البا تة ان تثبت مع رسول الله
صلے الله عليه وسلم والهجرة البادية
ان ترجع الى باديتك وعليك
السمع والطاعة فی عسرك ويسرك
ومكرهك ومنشطك واثرة عليك
(طب)

(۱۱)۔ دونون ہجرتون مین ہجرت باتہ افضل ہی اور
ہجرت باتہ یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس رہو اور ہجرت بادیہ یہ کہ اپنے گانون کی طرف
لوٹ جاؤ اور اپنے اوپر ہر حالت مین اطاعت
کو لازم کرلو خواہ تم سختی کی حالت مین ہو یا آسانی
کی حالت مین، خواہ ناگواری ہو یا خوشی،
خواہ تمھارے اوپر بار رہو۔

(۱۲)۔ الهجرة هجرتان هجرة الحاضر
وهجرة البادی اما البادی فيجيب
اذا دعی ويطيع اذا امر واما الحاضر
فهو اعظمها بلية واعظمها اجرا
(ن عن ابن عمر)

(۱۲)۔ ہجرت دو طرح کی ہی ایک شہری کی ہجرت
اور ایک دیہاتی کی ہجرت۔ دیہاتی کی ہجرت
یہ ہے کہ جب وہ بلایا جاوے تو چلا آوے
اور جب کوئی حکم دیا جائے تو اُسکو بجالائے
اور شہری کی ہجرت زیادہ آزمائش کی ہی اور
بہت بڑی اجر والی ہی۔

الحاضر وهجرة البادي هجرة البادي ان يجيب اذا دعي ويطيع اذا امر وهجرة الحاضر اعظمها بلية وافضلها اجرا۔ (ط حم حب ک)

دو طرح کی ہے ایک شہری کی ہجرت دوسرے دیہاتی کی۔ دیہاتی کی ہجرت یہ ہے کہ جب وہ بلایا جائے تو چلا آئے اور جب اُسکو حکم دیا جائے تو اُسکو بجا لائے اور شہری کی ہجرت زیادہ آزمائش کی ہے اور بہت بڑی اجر والی ہے۔

(٦)۔ عن صالح بن فديك قال قال فديك يا رسول الله انهم يزعمون انه من لم يهاجر هلك فقال يا فديك اقم الصلوة وات الزكوة واهجر السوء واسكن من ارض قومك حيث شئت تكن مهاجرا۔ (ابن عساكر)

(٦)۔ صالح بن فدیک نے بیان کیا کہ فدیک نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس شخص نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا آپ نے فرمایا اے فدیک رض نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور بُرائی کو چھوڑ دو اور اپنی قوم کی زمین میں جہاں چاہو سکونت اختیار کرو مہاجر ہی ہوگے۔

(٧)۔ يا فديك اقم الصلوة وصم شهر رمضان وحج البيت واقر الضيف واسكن اى ارض قومك شئت (البغوى)

(٧)۔ اے فدیک نماز پڑھو اور رمضان کے روزے رکھو اور خانۂ کعبہ کا حج کرو اور مہمانوں کی مہمانداری کرو اور اپنی قوم کی جس زمین میں چاہو بود و باش اختیار کرو۔

(٨)۔ عن صالح بن بشير بن فديك ان جده فديكا اتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله صلى الله عليه وسلم انهم يزعمون ان من لم يهاجر هلك فقال النبي صلى الله عليه وسلم يا فديك اقم الصلوة وات الزكوة واهجر السوء واسكن من ارض قومك حيث شئت تكن مهاجرا۔ (ابو نعيم)

(٨)۔ صالح بن بشیر بن فدیک سے مروی ہے کہ اُنکے دادا فدیک نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس شخص نے ہجرت نہیں کی وہ ہلاک ہوا آپ نے فرمایا کہ اے فدیک نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور بُرائی کو چھوڑ دو اور اپنی قوم کی جس زمین میں چاہو سکونت اختیار کرو تم مہاجر ہی ہوگے۔

(٩)۔ ويحك ان شان الهجرة لشديد

(٩)۔ افسوس ہے تجھپر یقینی ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے

(١٤) - ان معت بذلك يا عثمان فليكن وجهك الى هذا الرجل بالحبشة يعني النجاشي فانه ذو وفاء واحمل معك رقية فلا تخلفها ومن رأى معك من المسلمين مثل رأيك فليتوجهوا هنالك وليحملوا معهم نساءهم لا يخلفوهم - (ابن منده كر عن اسماء بنت ابي بكر)

(١٤) - اے عثمان کیا تمنے اسکا (ہجرت) ارادہ کرلیا تو تمکو حبشہ مین اُس شخص (یعنی نجاشی) کے پاس جانا چاہیے کیونکہ وہ عہد کو پورا کرنے والا ہی اور اپنے ساتھ رقیہ کو بھی لیتے جاؤ اُنکو چھوڑنا نہین، اور بھی جو لوگ تمھارے موافق رائے رکھتے ہین وہ بھی اُسیطرف چلے جائین اور اپنی عورتون کو اپنے ساتھ لیتے جائین اُنکو چھوڑ نہ جائین -

(١٥) - زعمت اسماء ان عثمان ورقية قد سارا فذهبا والذي نفسي بيده انه لاول من هاجر بعد ابراهيم ولوط (ابن عساكر)

(١٥) - اسمار نے خیال کرلیا کہ عثمان اور رقیہ دونون چلے گئے قسم ہے اُس ذات کی کہ جسکے قبضۂ قدرت مین میری جان ہی کہ ابراہیم و لوط (علیہما السلام) کے بعد سب سے پہلے ہجرت کرنیوالے وہی ہین -

(١٦) - عن انس ان عثمان هاجر الى الحبشة ومعه امرأته فقال النبي صلى الله عليه وسلم صحبهما الله ان عثمان لاول من هاجر الى الله تعالى بعد لوط - (ع ق ل)

(١٦) - انس سے مروی ہی کہ عثمان نے اپنی بی بی کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ ان دونون کے ہمراہ رہے یقینی لوط کے بعد سب سے پہلے اللہ کے جانب ہجرت کرنے والے عثمان ہی ہین -

(١٧) - لكم انتم اهل السفينة هجرتان (ن عن ابي موسى)

(١٧) - تمھاری تو اے اہل سفینہ (کشتی والو) دو ہجرتین ہین -

(١٨) - عن خالد بن سعيد بن العاص و كان في مهاجرة الحبشة هو واخوه عمرو بن سعيد فلما قدموا جزعوا ان لا يكونوا شهدوا بدرا فقال النبي صلى الله عليه وسلم اما ترضون ان تكون للناس هجرة ولكم هجرتان - (ابن قانع)

(١٨) - خالد بن سعید بن العاص سے مروی ہی (اور وہ اور اُنکے بھائی عمرو بن سعید مہاجرین حبشہ مین سے تھے) کہ جب یہ لوگ (مہاجرین حبشہ) آئے (مدینہ مین) تو یہ خیال کرکے کہ وہ بدر مین حاضر نہو سکے بہت بیقرار ہوگئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کیا تم اس امر سے راضی اور خوش نہین ہوتے کہ اور لوگون کی تو ایک ہجرت ہوئی اور تمھاری دو ہجرتین ہوئین -

(۱۳) عن خالد بن الوليد عن واثلة بن الاسقع قال خرجت من اهلي واريد الاسلام فقدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في الصلوة فاخذت في اخر الصفوف فصليت بصلاتهم فلما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الصلوة انتهى الي وانا في اخر الصفوف فقال ما حاجتك قلت الاسلام قال هو خير لك قال وتهاجر قلت نعم قال هجرة البادي او هجرة الباتي قلت ايها خير قال هجرة الباتي قال وهجرة الباتي ان تثبت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهجرة البادي ان يرجع الى باديته قال وعليك الطاعة في عسرك ويسرك ومنشطك ومكرهك واثرة عليك قلت نعم فقدمت يدي فلما اني لا استثني لنفسي شيئا قال فيما استطعت فقلت فيما استطعت فضرب على يدي۔ (ابن جرير)

(۱۳)۔ خالد بن ولید سے مروی ہو کہ واثلہ بن الاسقع نے بیان کیا کہ مین اپنے گھر سے اسلام لانیکے لئے نکلا تو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور آپ نماز مین مشغول تھے مین بھی آخری صف مین کھڑے ہو کر اُنھی لوگون کی طرح نماز پڑھنے لگا۔ پس جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز سے فارغ ہوے تو میری طرف تشریف لائے اور مین آخری صف مین تھا آپ نے دریافت فرمایا کہ تم کیا چاہتے ہو مین نے عرض کیا کہ اسلام آپ نے فرمایا کہ وہ تمھارے لیے بہتر ہی اور دریافت فرمایا کہ ہجرت کروگے مین نے اثبات مین جواب دیا آپ نے دریافت فرمایا ہجرت بادی یا ہجرت باتی مین نے عرض کیا کہ کون بہتر ہی آپ نے فرمایا کہ ہجرت باتی اور فرمایا کہ ہجرت باتی یہ ہی کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہو اور ہجرت بادی یہ ہی کہ اپنے گانون کی طرف لوٹ جائے اور فرمایا کہ ہر حالت مین اپنے اوپر اطاعت کو لازم کر لو خواہ تم سختی کی حالت مین ہو یا آسانی کی حالت مین خواہ خوشی ہو یا ناگواری خواہ تمھارے اوپر بار ہو مین نے قبول کر کے اپنے ہاتھ کو بڑھایا آپ نے جب مجھکو دیکھا کہ اپنے نفس کے لیے کسی شئے کو مین مستثنیٰ نہین کرتا ہون تو آپ نے فرمایا کہ جسکی تم کو استطاعت ہو مین نے کہدیا کہ جسکی مجھے استطاعت ہو پس آپ نے بھی میرے ہاتھ پر ہاتھ مارا۔

(۲۲)۔ لقی عمر بن الخطاب اسماء بنت عمیس فقال نعم القوم انتم لولا انا سبقناکم الهجرة فذکرت ذلك للنبی صلی الله علیه وسلم فقال بل لکم الهجرة مرتین هجرة الی ارض الحبشة وهجرة الی المدینة۔

(ط وابو نعیم)

(۲۲)۔ اسماء بنت عمیس سے (جب) عمر بن الخطاب نے ملاقات کی تو کہا تم بہترین لوگ ہوتے اگر ہم نے تم سے پہلے ہجرت نہ کی ہوتی اسماء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو بیان کیا تو آپ نے فرمایا کہ تمھاری تو دو ہجرتین ہین ایک حبشہ کی طرف ہجرت اور ایک مدینہ کی طرف ہجرت۔

(۲۳)۔ ذهب اهل الهجرة بما فیها

(طب کر)

(۲۳)۔ اہلِ ہجرت نے ہجرت کا ثواب پالیا۔

(۲۴)۔ لا هجرة بعد الفتح ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا

(م عن عائشة وحم ن عن صفوان بن امیة وحم ت ن عن ابن عباس)

(۲۴)۔ بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہین ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو۔

(۲۵)۔ لا هجرة بعد فتح مکة۔

(خ عن مجاشع بن مسعود)

(۲۵)۔ فتح مکہ کے بعد ہجرت نہین ہے۔

(۲۶)۔ لا هجرة ولکن جهاد ونیة واذا استنفرتم فانفروا فان هذا بلد حرمه الله الحدیث۔

(حم ق)

(۲۶)۔ ہجرت نہین ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو یقینی اس شہر (مکہ) کو اللہ نے حرمت دی ہو الی آخر الحدیث۔

(۲۷)۔ ارجعوا ابا ذهب الی اباطح مکة فقروا علی مسکنکم فقد انقطعت الهجرة ولکن جهاد ونیة

(۲۷)۔ اے ابوذہب بطحا سے مکہ کو لوٹ جاؤ اور وہین اپنے گھرون مین رہو کیونکہ ہجرت منقطع ہوگئی لیکن جہاد ہے

(١٩) - وما تحزنون، للناس هجرة واحدة ولكم هجرتان هاجرتم حين خرجتم الى صاحب الحبشة ثم جئتم من عند صاحب الحبشة مهاجرين الي۔

(ابن عساكر عن خالد بن سعيد)

(١٩) - اور تم کیون ملول ہوتے ہو حالانکہ اور لوگون کی تو ایک ہی ہجرت ہوئی اور تمھاری دو ہجرتین ہوئین تم جب (مکہ سے) نکلے تو بادشاہ حبشہ کے یہان ہجرت کرکے چلے گئے پھر تم بادشاہ حبشہ کے یہان سے ہجرت کرکے میرے پاس آئے ہو۔

(٢٠) - كذب من قال ذلك لكم هجرتان هاجرتم الى النجاشي وهاجرتم الي۔

(طب عن اسماء بنت عميس)

(٢٠) - جھوٹ کہا جسنے یہ کہا (کہ تم ثواب مین کم ہو) تمھاری تو دو ہجرتین ہین، تم ہجرت کرکے نجاشی کے یہان گئے اور اب ہجرت کرکے میرے پاس آئے ہو۔

(٢١) - عن ابي موسى قال بلغنا خروج النبي صلى الله عليه وسلم ونحن باليمن فخرجنا انا واخوان له وانا اصغرهم في ثلثة او اثنين وخمسين رجلا من قومي فالقتنا سفينتنا الى النجاشي بالحبشة فوافقنا جعفر بن ابي طالب واصحابه عنده فقال جعفر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعثنا ههنا وامرنا بالاقامة فاقيموا معنا فاقمنا معه حتى قدمنا جميعا فوافينا النبي صلى الله عليه وسلم حين افتتح خيبر فاسهم لنا وقال يا اهل السفينة لكم انتم هجرتان۔

(ابو نعيم)

(٢١) - ابو موسی نے بیان کیا کہ ہم یمن مین تھے کہ ہمکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے (مکہ سے) نکلنے کی خبر معلوم ہوئی تو ہم اور آپکے اور چند بھائی (بھی) نکل کھڑے ہوئے (یمن سے) اور مین اپنی قوم کے لوگون مین جو ترپن یا باون آدمی تھے سب سے چھوٹا تھا، پس ہمکو ہماری کشتی نے نجاشی کے (ملک حبشہ) طرف ڈالدیا (یعنی ہم راستہ بھول کر حبشہ مین پہونچ گئے) وہان جعفر بن ابی طالب اور اُنکے ساتھیون سے ہماری ملاقات ہوگئی تو جعفر نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو یہان رہنے کے لیے بھیجا ہے پس تم بھی ہمارے ساتھ قیام کرو، ہم سب لوگ اُنکے ساتھ قیام پذیر رہے یہانتک کہ ہم سب کے سب (مدینہ) آئے تو ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسوقت ملے کہ جب آپ نے خیبر فتح کیا تھا تو آپنے (مال غنیمت مین) ہم لوگونکا بھی حصہ لگایا اور فرمایا اے اہل سفینہ (کشتی والو) تمھاری تو دو ہجرتین ہوئین۔

(۳۲)- كان المؤمنون يفر احدهم بدينه الى الله و رسوله مخافة ان يفتن عليه فاما اليوم فقد اظهر الله الاسلام واليوم يعبد ربه حيث شاء ولكن جهاد ونية (بخاری عن عائشة)

(۳۱)- ایمان رکھنے والونکی حالت یہ تھی کہ انمین سے ہر ایک اپنے دین کے ساتھ اِس ڈر سے کہ کہین وہ آزمائش مین نہ ڈالدیا جائے اللہ اور اُسکے رسول کی طرف بھاگتے تھے لیکن آج تو اللہ نے اسلام کو غالب کردیا ہی اور اپنے پروردگار کی جہان چاہے عبادت کرتا ہے ولیکن جہاد ہی اور نیت (خیر) ہے۔

(۳۳)- لن تنقطع الهجرة ما قوتل الكفار (حم ن حب)

(۳۳)- جبتک کفار سے قتال کیا جائیگا ہجرت منقطع نہوگی۔

(۳۴)- ايها الناس هاجروا وتمسكوا بالاسلام فان الهجرة لا تنقطع ما دام الجهاد (طب)

(۳۴)- اے لوگو ہجرت کرو اور اسلام پر مضبوط رہو کیونکہ جبتک جہاد ہے ہجرت منقطع نہوگی۔

(۳۵)- حاجتك خير من حوائجهم لا تنقطع الهجرة ما قوتل العدو (حم)

(۳۵)- تیری حاجت اُنکی حاجتون سے بہتر ہی جبتک اعدا سے قتال کیا جائیگا ہجرت منقطع نہوگی۔

(۳۶)- لا تنقطع الهجرة حتى تنقطع التوبة ولا تنقطع التوبة حتى تطلع الشمس من مغربها۔ (م د)

(۳۶)- جبتک توبہ منقطع نہوگی اُسوقت تک ہجرت بھی منقطع نہوگی اور توبہ نہ منقطع ہوگی یہانتک کہ آفتاب مغرب سے طلوع کرے۔

(۳۷)- لا يقبل الله من مشرك بعد ما اسلم عملاً حتى يفارق المشركين الى المسلمين۔ (عن معاوية بن حيدة)

(۳۷)- مشرک اسلام لانے کے بعد جو عمل کرے گا اللہ اُسکو قبول نہ کرے گا تا وقتیکہ وہ مشرکین کو چھوڑکر مسلمانون مین نہ آجائے۔

(۳۸)- انا برئ من كل مسلم مقيم بين اظهر المشركين قالوا

(۳۸)- مین ہر اُس مسلمان سے بری الذمہ ہون جو مشرکین کے ساتھ رہے صحابہ نے عرض کیا

وا ذا استنفرتم فانفروا۔
(ن عن ابن عباس)

اور نیت (خیر) ہے اور جب بلائے جاؤ تو نکل کھڑے ہو۔

(٢٨)۔ قیل لصفوان بن امية وهو باعلى مكة انه لا دين لمن لم يهاجر فقال لا اصل الى بيتي حتى اقدم المدينة فقدم المدينة فقال النبي صلى الله عليه وسلم ارجع ابا ذهب الى اباطح مكة فقروا على مساكنكم فقد انقطعت الهجرة ولكن جهاد ونية۔
(عن ابن عباس)

(٢٨)۔ صفوان بن امیہ سے جو بلندی مکہ پر تھے کہا گیا کہ جسنے ہجرت نہین کی وہ دیندار نہین ہے صفوان نے یہ سُنکر کہا کہ اپنے گھر نہ جاؤنگا مین مدینہ ابھی جاتا ہون تو جب وہ مدینہ مین آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو ذہب بطحائے مکہ کی طرف لوٹ جاؤ اور وہین اپنے گھرون مین رہو کیونکہ ہجرت منقطع ہوگئی لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے

(٢٩)۔ انا واصحابي خير والناس خير لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية
(ط ش حم طب ك ق في الدلائل عن ابي سعيد وزيد بن ثابت ورافع بن خديج)۔

(٢٩)۔ مین اور میرے اصحاب اور تمام لوگ اچھے ہین۔ بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہین ہے لیکن جہاد ہے اور نیت (خیر) ہے۔

(٣٠)۔ لا هجرة بعد الفتح ولكن انما هو الايمان والنية والجهاد، ومتعة النساء حرام۔

(٣٠)۔ فتح (مکہ) کے بعد ہجرت نہین ہے لیکن اب ایمان ہے اور نیت (خیر) ہے اور جہاد ہے، اور عورتون سے متعہ کرنا حرام ہے۔

(٣١)۔ لا هجرة بعد الفتح۔
(عب عن انس)

(٣١)۔ بعد فتح (مکہ) کے ہجرت نہین ہے۔

وعن عمر قال لا هجرة بعد وفات النبي صلى الله عليه وسلم۔

اور حضرت عمرؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد ہجرت نہین ہے۔

چہل حدیث

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله القادر القهار الكريم الغفار والصلوة والسلام على محمدن المصطفى واحمد المختار وعلى اله البررة الاخيار واصحابه المهاجرين والانصار فنعم المهاجرون والانصار وعلى من تبعهم الى دار القرار اما بعد فان هذا ثانى الاربعينات من احاديث المختار جمعتها عند تفرق الآرا وتشتت الافكار فى دار المقام عند القرار للدين بالاضطرار تنبيها لاولى النهى وتذكارا لاولى الابصار نفعنا الله بها ايانا وجميع الاخوان من الابرار والفجار والاخيار والاشرار

(١)- رحم الله اخوانى بقزوين (ابن ابى حاتم فى فضائل قزوين عن ابى هريرة وابن عباس معا، ابو العلاء العطار فيها عن على)

(١)- میرے بھائی جو قزوین میں ہیں اللہ انپر رحم کرے۔

(٢)- صلوة الله على اهل قزوين فان الله ينظر اليهم فى الدنيا فيرحم بهم اهل الارض (اسحاق بن

(٢)- رحمت اللہ کی قزوین والوں پر ہو اسلیے کہ اللہ نظر کرتا ہو انکی جانب دنیا میں انکے سبب سے رحم کرتا ہو اللہ زمین والوں پر-

يا رسول الله ولم قال لا تراءى ناراهما ۔
(العسکری)

(۳۹)۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال جاء رجل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال جئت ابايعك على الهجرة وتركت ابوي يبكيان فقال ارجع اليهما واضحكهما كما ابكيتهما ۔ (ابو داود)

(۴۰)۔ عليك بالهجرة فانه لا مثل لها ۔
(ن عن ابی فاطمة)

الفقير محمد عبد الباری عفا الله عنه

یا رسول اللہ یہ کیون آپ نے فرمایا تاکہ دونون کی آگ ہم نہ دیکھین۔

(۳۹)۔ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کیا کہ اپنے مان باپ کو روتا چھوڑکر آپ سے ہجرۃ کی بیعت کرنے آیا ہون آپ نے فرمایا اُنکے پاس لوٹ جا اور اُنکو جسطرح تو نے رولایا تھا اُسی طرح اب اُنکو ہنسا۔

(۴۰)۔ ہجرت کو اختیار کر کیونکہ اُسکے مثل کوئی چیز نہین ہی۔

مترجم
محمد عظیم الدین غفر اللہ لہ

(٦)۔ رحم الله اخوانی بقزوین ارض من ارض الله یلم هی الیوم فی ید الدیلم وستفتح علی امتی وتکون رباطا الطوائف من امتی فمن ادرك ذلك فلیاخذ بنصیبه من فضل رباط قزوین فانه یستشهد بها قوم یعدلون شهداء بدر (ابن ابی حاتم فی فضائل قزوین عن ابی هریرة وابن عباس معا)۔

(٦)۔ رحمت کرے اللہ میرے اُن بھائیوں پر جو قزوین مین ہین کہ وہ ارض دیلم مین سے ایک زمین ہے آج کے دن تو وہ دیلم کے قبضہ مین ہے اور قریب ہی کہ میری امت پر فتح ہوگی اور وہ میری امت کے ایک گروہ کی رباط ہوگی جو شخص اس حصۂ زمین کو پاوے تو اُسکو چاہیے کہ اپنا حصہ لیوے فضل سے رباط قزوین کے کیونکہ وہان ایک گروہ شہادت پاویگا جو ہموزن ہوگا شہداے بدر کے۔

(٧)۔ رحم الله اخوانی بقزوین قیل یا رسول الله وما قزوین قال بلدة یقال لها قزوین الشهداء فیها یعدلون عند الله شهداء بدر (الحافظ ابو العلاء العطار فی فضائل قزوین والرافعی عن علی)

(٧)۔ اللہ رحمت کرے ہمارے اُن بھائیوں پر جو قزوین مین ہین کہا گیا یا رسول اللہ قزوین کیا ہے؟ فرمایا ایک شہر ہے جسکو قزوین کہتے ہین شہدا وہان کے ہموزن ہین شہداے بدر کے اللہ کے نزدیک۔

(٨)۔ ستفتح علیکم الآفاق وستفتح علیکم مدینة یقال لها قزوین من رابط فیها اربعین یوما او اربعین لیلة کان له فی الجنة عمود من ذهب علیه زبرجدة خضراء علیها قبة من یاقوتة حمراء لها سبعون الف مصراع من ذهب علی کل مصراع زوجة من الحور العین (الخلیلی فی فضائل قزوین عن انس) وفیه داود بن المحبر کذاب واورده ابن الجوزی فی الموضوعات وقال المزنی فی التهذیب هو حدیث منکر۔

(٨)۔ عنقریب فتح ہونگے تمپر آفاق اور فتح ہوگا تمپر ایک شہر جسکو قزوین کہا جاتا ہے جس شخص نے وہان چالیس دن یا چالیس راتین مرابطت کی تو اُسکو جنت مین سونے کا ایک کھنبا ملیگا جسپر سبز زبرجد جڑا ہوگا اور سُرخ یاقوت کا قبہ اُسپر ہوگا ستر ہزار پٹ ہونگے ہر پٹ مین ایک زوجہ ہوگی حور عین سے۔

محمد الکیسانی وابویعلی الخلیلی معاً فی فضائل قزوین والرافعی عن ابن مسعود) وفیہ میسرۃ بن عبد ربہ کذاب۔

(۳)۔افضل الثغور ارض ستفتح یقال لها قزوین من بات فیها لیلۃ احتسابا مات شهیدا وبعث مع الصدیقین فی زمرۃ النبیین حتی یدخل الجنۃ (الخلیل بن عبد الجبار فی فضائل قزوین والرافعی عن ابی هریرۃ)۔

(۳)۔بہترین مقام مستحکم ایک زمین ہے جسکو قریب ہی کہ تم فتح کروگے کہا جاتا ہی اُسکو قزوین ایک رات بھی جس نے وہان بسر کی بنیت حصول اجر مرے گا وہ شہید اور اُٹھایا جائیگا صدیقین کے ساتھ زمرہ مین انبیا علیہم السّلام کے یہانتک کہ جنت مین داخل ہوگا۔

(۴)۔ان جبلا من جبال فارس بارض الدیلم یقال لها قزوین نبأنی خلیلی جبریل قال یحشرون یوم القیامۃ فیقومون علی ابواب الجنۃ صفوفا والخلائق فی الحساب وهم یجدون رائحۃ الجنۃ (الحافظ الحسن بن احمد العطار فی فضائل قزوین والرافعی عن ابان عن انس)۔

(۴)۔ارض دیلم مین فارس کے پہاڑون مین سے ایک پہاڑ ہے جسکو قزوین کہتے ہین خبردی مجکو میرے دوست جبرئیل نے کہا قیامت کے دن اُٹھائے جائینگے لوگ وہان پھر جنت کے دروازون پر صف بستہ کھڑے ہونگے اور تمام لوگ مبتلاے حساب ہونگے اور وہ جنت کی خوشبو پائین گے۔

(۵)۔یجئ قزوین یوم القیامۃ ولها جناحان تطیر بهما بین السماء والارض من درۃ بیضاء مجوفۃ تنادی انا قطعۃ من الفردوس من دخلنی حتی اشفع له الی ربی (الخلیلی فی فضائل قزوین والرافعی عن کعب بن عجرۃ)۔

(۵)۔ارض قزوین آئیگی قیامت کے دن اور اُسکے دو پر ہونگے اُنکے وجہ سے درمیان آسمان و زمین کے اُڑتی ہوگی ایک سفید موتی سے بنی ہوگی اور ندا کرتی ہوگی کہ مین ایک ٹکڑا فردوس برین سے ہون کون مجھ مین داخل ہوگا کہ مین اپنے پروردگار سے شفاعت اُسکی کرون۔

يقال لها قزوين يأتون يوم القيامة
واوداجهم تقطر دما يحبهم الله
ويحبونه تفتح لهم ثمانية
ابواب الجنة فيقال لهم ادخلوا
من ايها شئتم (الخليلي في فضائل
قزوين وابو زكريا يحيى بن عبدالوهاب
ابن مندة في التاريخ والرافعي
عن جابر)۔

(۱۲)۔ بابان مفتوحان في الجنة للدنيا
عبادان وقزوين (ابو الشيخ في كتاب
البلدان والديلمي والرافعي عن انس)

(۱۳)۔ من سره ان يفتح الله له
بابا من ابواب الجنة فليشهد بابا من
ابواب العجم سكانه رهبان
بالليل ليوث بالنهار (الكيساني
والخليل ابن عبد الجبار في فضائل
قزوين والرافعي عن ابن عباس) وفيه ميسرة
بن عبد ربه قال الرافعي اساؤا القول فيه

(۱۴)۔ يحول الله ثلاث قرى زبرجدة
خضراء تزف الى ازواجهن
عسقلان والاسكندرية وقزوين
(حل والخطيب في كتاب فضائل
قزوين والرافعي عن عمر بن صبيح عن ابان

تمکو بچائے) سے ذکر کیا ہی پڑھا انھون نے
قرآن کو اور تلوارین کھولین اور قیام کیا اُس
شہر ہین جسکو قزوین کہا جاتا ہی آئین گے
قیامت کے دن اور اُن کی گردن کی رگون سے
خون ٹپکتا ہوگا اللہ اُنکو دوست رکھے گا
اور وہ اُسکو دوست رکھین گے اُنکے لیے
آٹھون دروازے جنت کے کھل جائینگے اُن سے
کہا جائیگا جس دروازے سے چاہو داخل ہو۔

(۱۲)۔ دو دروازے جنت کے دنیا
ہین کھلے ہین ایک عبادان دوسرا
قزوین۔

(۱۳)۔ جو پسند کرے کہ اللہ اُسکے لیے
کوئی دروازہ جنت کے دروازون ہین سے
کھولے تو اُسکو چاہیے کہ کسی دروازہ پر عجم
کے دروازون ہین سے آئے جسکے رہنے والے
رات کے رہبان (تارک دنیا) ہین اور
دن کو شیر ہین۔

(۱۴)۔ اللہ تین دنیا کے گانؤن کو سبز
زبرجد کا کردیگا اور اُنکو اُنکے خدا وندون تک
بھجوا دیگا ایک عسقلان دوسرے اسکندریہ
تیسرے قزوین۔

(۹) - قزوين باب من ابواب الجنة هي اليوم في ايدي المشركين وستفتح على يدا متي من بعدي المفطر فيها كالصائم في غيرها والقاعد فيها كالمصلي في غيرها وان الشهيد فيها يركب يوم القيامة على براذين من نور فيساق الى الجنة ثم لا يحاسب على ذنب اذنبه ولا عمل عمله وهو في الجنة خالد او يزوج من الحور العين و يسقى من الالبان والعسل والسلسبيل مع ماله عند الله من المزيد (ابو العلي الحسن بن احمد العطار في فضائل قزوين والرافعي عن علي)-

(۹) - جنت کے دروازون مین سے قزوین ایک دروازہ ہے اِس زمانہ مین وہ مشرکین کے قبضہ مین ہے اور عنقریب فتح ہوگا میری امت پر میرے بعد بے روزہ وہان کا حکم مین دوسری جگہ کے روزہ دار کے ہے اور بیٹھا ہوا وہان کا مانند دوسری جگہ کے نماز پڑھنے والے کے اور شہید وہان کا سوار کیا جائیگا نور کے بڑے گھوڑے پر اور چلایا جائیگا وہ جنت کی جانب پھر اُس سے محاسبہ نہ کیا جائیگا نہ کسی گناہ پر نہ کسی عمل پر جو اُنھون نے کیا ہو اور وہ ہمیشہ جنت مین رہیگا اور اُسکے عقد مین حورین ہونگی پلایا جائیگا اسکو دودھ اور شہد اور سلسبیل اور علاوہ اسکے اللہ کے پاس اُسکے لیے اور بھی زیادتی ہو-

(۱۰) - قزوين باب من ابواب الجنة يحشر من مقبرتها كذا وكذا الف شهيد (الخطيب في فضائل قزوين والرافعي عن ابي هريرة)

(۱۰) - قزوین جنت کے دروازون مین سے ایک دروازہ ہے اُسکے مقبرے سے اُٹھائے جائینگے ہزارہا شہید-

(۱۱) - ما من قوم احب الى الله تعالى من قوم حملوا القرآن وركبوا الى التجارة التي ذكرها الله ينجيكم من عذاب فرؤ القرآن وشهروا السيوف يسكنون بلدة

(۱۱) - کوئی قوم بھی اللہ کے نزدیک اُس قوم سے زیادہ محبوب نہین ہے جس نے قرآن کا بوجھ اُٹھایا اور اُس تجارت کے لیے سوار ہوئی جسکو اللہ نے ینجیکم من عذاب (وہ تجارت جو اللہ کے عذاب سے

اشرکہ فی فضل نبوتی (ابو حفص
عمر بن عبد اللہ بن مزاذان فی
فوائدہ وابو العلاء العطار فی فضائل
قزوین والرافعی عن علی)

اُسکو چاہیے کہ وہان مرابط ہو جاوے اور مجھے
ثواب مرابطت مین شریک کر لے مین اُسکو
فضل نبوت مین شریک کرونگا۔

(۲۰)۔ سیکون جهاد ورباط بقزوین
یشفع احدهم فی ربیعة ومضر (الخطیب فی
فضائل قزوین والرافعی عن ابن عباس)

(۲۰)۔ قریب ہو کہ ایک جہاد اور رباط قزوین مین
ہو کہ ہر ایک اُن مین کا شفاعت کریگا اُتنے
لوگون کی جو بقدر قبیلۂ ربیعہ وقبیلۂ مضر کے ہین۔

(۲۱)۔ انہ سیکون فی اخر الزمان
قوم ینزلون مکانا یقال لہ قزوین یکتب
لہم فیہ قتال فی سبیل اللہ (الخطیب فی
فضائل قزوین والرافعی عن ابی ذر)

(۲۱)۔ یقیناً آخر زمانہ مین ایک گروہ منزل
کریگا ایسی جگہ پر جسکو قزوین کہتے ہین
اُس کے لیے لکھا جائیگا ثواب قتال
فی سبیل اللہ کا۔

(۲۲)۔ انی لاعرف اقواما یکونون
فی اخر الزمان قد اختلط الایمان
بلحومہم ودمائہم یقاتلون
فی بلدة یقال لہا قزوین تشتاق
الیہم الجنة وتحن کما تحن الناقة
الی ولدہا (ابو الشیخ فی کتاب الامصار
والبلدان والحسن بن احمد العطار
فی فضائل قزوین والدیلمی والرافعی عن جابر)

(۲۲)۔ مین پہچانتا ہون اُن اقوام کو جو
آخر زمانہ مین ہونگی اور ایمان اُنکے گوشت و
خون مین سرایت کیے ہوگا قتال کرینگے ایک شہر
مین جسکو قزوین کہا جاتا ہے جنت ان کے
اشتیاق مین ہو اور بیقرار ہے جسطرح کہ اونٹنی
اپنے بچہ کے لیے بیقرار ہوتی ہو۔

(۲۳)۔ رحم اللہ اخوانی بقزوین
ثلاثا قالوا یا رسول اللہ وما قزوین
قال قزوین باب من ابواب الجنة
وہی الیوم فی ید المشرکین ستفتح

(۲۳)۔ اللہ رحمت کرے میرے بھائیون پر جو
قزوین مین ہین ایسا تین بار فرمایا کہا صحابہ نے قزوین کیا ہے
یا رسول اللہ فرمایا ایک دروازہ ہے جنت کے
دروازون مین سے اس زمانہ مین وہ مشرکین کے قبضہ مین ہے

عن انس) وعمر کذاب وابان متروک

(۱۵). من سرہ ان یحرم اللہ وجھہ و
بدنہ علی النار فلیمت بقزوین (ابو بکر
بن محمد بن عمر الجعابی فی امالیہ والخلیل بن
عبد الجبار فی فضائل قزوین والرافعی
والدیلمی عن ابن عباس) قال الرافعی کان
المعنی فلیقم بھا مرابطا الی ان یموت

(۱۶). من سرہ ان یختم لہ بالسعادۃ و
الشھادۃ فلیشھد باب قزوین (الحسن بن
احمد العطار والرافعی عن ابن مسعود)

(۱۷). ینظر اللہ الی اھل قزوین فی کل
یوم مرتین فیتجاوز عن سیئھم ویتقبل من
محسنھم (ابو الشیخ فی کتاب الامصار
والبلدان والرافعی عن ابن عباس)

(۱۸). یکون لامتی مدینۃ یقال لھا قزوین
الساکن بھا افضل من ساکن الحرمین (ابو بکر
الجعابی فی امالیہ والرافعی عن ابی ھریرۃ)
قال الرافعی کانہ یرید السکون بھا
للمرابطۃ۔

(۱۹). صلی اللہ علی اخی یحیی بن زکریا
قال یکون فی اخر الزمان ترعۃ من
ترع الجنۃ یقال لھا قزوین فمن ادرکھا
فلیرابطھا ویشرکنی فی برھا

(۱۵)۔ جسکو پسند ہو کہ اللہ اُسکے مُنھ کو اور
تمام جسم کو آگ پر حرام کردے تو اُسکو
چاہیے کہ قزوین مین مرے امام رافعی کہتے
ہین کہ مقصد یہ ہے کہ اُسکو مرابط بنکے قزوین
مین رہنا چاہیے یہانتک کہ وہین
مرے۔

(۱۶)۔ جو شخص چاہتا ہے کہ اسکا خاتمہ سعادت
وشہادت پر ہو تو اُسکو باب قزوین پر موجود
رہنا چاہیے۔

(۱۷)۔ اللہ ہردن دو مرتبہ اہلِ قزوین
کے جانب نظر فرماتا ہے اُن کے گنہگارون
سے درگذر کرتا ہے اور وہان کے نیکونکی نیکیان
مقبول کرتا ہے۔

(۱۸)۔ میری امت کے ملک مین ایک شہر
آویگا جو قزوین کہا جاتا ہے اُسکے
رہنے والے حرمین کے رہنے والون سے افضل ہین
رافعی کہتے ہین گویا مرادلی آنحضرت نے وہان ٹھہرنا بہ نیت
مرابطت (قیام بقصد مقابلۂ کفار و مدافعت اعداء)

(۱۹)۔ اللہ رحمت نازل کرے میرے بھائی یحیی
ابن زکریا پر کہ کہا اُنھون نے آخر زمانہ مین
ایک بلند کیاری ہوگی جنت کی کیاریون مین سے
جسکو قزوین کہا جاتا ہے جو قزوین کو پاوے

معانی فضائل قزوین عن بشر بن ابی
سلیمان الکوفی عن رجل (اخطأ فی فضائل
قزوین عن بشر بن سلمان ابی السری
عن رجل نسی ابو السری اسمه واسنده
عن ابی زرعة) قال لیس فی قزوین
حدیث اصح من هذا۔

(۲۷)۔ (مسند ابن عمر) ان الله و
ملائکته یصلون فی کل یوم علی موتی
قزوین والتجار وشهدائهم مائة صلوة
(الرافعی عن ابن مسعود)۔

(۲۷)۔ اللہ اور ملائکہ صلوٰۃ بھیجتے ہین
قزوین کے مردون پر اور وہان کے
تاجرون پر اور اُن کے شہداء پر ہر دن
سو رحمتین۔

(۲۸)۔ اربعة ابواب من ابواب الجنة
مفتحة فی الدنیا الاسکندریة وعسقلان
وقزوین وعبادان وفضل جدة علی
هؤلاء کفضل بیت الله الحرام علی سائر
البیوت (حب فی الضعفاء والدیلمی والرافعی
عن علی) وفیه عبد الملک بن هارون
بن عنترة کذاب واورده ابن الجوزی
فی الموضوعات ورواه الخطیب فی فضائل
قزوین والرافعی عن علی موقوفا۔

(۲۸)۔ چار دروازے جنت کے دروازون
مین سے دنیا مین کھلے ہوئے ہین ایک اسکندریہ
دوسرے عسقلان تیسرا عبادان چوتھا قزوین
اور جدہ کی فضیلت ان جگھون پر ویسی ہی
جیسی فضیلت بیت اللہ الحرام کی تمام گھرون پر

(ذکر مرو)

(۲۹)۔ سیکون بعدی بعوث کثیرة
فکونوا فی خراسان ثم انزلوا فی مدینة
مرو فانه بناها ذو القرنین و

(مرو کا بیان)

(۲۹)۔ بہت سے لشکر میرے بعد ہونگے تم
خراسان کے لشکر مین ہونا پھر منزل کرنا
شہر مرو مین اُسکو ذو القرنین نے بنایا ہے

في آخر الزمان على امتي فمن ادرك ذلك الزمان فليأخذ نصيبه من فضل الرباط بقزوين (الخليل بن عبد الجبار في فضل قزوين والرافعي عن ابي هريرة)

قریب ہے وہ آخر زمانہ مین فتح کیا جاوے گا میری امت پر جو شخص اُس زمانہ کو پاوے تو اُسکو چاہیے کہ فضل رباط قزوین مین سے اپنا حصہ لیوے۔

(۲۴)۔ ستفتح الاسكندرية وقزوين على امتي وانهما بابان من ابواب الجنة من رابط فيهما او في احدهما ليلة واحدة خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه (الخليلي في فضائل قزوين والرافعي عن علي) قال ابو حفص عمر بن زاذان غريب تفرد به خالد بن حميد عن الاعمش۔

(۲۴)۔ قریب ہے میری امت پر اسکندریہ اور قزوین فتح ہونگے اور وہ دونون دروازے ہین جنت کے دروازون مین سے جس نے مرابطت کی اُن دونون مین یا اُنمین سے ایک مین رات بھر تو وہ اپنے گناہون سے اسیطرح پاک ہوگیا کہ گویا اُسی دن اُسکی مان نے اُسکو جنا ہے۔

(۲۵)۔ ستفتح على امتي مدينتان احدهما من ارض الديلم يقال لها قزوين والاخرى من ارض الروم يقال لها الاسكندرية من رابط في شئ منهما خرج من ذنوبه كيوم ولدته امه (ابو الشيخ في كتاب الامصار ومحمد بن داؤد بن ناجية المهري في فضائل الاسكندرية وميسرة بن علي في مشيخته والرافعي عن بعض الصحابة۔

(۲۵)۔ عنقریب میری امت پر دو شہر فتح ہونگے ایک ارض دیلم مین ہے جسکو قزوین کہتے ہین اور دوسرا ارض روم مین ہے جسکو اسکندریہ کہتے ہین جس نے قیام کیا نیت مقابلہ کفاران مین سے کسی جگہ تو وہ اپنے گناہون سے اس طرح پاک ہوگیا گویا اوسی دن اُسکی مان نے جنا ہے۔

(۲۶)۔ اغزوا قزوين فانه من اعلى ابواب الجنة (ابن ابي حاتم والخليلي

(۲۶)۔ قزوین پر لشکرکشی کرو اسلیے کہ وہ جنت کے بلند دروازون سے ہے۔

(٣٦) - ستطلع عليكم رايات
سود من قبل خراسان فأتوها
ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله
تعالى المهدى (الديلمى عن ثوبان) -

(٣٧) - تكون هدنة على دخن قيل
يارسول الله ما هدنة على دخن قال
قلوب لا تعود على ما كانت عليه ثم
تكون دعاة الضلالة فان رأيت
يومئذ خليفة الله تعالى فى الارض
فالزمه وان نهك جسمك واخذ
مالك وان لم تره فاضرب فى الارض
ولو ان تموت وانت عاض بجذل شجرة
(ط حم د ع ص عن حذيفة) -

(٣٨) - انا اهل بيت اختار الله تعالى
لنا الآخرة على الدنيا وان اهل بيتى
سيلقون من بعدى بلاء وتشريدا
وتطريدا حتى يأتى قوم من قبل
المشرق معهم رايات سود فيسألون
الحق فلا يعطونه فيقاتلون فينصرون
فيعطون ما سألوا فلا يقبلونه
حتى يدفعوها الى رجل من اهل بيتى
يواطئ اسمه اسمى واسم ابيه اسم
ابى فيملك الارض فيملأها قسطا وعدلا

(٣٦) - قریب ہے کہ تم پر ظاہر ہونگے
سیاہ جھنڈے خراسان کی طرف سے تو ان تک پہونچو
اگرچہ برف پر گھٹنون کے بل چلنا پڑے اسلیے
کہ وہ خلیفۃ اللہ مہدی ہونگے -

(٣٧) - صلح ہوگی غبار کے ساتھ کہا گیا
یارسول اللہ کیا ہے یہ صلح فرمایا دل پھرینگے
اگلی حالت پر پھر گمراہی کیطرف بلانے والے
ہونگے تو تم اگر خلیفۃ اللہ کو دیکھو زمین
مین تو اُنھین کے ساتھ ہو رہو اگرچہ
تمھارا جسم فنا ہو جائے اور تمھارا مال
لے لیا جائے اور اگر نہ پاؤ خلیفہ کو تو سیاحی کرو
اگرچہ تم مرو ایسی حالت مین کہ درخت کی
چھال دانتون سے نوچتے ہو -

(٣٨) - ہم ایسے گھر والے ہین کہ ہمارے لیے
اللہ نے آخرت کو دنیا کے مقابل اختیار کیا ہے اور ہمارے
اہل بیت کو ہمارے بعد آزمایش ہوگی پکڑے جائینگے
ہنکائے جائینگے یہانتک کہ ایک گروہ مشرق کی جانب سے
آئیگا اور اُنکے ساتھ سیاہ جھنڈے ہونگے وہ حق مانگینگے
اُنکا حق اُنکو نہین دیا جائیگا تو وہ قتال کرینگے اُنکو نصرت
حاصل ہوگی اور جو اُنھون نے مانگا ہے اُنکو دیا جائیگا مگر وہ اُسکو
قبول نہ کرینگے یہانتک کہ وہ دینگے وہ ایسے شخص کو کہ جو میرے
اہل بیت سے ہے اُسکا نام میرے نام کے مطابق ہے اور اُسکے
باپکا نام میرے باپکے نام کے مطابق ہے وہ پوری زمین کا مالک ہوگا

دعا لها بالبرکة ولا یصیب اهلها سوء ابدا (حم عن بریدة)۔

اور اُسکے لیے برکت کی دعا کی ہو اور وہان کے رہنے والون کو کبھی کوئی بُرائی نہ پہونچیگی۔

(۳۰)۔ انه سیبعث بعدی بعوث تا تی خراسان ثم کن فی بلدة یقال لها مرو ثم اسکن مدینتها فانه بناها ذوالقرنین ودعا لها بالبرکة وقال لا یصیب اهلها سوء (سمویه عق قط فی الافراد عن اوس بن عبدالله)

(۳۰)۔ میرے بعد چند لشکر ہونگے تم خراسان جانا اور رہنا اُس شہر مین جسکو مرو کہتے ہین اور اُسی کی آبادی مین سکونت اختیار کرنا کیونکہ اُسکو ذوالقرنین نے بنایا ہے اور اُسکے لیے برکت کی دعا کی ہے اور وہان کے رہنے والون کو کوئی بُرائی نہین پہونچیگی۔

(فارس)

(فارس کا بیان)

(۳۱)۔ فارس عصبتنا اهل البیت لان اسمعیل عم ولد اسحاق واسحاق عم ولد اسمعیل (ك فی تاریخه عن ابن عباس)

(۳۱)۔ اہل فارس ہمارے عصبہ ہین اے اہل بیت اسلیے کہ اسمٰعیل چچا اولاد اسحاق کے ہین اور اسحاق چچا ہین اولاد اسمٰعیل کے۔

(۳۲)۔ الجنة بالمشرق (فر عن انس)

(۳۲)۔ جنت مشرق مین ہی۔

(۳۳)۔ لو کان الایمان عند الثریا لذهب به رجل من ابناء فارس حتی یتناوله (م عن ابی هریرة)۔

(۳۳)۔ اگر ایمان ثریا کے نزدیک ہوتا تو وہانتک پہونچ جاتا ایک شخص ابناے فارس سے یہانتک کہ اُسکو حاصل کرلیتا۔

(۳۴)۔ یخرج ناس من المشرق فیوطئون للمهدی سلطانه (عن عبدالله بن الحارث بن جزء)۔

(۳۴)۔ مشرق سے کچھ لوگ نکلین گے کہ جو مہدی کے لیے اُنکی سلطنت کو قائم کرین گے۔

(۳۵)۔ اذا رأیتم السود قد جاءت من قبل خراسان فاتوها فان فیها خلیفة الله المهدی (حم عن ثوبان)۔

(۳۵)۔ جب تم سیاہ جھنڈون کو دیکھو کہ خراسان کی طرف سے آتے ہین تو وہان جاؤ اسلیے کہ اُن مین مہدی خلیفة اللہ ہونگے۔

چهل حدیث

بسم الله الرحمن الرحيم

سبحان الذی اسری بعبدہ ليلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصی الذی بارک حولہ لاراہ من اٰیاتہ انہ هو السميع البصير صلوات الله وسلامه علی رسولہ وعبدہ المصطفی المختار المجتبی البشير النذير وعلی اٰلہ واصحابہ الوارثين لارضہ العابدين لہ المجاهدين فی سبيلہ الناصرين لدينہ المنصورين منہ فنعم المولی ونعم النصير اما بعد فهذا سفر ثالث من الاربعينيات فی فضيلة الشام وفضائل اهلها وفضل لسکونة فيها وحکم الهجرة اليها جمعتها لينتفع بہ الصغير والکبير من الذين اٰمنوا بالله العلی الکبير وهو الموفق بالخيرات والمؤيد لعبادہ فی المصائب والمنجی لهم من المهلکات وهو اللطيف الخبير ؎

(١) الشام صفوة الله من بلادہ اليها يجتبی صفوتہ من عبادہ من خرج من الشام الی غيرها فبسخطة ومن دخلها من غيرها فبرحمة رطب ک عن ابی امامة

(١) شام اللہ کے برگزیدہ شہروں میں سے ہے اور اسکے برگزیدہ بندے اوسکے جانب کھنچتے ہیں جو شام سے نکلکے دوسری طرف گیا تو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوا اور جو دوسری جگہ سے آکر شام میں داخل ہوا تو اللہ

(٢) اهل الشام سوط الله تعالی فی الارض ينتقم بهم ممن يشاء من عبادہ وحرام علی منافقيهم ان يظهروا علی مومنيهم وان يموتوا الا هما وغما وغيظا وحزنا رحم طب والضياء

(٢) اہل شام اللہ کے کوڑے ہیں جنکو اللہ اپنی بندوں میں سے سزا دینا چاہتا ہے تو اونکو اہل شام کے ذریعہ سے سزا دیتا ہے شام کے منافقوں پر اللہ نے حرام کر دیا ہے کہ غالب ہوں وہ مؤمنین اہل شام پر اور منافقین رنج اور غصہ اور غم والم میں مرینگے۔

(٣) صفوة الله من ارضہ الشام وفيها صفوتہ من خلقہ وعبادہ وليدخلن

(٣) اللہ کی چیدہ زمینوں میں سے ارض شام ہے اور اس میں اللہ کے چیدہ مخلوق اور بندے رہتے ہیں اور

كما ملأوا ها جورا وظلما فمن ادرك ذلك منكم او من اعقابكم فليأتهم ولو حبوا على الثلج فانها رايات هدى (ك . وتعقب عن ابن مسعود) -

اور اسکو انصاف وعدل سے بھر دیگا جسطرح وہ جور وظلم سے بھری ہوگی تو جو شخص تم مین سے اُسکو پاوے یا تمھارے پس ماندہ مین سے اُسکو پاوین تو اُن تک پہونچین اگرچہ برف کے اوپر گھٹنون کے بل چلنا پڑے اسواسطے کہ وہ جھنڈے ہدایت ورہنمائی کے ہین۔

(٣٩) - يقتتل عند كنزكم هذا ثلاثة كلهم ابن خليفة ثم لا يصير الى واحد منهم ثم يطلع الرايات السود من قبل المشرق فيقتلونكم قتلا لم يقتله قوم فاذا رأيتموه فبايعوه ولو حبوا على الثلج فانه خليفة الله المهدى -

(ك عن ثوبان)

(٣٩) - تمھارے اس خزانہ کے پاس تین خلیفہ زادے لڑینگے پھر وہ کسیکو بھی نہین ملیگا یہانتک کہ ظاہر ہونگے سیاہ نشان مشرق کی جانب سے تو تمکو اس طرح قتل کرینگے کہ کسی نے قتل نہ کیا ہوگا جب تم دیکھو اُسکو تو بیعت کرو اگرچہ تمکو برف پر رینگنا پڑے اسلیے کہ وہ خلیفہ اللہ مہدی ہے۔

(٤٠) - سيكون بعدى خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوك ومن بعد الملوك جبابرة ثم يخرج رجل من اهل بيتى يملأ الارض عدلا كما ملئت جورا ثم يؤمر بعده القحطانى فوالذى بعثنى بالحق ما هو بدونه - (طب عن حال الصدفى) -

(٤٠) - میرے بعد خلیفہ ہونگے اور بعد خلفاء کے امراء ہونگے اور بعد امراء کے ملوک ہونگے اور بعد ملوک کے جبابرہ ہونگے پھر ایک شخص میرے اہل بیت سے نکلے گا بھر دیگا زمین کو عدل سے جسطرح کہ ظلم سے بھری ہوگی پھر اُسکے بعد قحطانی امیر بنایا جائے گا قسم ہے اُس ذات کی کہ جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے وہ مہدی سے کم نہوگا۔

الفقير محمد عبد البارى عفا الله عنه

مترجم نصیر احمد غفرلہ تمنا بازاری مونگیری

١٤- ذیقعدہ سنہ ١٣٣٩ھ یوم شنبہ

شمس المطابع لکھنؤ مین شمس الدین پرنٹر نے چھاپا اور جناب مولانا محمد برکت اللہ صاحب رضا فرنگی محل لکھنؤ سے بماہ نومبر سنہ ... شائع کیا

صفوته من عباده لا ينزع اليها الا مرحوم
ولا يرغب عنها الا مفتون وعليها يمين
الله من اول من الدهر الى اخر يوم
من الدهر بالظل والمطر فان اعجزهم
المال لا يعجزهم الخبز والماء (نعيم بن
حماد في الفتن عن كثير بن مرة مرسلا)

(۹) ستكون هجرة بعد هجرة فخيار اهل
الارض الزمهم مهاجر ابراهيم ويبقى
في الارض شرار اهلها تلفظهم ارضوهم
وتقذرهم نفس الله وتحشرهم النار
مع القردة والخنازير (حم ك عن ابن عمرو)

(۱۰) عليكم بالشام (طب عن معاوية بن حيدة)

(۱۱) عليكم بالشام فانه صفوة بلاد الله
يسكنها خيرته من خلقه فمن ابى فليلحق
بيمنه وليسق من غدره فان الله عز وجل
تكفل لي بالشام واهله (طب عن واثلة)

(۱۲) ستكون فتن قيل يا رسول الله فما تامرنا
قال عليكم بالشام (ت حسن صحيح وتمام
وابن عساكر عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده)

(۱۳) انكم ستظفرون بالشام وتغلبون
عليها وتصيبون على سيف بحرها حصنا
يقال له انفة يبعث الله منه يوم القيامة
اثني عشر الف شهيد (طب وابن عساكر عن

اوسکے جانب چلا دیگا وہان جانیوالا وہی ہی
کہ جسپر اللہ نے رحمت کی ہو اور وہان سے نکلنے والا وہ ہے
جو فتنہ مین پھنسا اللہ نے اوسپر قسم کھائی ہی پہلے
زمانہ سے آخر زمانہ تک سایہ اور پانی عطا فرمانیکی اگر
اہل شام مال سے عاجز ہوجا ئینگے تو خیر اور پانی تو
کبھی اونکو لاچاری نہو گی۔

(۹) قریب ہی کہ ہجرۃ کے بعد ہجرت ہوگی زمین کے
اچھے لوگ وہ ہین جو ہجرت گاہ ابراہیم کو مضبوطی سے
پکڑے رہینگے اور زمین مین بدکار لوگ بچ جاوینگے اونکو
اونکی زمینین پھینکدینگی اور اللہ انکو برا سمجھیگا
انکا حشر بندرون اور سورون کے ساتھ جہنم مین کریگا

(۱۰) اختیار کرو تم شام کو۔

(۱۱) اختیار کرو تم شام کو کیونکہ وہ اللہ کے شہرون مین چیدہ
شہر ہی اسمین بہتر مخلوق کو وہ ٹھہرائیگا جو وہان سکونت
نہ چاہے تو اسکو چاہیے کہ یمن چلا جاوے وہان سیراب ہوے کیونکہ
اللہ نے کفالت کرلی ہی میری شام کی اور اہل شام کی

(۱۲) قریب ہی کہ فتنہ ہونگے کہا گیا کہ یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کیا حکم فرماتے ہین آپ اوس حال
مین ارشاد فرمایا کہ شام کو اختیار کرنا۔

(۱۳) قریب ہی کہ تم شام پر فتح پاؤگے اور اسکو پہ
غالب ہوجاؤگے اور دریا کے کنارے ایک قلعہ
حاصل کروگے کہ جسکو انفہ کہتے ہین وہ قیامت کے
دن اللہ تعالیٰ اوسمین سے بارہ ہزار شہیدون کو

الجنة من امتی ثلاث لاحساب علیهم
ولا عذاب (طب عن ابی امامة)
(٤) طوبی للشام ان الرحمان لباسط
رحمته علیه (طب عنه)
(٥) طوبی للشام ان ملئکة الرحمٰن لباسطة
اجنحتها علیه (حم ت ك عن زید بن ثابت)
(٦) علیك بالشام هل تدرون ما یقول
الله بالشام یدی علیك یا شام انت صفوتی
من بلادی ادخل فیك خیرتی من عبادی
انت سیف نقمتی وسوط عذابی انت
الانذر والیك المحشر ورأیت لیلة اسری
بی عمودا ابیض کانه لؤلؤة تحمله الملائکة
قلت ما تحملون قالوا عمود الاسلام
امرنا ان نضعه بالشام وبینا انا نائم
رأیت کتابا اختلس من تحت وسادتی
فظننت ان الله تخلی من اهل الارض
فاتبعت بصری فاذا هو نور ساطع بین
یدی حتی وضع بالشام فمن ابی ان یلحق
بالشام فلیلحق بیمنه ولیسق من غدره
فان الله قد تکفل لی بالشام واهله
(طب وابن عساکر عن عبدالله بن حوالة)
(٧) عقر دار الاسلام بالشام (طب عن سلمة بن نفیل)
(٨) عقر دار الاسلام بالشام یسوق الله الیها

جنت مین ضرور میری امت سے تین گروہ
داخل ہونگے جنپر حساب ہی نہ عذاب۔
(٤) خوشخبری شام والونکے لیے ہو کہ رحمان
اپنی رحمت پھیلائے ہوی ہو شام پر۔
(٥) خوشی وخرمی شام والون پر ہو کہ
ملائکہ رحمان کے اپنے پر اون پر پھیلائے ہین
(٦) شام کو اختیار کرو کیا جانتے ہو تم کہ اللہ
شام کے بارہ مین کیا کہتا ہو ای شام میرا دستِ
رحمت تجھ پر ہو ای شام تو میری برگزیدہ شہرون
سے ہو تجھمین اپنے اچھے بندے داخل کرتا ہون تو میرے
بدلہ دینیکی تلوار ہو اور میرے عذاب کا کوڑا ہی تو ڈرانیوالا
ہی تو ہی میدان حشر ہی جس رات مجھے سیر کرائی گئی
ایک سفید کھنبا مینے دیکھا گویا موتی تھا اوسکو
فرشتے اٹھائے ہوے تھے مینے پوچھا کہ کیا اٹھائے ہوے
ہو تو اونھون نے کہا اسلام کا کھنبا کہ اسکو شام مین نصب
کرنیکا حکم دیا گیا ہی مین سوتا تھا کہ دیکھا مینے ایک
کتاب کو جو میرے تکیہ کے نیچے سے کھینچ لی گئی ہی مین نے
خیال کیا کہ اللہ تعالی تمام زمین والونسے بیزار ہوگیا ہی مین
اودھر دیکھنے لگا پس گویا وہ کتاب میرے سامنے ایک نور روشن ہی
یہانتک کہ وہ شام مین رکھدی گئی جو شام نہین جا سکتا ہو تو
اوسکو چاہیے کہ یمین مین چلا جاوے اور اپنے سیراب ہونے والے کنوئین سے
بنیاد دارالاسلام کی شام ہی۔
(٧) بنیاد دارالاسلام کی شام ہی۔
(٨) بنیاد دارالاسلام کی شام ہو اللہ اپنے نیک بندونکو

یعنی شام اور اسکے اطراف کی کفالت کریگا

بن حوالة)

(۱۷) انکم ستجدون اجنادا جند بالشام
ومصر والعراق والیمن قالوا فخر لنا
یارسول الله قال علیکم بالشام فمن
ابی فلیلحق بیمنه ولیسق بغدره
فان الله قد تکفل لی بالشام رطب
عن ابی الدرداء)

(۱۸) ایها الناس یوشك ان تکونوا
اجنادا مجندة جند بالشام وجند
بالعراق وجند بالیمن قال ابن حوالة
اختر قال انی اختار لك الشام فانه
خیرة المسلمین وصفوة الله من
بلاده یجتبی الیه صفوة من خلقه
فمن ابی فلیلحق بیمنه ولیسق من غدره
فان الله تعالی قد تکفل لی بالشام
(طب عن العرباض)

(۱۹) تکون جنود اربعة فعلیکم بالشام
فان الله قد تکفل لی بالشام (هب
عن ابی طلحة الخولانی * واسمه درع *)

(۲۰) سیکون جند بالشام وجند بالیمن
قال رجل فخر لی یارسول الله قال علیك بالشام
علیك بالشام علیك بالشام فمن ابی فلیلحق بیمنه
ولیسق من غدره فان الله تبارك وتعالی

اور اہل شام کی کفالت کرلی ہی۔

(۱۷) قریب ہی کہ تم چند لشکر پاؤگے ایک شام مین
ایک مصر مین ایک عراق مین اور ایک یمن مین پس
کہا اون لوگون نے کہ آپ تجویز فرمادیجیے یارسول اللہ
ہمارے لیے لشکر ارشاد فرمایا کہ اختیار کرو تم شام کے
لشکر کو پس جو شخص وہان جانے سے باز رہے چاہیے کہ اپنے یمن مین
جاوے اور سیراب ہووے اور اللہ نے میرے لیے شام اور اہل شام کی کفالت

(۱۸) ای لوگو یقینی تم لوگ کئی لشکر ہوگے ایک شام اور ایک
عراق اور ایک یمن مین کہا ابن حوالہ نے کہ چن دیجیے ہمارے
لیے فرمایا کہ تمہارے لیے چن دیا ہی مین نے شام اسواسطے
کہ وہ مسلمین کی بہتری ہی اور اللہ کے شہر زمین سے
چنا ہوا شہر ہی اور اُس کیطرف اللہ چنیدہ مخلوق
کھینچتا ہی پس جو شخص شام مین جانے سے باز رہے
چاہیے کہ وہ اپنے یمن مین چلا جاوے اور
اوس سے سیراب ہو اور اللہ نے شام کی
کفالت کرلی ہی میرے لیے۔

(۱۹) چار لشکر ہونگے تمکو شام کا لشکر اختیار
کرنا چاہیے کیونکہ اللہ نے کفالت کرلی
ہی میری شام سے۔

(۲۰) قریب ہی کہ ایک لشکر شام مین ہوگا ایک یمن مین
کہا ایک شخص نے کہ اختیار کیجیے میرے لیے یارسول اللہ
آپ نے ارشاد فرمایا کہ تم شام کا لشکر اختیار کرنا اسکو
تین بار فرمایا جو شخص شام نہ جاوے تو اسکو یمن مین

ابی امامۃ)

(۱۴) اهل الشام وازواجهم وذراریهم وعبیدهم وامائهم الی منتهی الجزیرة مرابطون فی سبیل الله فمن احتل منها مدینة من المدائن فهو فی رباط ومن احتل منها ثغرا من الثغور فهو فی جهاد (طب وابن عساکر عن ابی الدرداء)

(۱۵) سیصیر الامر الی ان تکونوا جنودا مجندة جند بالشام وجند بالیمن وجند بالعراق علیکم بالشام فانها خیرة الله من ارضه یجتبی الیها خیرته من عباده فان ابیتم فعلیکم بیمنکم واسقوا من غدرکم فان الله تعالی قد توکل لی بالشام واهله (حم وعن عبدالله بن حوالة)

(۱۶) انکم ستکونون اجنادا مجندة جند بالشام وجند بالعراق وجند بالیمن فعلیکم بالشام فانه صفوة الله من بلاده وفیها خیرته من عباده وفیها یربط الله نوره فمن ابی فلیلحق بیمنه ولیسق من غدره فان الله قد تکفل لی بالشام واهله (طب لہ عن عبدالله

اٹھاوے گا۔

(۱۴) اہل شام اور اونکی عورتین اور اونکے بچے اور اونکے غلام اور اونکی لونڈیان جزیرہ (اسوٹیلیا) تک اللہ کی راہ مین (مرابط) ہین (اللہ کی راہ مین لقصد جہاد مقیم ہین) جسنے کسی شہر مین قیام کیا اوسکے شہرونمین سے تو وہ رباط مین ہے اور جسنے قیام کیا اوسکے قلعون سے کسی قلعہ مین تو وہ جہاد مین ہی۔

(۱۵) قریب ہی یہ حالت ہوگی کہ تم چند لشکر ہوجاؤگے ایک لشکر شام مین ایک یمن مین ایک عراق مین ہوگا تو تمکو شام کا لشکر اختیار کرنا چاہیے اسواسطے کہ وہ چیدہ زمین ہے اللہ کی اور اُسکی جانب اپنے چیدہ بندے کھینچ جاتا ہے اور اگر تم اس سے باز رہتے ہو تو تم اپنے یمن کو اختیار کرو اور وہان سیراب ہو اور اللہ نے میرے لئے شام اور اہل شام کی کفالت کر لی ہی۔

(۱۶) قریب ہی کہ تم چند لشکر ہوجاؤ ایک شام مین اور ایک عراق مین اور ایک یمن مین تو تم شام کے لشکر کو اختیار کرنا اسواسطے کہ وہ اللہ کے چنے ہوئے شہرونمین سے ہی اور اُسمین اُسکے چیدہ بندے ہین اللہ وہان اپنا نور قائم کریگا جو شخص شام مین جانے سے باز رہی تو اُسکو چاہیے کہ اپنے یمن مین رہے اور اوس سے سیراب ہو اور اللہ نے میرے لئے شام

(٢٦) انی رأیت عمود الکتاب انتزع من تحت وسادتی فاتبعته بصری فاذا هو نور ساطع فعمد به الی الشام الا وان الایمان اذا وقعت الفتن بالشام (طب ک و تمام و ابن عساکر عن ابن عمرو)

(٢٦) دیکھا مین نے کتاب کے کھنبے کو جو نکالا گیا ہی میرے تکیہ کے نیچے سے تو دیکھنے لگا مین تو وہ ایک نور روشن ہو گیا اور گاڑ دیا گیا شام مین آگاہ رہو کہ جب فتنے واقع ہونگے تو ایمان شام مین ہوگا۔

(٢٧) بینا انا فی منامی اتتنی الملائکة فحملت عمود الکتاب من تحت راسی فعمدت به الی الشام الا وان الایمان حین تقع الفتن بالشام (حم طب حل عن ابی الدرداء)

(٢٧) مین سوتے مین تھا آئے میرے پاس ملائکہ جو اٹھا رہے تھے کتاب کے کھنبے کو میرے سرہانے سے پس لیگئے اسکو شام مین آگاہ رہو کہ فتنہ واقع ہونگے تو ایمان شام مین ہوگا۔

(٢٨) رأیت لیلة اسری بی عمودا ابیض کانه لولؤة تحمله الملائکة قلت ما تحملون قالوا عمود الاسلام امرنا ان نضعه بالشام وبینا انا نائم رأیت عمود الکتاب اختلس من تحت وسادتی فظننت ان الله تخلی من اهل الارض فاتبعته بصری فاذا هو نور ساطع بین یدی حتی وضع بالشام (طب عن عبد الله بن حوالة)

(٢٨) معراج کی شب کو دیکھا مین نے ایک سفید کھنبے کو جو مثل موتی کے تھا اور اٹھائے ہوئے تھے اوسکو ملائکہ مین نے پوچھا کہ کون چیز اٹھائے ہو کہا انھون نے کہ یہ عمود اسلام ہی ہمکو حکم دیا گیا ہی کہ ہم اسکو شام مین گاڑ دین مین سو رہا تھا کہ دیکھا مین نے کتاب کے کھنبے کو نکال لیا گیا میرے سرہانے سے تو خیال کیا مینے کہ اللہ تعالے زمین والون سے بیزار ہو گیا دیکھا مین دیکھنے لگا کہ ناگاہ وہ روشن تھا میرے سامنے یہانتک کہ وہ رکھدیا گیا شام مین

(٢٩) سل عمود الاسلام من تحت راسی فاوحشنی ثم رمیت ببصری فاذا هو قد غرز فی وسط الشام فقیل لی یا محمد، ان الله عز وجل قد اختار لک الشام ولعباده فجعلها لکم عزا ومحشرا ومنعة وذکرا من اراد الله به خیرا اسکنه الشام

(٢٩) نکال لیا گیا عمود اسلام میرے سر کے نیچے سے مجھ کو اس سے وحشت ہوئی پھر مین دیکھتا رہا اوسکو پس گاڑ دیا گیا وسط شام مین تو کہا گیا مجھسے کہ اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالے نے تمہارے لیے اور اپنے بندون کیلیے شام کو اختیار کیا ہی پس کر دیا تمہاری لیے عزت اور حشر اور حفاظت اور عبادت کی جگہ ہی

قد تكفل لي بالشام واهله (حم حب طب ك ص عن عبد الله ابن حوالة)

(٢١) يكون بالشام جند وبالعراق جند وباليمن جند فقال رجل يا رسول الله خرلي فقال عليك بالشام فان الله قد تكفل لي بالشام واهله (طب عن عبد الله بن زيد)

(٢٢) ستفتح على امتي من بعدي الشام وشيكا فاذا فتحتموها احتلتم فاهل الشام مرابطون الى منتهى الجزيرة رجالهم وصبيانهم ونساءهم وعبيدهم فمن احتل ساحلا من تلك السواحل فهو في جهاد ومن احتل ببيت المقدس وما حوله فهو رباط (كر عن ابي الدرداء)

(٢٣) رأيت عمودا من نور خرج من تحت راسي ساطعا حتى استقر بالشام (كر عن عمر)

(٢٤) رأيت عمود الكتاب انتزع من تحت وسادتي فذهب الى الشام فاولته الملك (طب وحمنه عن ابن عمر)

(٢٥) بينا انا نائم اذ رأيت عمود الكتاب احتمل من تحت راسي فظننت انه مذهوب به فاتبعته بصري فعمد به الى الشام الا وان الايمان حين تقع الفتن بالشام (حم طب حل عن ابي الدرداء)

جانا چاہیے اور وہاں میرا بھی اللہ تعالی تبارک نے میری کفالت کرلی شام اور اہل شام کیساتھ

(٢١) ایک لشکر شام مین ایک عراق مین ایک یمن ہوگا ایک آدمی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے لیے اختیار کر دیجیے فرمایا کہ اختیار کرنا تم شام کو اللہ تعالی نے میری شام اور اہل شام کیساتھ کفالت کرلی ہے۔

(٢٢) قریب ہے کہ بہت جلد شام فتح ہوگا میری امت پر میرے بعد جب ہم اوسکو فتح کرلین اور اسکو قیامگاہ بنالیوین تو شام کے رہنے والے مرابط ہین انتہای جزیرہ تک مرد اور بچہ اور عورتین اور غلام سب جو کسی ساحل مین شام کے ساحلو نمین سے ٹھہرا تو وہ جہاد مین ہے اور جو بیت المقدس اور اوسکے گرداگرد مین رہا تو وہ مرابط ہے۔

(٢٣) ایک نور کے کھنبے کو دیکھا مین نے کہ میرے سر کے نیچے سے روشن نکلا یہانتک کہ وہ قائم کیا گیا شام مین

(٢٤) دیکھا مین نے ایک کتاب کا کھنبا جو میرے تکیہ سے نکلکر شام تک پہنچا اسکی تعبیر بادشاہت کی دی۔

(٢٥) سوتے کیحالت مین مین نے دیکھا کھنبا کتاب کا میرے سر کے نیچے سے نکالا گیا تو خیال کیا مین نے کہ کہین لیجایا جارہا ہے مین نے اوسکو دیکھنا شروع کیا پھر وہ شام مین گاڑ دیا گیا آگاہ ہو کہ جب فتنہ واقع ہونگے تو ایمان شام مین ہوگا۔

امتی ولاتزال طائفة من امتی ظاهرین
علی الحق حتی یقاتلوا الدجال (نعیم بن
حماد فی الفتن کر عن معاویة بن قرة عن ابیه)
(۳۴) اذا فسد اهل الشام فلاخیر فیکم
ولاتزال طائفة من امتی منصورین
لایضرهم من خذلهم حتی تقوم
الساعة (حم ش ت * حسن صحیح * طب
حب عن معاویة بن قرة عن ابیه)
(۳۵) اذا فسد اهل الشام فلاخیر
فیکم (کر عن ابن عمرو) الخیر عشرة
اعشار تسعة بالشام وواحد فی سائر
البلدان والشر عشرة اعشار وواحد
بالشام وتسعة فی سائر البلدان فاذا
فسد اهل الشام فلاخیر فیکم
(الخطیب فی المتفق والمفترق
عن ابن عمرو) * وفیه ابو خلیفة الدمشقی
عن الوضین بن عطاء * قال احمد
ماکان به باس ولینه غیره *
(۳۶) انها ستفتح الشام فعلیکم بمدینة
یقال لها دمشق فانها خیر مدائن
الشام وهی مقیل المسلمین من
الملاحم وفسطاط المسلمین بارض
فیها یقال لها الغوطة ومعقلهم

مین خیریت باقی نرہیگی اور ہمیشہ ایک جماعت
میری امت کی حق پر غالب رہیگی یہانتک
کہ دجال سے لڑیگی۔
(۳۴) جب شام والے بگڑ جاوینگے خیریت تم مین
نرہیگی اور ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا رہیگا
کہ جسکو کوئی ذلیل کرنیوالا ضرر نہ پہونچاوے گا
یہان تک کہ قیامت
آجاویگی۔
(۳۵) جب شام والے بگڑ جاوینگے تو خیریت
تم مین نرہیگی خیر کے دس حصہ
ہین نو اُن مین سے شام کو دیے
گئے ہین اور ایک اون مین کا تمام
شہرون کو دیا گیا ہے اور شر
کے دس حصے ہین ایک شام
مین ہے اور باقی تمام
شہرون مین جس وقت
شام والے بگڑ جاوین تو تمہارے
لئے بہتری نہین ہے۔
(۳۶) یقینا عنقریب شام تم پر فتح ہوگا اختیار
کرنا تم ایک شہر کو کہ اسکو دمشق کہتے ہین وہ بہترین شہر
شام کے شہرون مین سے ہے اور وہ مسلمانون کے رہنے کی جگہ
ہو گی آخر وقت کی لڑائیون مین اور خیمہ گاہ
مسلمانون کا شام کی ایک زمین مین ہے جسکو

واعطاه نصيبه منها ومن اراد به شرا اخرج سهما من كنانته وهي معلقة في وسط الشام فرماه بها فلم يسلم في دنيا ولا اخرة (ابن عساكر عن عائشة)

(٣٠) لا تزال عصابة من امتي قائمة على امر الله لا يضرها من خالفها تقاتل اعداء الله فلما ذهبت حرب نشبت حرب قوم اخرين ويرفع الله تعالى اقواما ويرزقهم منه حتى تاتيهم الساعة هم اهل الشام (رحل عن ابي هريرة)

(٣١) لا تزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين على من ناواهم وهم كالاناء بين الاكلة حتى ياتي امر الله وهم كذلك قيل واين هم قال باكناف بيت المقدس (طب عن مرة البهزي)

(٣٢) لا تزال طائفة من امتي ظاهرين على الحق يقذف الله بهم كل مقذف يقاتلون فضول الضلالة لا يضرهم من خالفهم حتى يقاتلوا الاعور الدجال واكثرهم اهل الشام (كر عن ابي الدرداء)

(٣٣) اذا هلك اهل الشام فلا خير في

ساتھ اللہ بہتری کرنا چاہتا ہی تو اسکو شام مین ٹھہراتا ہی اور شام سے جو حصہ ہی وہ اسکو دیتا ہی اور جس کیساتھ اللہ برائی کرنا چاہتا ہی تو ترکش سے جو کہ وسط شام مین معلق ہی تیر نکالکر اسکو مارتا ہی پس سلامتی نہ ملی اسکو دنیا اور آخرت مین۔

(٣٠) ہمیشہ میری امت سے ایک جماعت اللہ کے حکم پر قائم رہیگی اسکو ضرر اسکے مخالف نہین پہونچا سکینگے اللہ کے دشمنون سے وہ قتال کرتی رہیگی ایک طرف سے لڑائی جاتی رہیگی تو دوسری قوم کیطرف سے لڑائی اٹھیگی اور اللہ مرتبہ بلند کریگا ایک گروہ کا اور رزق دیگا اللہ اونکو یہانتک کہ قیامت آجاوے یہ لوگ اہل شام سے ہونگے۔

(٣١) ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا حق پر قائم رہیگا غالب رہیگا انپر جو اسکی مخالفت کرینگے وہ مثل برتن کے ہونگے کھانیوالون کے درمیان یہانتک کہ اللہ کا حکم آجاوے وہ اسی حال مین ہونگے پوچھا گیا کہ وہ لوگ کہان ہونگے فرمایا کہ بیت المقدس کے گرداگرد۔

(٣٢) ہمیشہ ایک گروہ میری امت کا غالب رہیگا حق پر ہر عدو کو اللہ اونکی وجہ سے روک دیگا مقابلہ کرینگے وہ انتہائی گمراہیون سے ضرر اونکو اونکی مخالف نہ پہونچا سکینگے یہانتک کہ وہ قتال کریگا کانے دجال سے اکثر اس گروہ سے اہل شام کے لوگ ہونگے۔

(٣٣) جب اہل شام ہلاک ہوجاوینگے تو میری امت

وعلى ابواب انطاكية وما حولها وعلى ابواب دمشق وما حولها وعلى ابواب طالقان وما حولها ظاهرين على الحق لا يبالون من خذلهم ولا من نصرهم حتى يخرج الله كنزه من الطالقان فيحيي بهم دينه كما اميت من قبله (كر عن ابي هريرة) + وقال اسناده غريب والفاظه غريبة جدا

(۴۱) فسطاط المسلمين يوم الملحمة الكبرى بارض يقال لها الغوطة فيها مدينة يقال لها دمشق خير منازل المسلمين يومئذ (حم عن ابي الدرداء)

(۴۲) يوم الملحمة الكبرى فسطاط المسلمين بارض يقال لها الغوطة فيها مدائن يقال لها دمشق خير منازل المسلمين يومئذ (ك كر عن ابي الدرداء)

(۴۳) من تكفل لي ببيت في الغوطة بمدينة يقال لها دمشق من كبر مدائن الشام (كر عن معاذ)

(۴۴) من تكفل لي ببيت في الغوطة اتكفل له ببيت في الجنة (ابن عساكر

گرد اگرد اور انطاکیہ کے دروازون پر اور اُسکے گرد اگرد اور دمشق کے دروازہ پر اور اوسکے گرد اگرد اور طالقان کے دروازہ پر اور اوسکے گرد اگرد اور ہمیشہ غالب رہینگے حق پر کبھی اونکو پروا نہ ہوگی نہ ذلیل کرنیوالون کی نہ نصرت دینیوالون کی یہانتک کہ اللہ نکالیگا ایک خزانہ کو طالقان سے پس زندہ کریگا اپنے دین کو جیسا کہ مردہ ہوچکا ہوگا اوس کے قبل۔

(۴۱) خیمہ گاہ مسلمانون کا جنگ عظیم مین ایک زمین پر ہے جسکو غوطہ کہتے ہین۔ اور اوسمین ایک شہر ہے جسکو دمشق کہتے ہین یہ مقام بہترین جگہ ہے مسلمانون کے لئے اوس زمانہ مین۔

(۴۲) جنگ عظیم مین مسلمانون کا خیمہ گاہ وہ زمین ہے جسکو غوطہ کہتے ہین جسمین کئی ایک شہر ہین اوسکو دمشق کہتے ہین یہ مقام بہترین جگہ ہے مسلمانون کیلئے اوس زمانہ مین۔

(۴۳) کون کفالت کریگا میرے لئے ایک گھر کی غوطہ مین کہ جو اوس شہر مین ہے جسکو دمشق کہتے ہین اور وہ شام کے بڑے شہرون مین سے ہے۔

(۴۴) کون کفالت کریگا میری ایک گھر کی غوطہ مین کفالت کرونگا

من الدجال بيت المقدس ومعقلهم
من ياجوج وماجوج الطور (كر عن
جعفر بن محمد عن ابيه عن جده)
(۳۷) الا انها ستفتح عليكم الشام فعليكم
بمدينة يقال لها دمشق فانها خير
مدائن الشام وفسطاط المومنين
بارض منها يقال لها الغوطة وهي
معقلهم (ابن النجار عن عبد الرحمن
بن جبير بن نضير عن ابيه)
(۳۸) ستفتح عليكم الدنيا فاذا اخيرتم
المنازل فعليكم بمدينة يقال لها
دمشق فانها معقل المسلمين من
الملاحم وفسطاطها منها بارض يقال
لها الغوطة (حم عن رجال من الصحابة)
(۳۹) لاتزال عصابة من امتي
يقاتلون على ابواب دمشق وما حولها
وعلى ابواب بيت المقدس وما حولها
لا يضرهم خذلان من خذلهم
ظاهرين على الحق الى ان تقوم الساعة
(ع وعبد الجبار بن عبد الله الخولاني
في تاريخ داريا وابن عساكر عن ابي هريرة)
(۴۰) لاتزال طائفة من امتي يقاتلون
على ابواب بيت المقدس وما حولها

غوطہ کہتے ہین لشکرگاہ مسلمانون کا دجال
کے مقابل بیت المقدس ہی اور لشکرگاہ اونکا
مقابل مین یاجوج ماجوج کے طور ہی۔
(۳۷) آگاہ رہو کہ عنقریب تم پر فتح ہوگا
شام تم اختیار کرنا اوس شہر کو
جسکو دمشق کہتے ہین وہ شام کے بہترین
شہرون مین سے ہے اور خیمہ گاہ
مسلمانون کا شام کی ایک زمین ہے
کہ جسکو غوطہ کہتے ہین۔
(۳۸) عنقریب دنیا تمہارے اوپر فتح ہوجاویگی تو اگر تم اپنے
قیام گاہ منتخب کرنا چاہو تو تم اختیار کرو اوس شہر کو
جسکو دمشق کہتے ہین اسواسطے کہ وہ قیام گاہ مسلمانون
کا ہی آخر وقت کی لڑائیون مین اور خیمہ گاہ لڑائیونکا
شام مین سے وہ زمین ہوگی جسکو غوطہ کہتے ہین۔
(۳۹) ہمیشہ ایک گروہ میری امت
مین سے ہوگا جو قتال کریگا دمشق کی
دروازون پر اور اسکے گرداگرد اور بیت
المقدس کے دروازون پر اور اسکے گردا
گرد جو اونکو ذلیل کرنا چاہے وہ ضرر
نہین پہونچا سکتا ہی حق پر غالب رہینگے وہ
ہمیشہ قیامت تک۔
(۴۰) ہمیشہ ایک گروہ میری امت مین سے
قتال کریگا بیت المقدس کے دروازون پر اور اسکے

في الجنة حيث شاؤا (حم عن انس)
واورده ابن الجوزي في الموضوعات
ورد عليه ابن حجر في القول المسدد
وذكر له شواهد

(۴۸) طوبى لمن اسكنه الله تعالى احدى
العروسين عسقلان او غزة (فر عن
ابن الزبير)

(۴۹) رحم الله اهل المقبرة تلك
مقبرة تكون بعسقلان (ص عن
عطاء الخراساني بلاغا)

(۵۰) من رابط بعسقلان يوما و ليلة
ثم مات بعد ذلك بستين سنة مات
شهيدا وان مات في ارض الشرك
(حمزة في تاريخ جرجان وابن عساكر
عن ابي امامة)

(۵۱) ليبعثن الله تعالى من مدينة
بالشام يقال لها حمص سبعون الفا
يوم القيامة لا حساب عليهم ولا
عذاب مبعثهم فيما بين الزيتون
والحائط في الترب الاحمر منها
(حم طب ك عن عمر)

(۵۲) يا اباذر اذا بلغ البناء سلعا
فاخرج منها نحو الشام ولا ارى

خلاف نہین کرنیوالا ہے پس کہیگا اللہ تعالی کہ
سچ کہتے ہین میرے بندے نہلاؤ انکو سفید
نہر مین پس نکلینگے صاف سفید اور مین سے
پس لطف اٹھائینگے وہ جنت مین جسطرح چاہین۔

(۴۸) خوشخبری ہو اوس شخص کو کہ جسکو
اللہ نے ٹھہرایا اپنی دونون دولہنون عسقلان
اور غزہ مین سے کسی مین۔

(۴۹) رحم کرے اللہ تعالی
مقبرے والون پر وہ مقبرہ
عسقلان مین ہوگا۔

(۵۰) جسنے بنیت جہاد قیام کیا عسقلان مین
ایک دن ایک رات پھر
مرا وہ ساٹھ برس بعد
تو وہ شہید مرا اگرچہ مرا ہو
کفرستان مین۔

(۵۱) یقینا اٹھائے گا اللہ جل شانہ شام کے
شہرونمین سے کہ جسکو حمص کہتے ہین ستر ہزار آدمی
قیامت کے دن کہ جنپر نہ حساب ہوگا نہ عذاب
اوٹھنے کی جگہ اونکی درمیان جبل زیتون اور
حائط اور اوس باغیچہ کے ہوگی جو سرخ
مٹی کی جگہ پہ ہوگا۔

(۵۲) ای ابوذر جبکہ پہونچے آبادی سلع تک
پس تو نکل جا وہان سے شام کیطرف اور مین نہین

عن الوضين بن عطاء) ✦ وقال هذا
منقطع وفيه من يجهل حاله ✦

(۴۵) ستفتح عليكم الدنيا فاذا اخترتم
المنازل فعليكم بمدينة يقال
لها دمشق فانها معقل المسلمين
من الملاحم وفسطاطها منها بارض
يقال لها الغوطة (حم عن رجال
من الصحابة)

(۴۶) عليك بالشام واهله ثم الزم
من الشام عسقلان فانها اذا دارت
الرحى في امتى كان اهلها في راحة
وعافية (قسط والديلمي عن
ابن عباس)

(۴۷) عسقلان احد العروسين يبعث
منها يوم القيامة سبعون الفا بغير
حساب عليهم ويبعث منها خمسون
الفا شهداء وفودا الى الله وبها صفوف
الشهداء رؤسهم مقطعة في ايديهم
تثج اوداجهم دما يقولون ربنا واتنا
ما وعدتنا على رسلك ولا تخزنا يوم
القيامة انك لا تخلف الميعاد فيقول
صدق عبيدي اغسلوهم بنهر البيضة
فيخرجون منها نقيا بيضاء فيسرحون

مین اوس کے لیے جنت مین
ایک گھر کی۔

(۴۵) عنقریب تمہارے اوپر دنیا فتح ہوگی اور
جب اختیار کرو تم اپنی لیئے کسی جگہ کو تو اختیار کرو
اوس شہر کو جسکو دمشق کہتے ہین پس جنگ عظیم
مین وہی رہنے کی جگہ ہوگی مسلمانون کی اور
خیمہ گاہ ہوگا وہ شہر جس کو غوطہ
کہتے ہین۔

(۴۶) اختیار کرو تم شام کو اور اوسکے اہل
کو پھر اختیار کرو تم شام مین سے عسقلان کو
اسواسطے کہ جب جنگ کی چکی پھریگی میری
امت پر وہان کے رہنے والے راحت اور
عافیت سے ہونگے۔

(۴۷) عسقلان دو دولہنون مین سے ایک دولہن ہے
کہ مبعوث کیے جائینگے وہان سے قیامت کے دن ستر ہزار
آدمی بغیر حساب کے اور مبعوث کیے جائینگے وہان سے قیامت
کے دن پچاس ہزار شہید کہ جو اللہ کی جانب
وفد ہونگے اور وہان چند صفین شہیدونکی ہونگی
جنکے سر کٹے ہوے اونکے ہاتھون مین ہونگے اور
اونکی گردنون کی رگون سے خون اُبلتا ہوگا
اور یہی کہتے ہونگے کہ اے اللہ دے تو ہمکو وہ کہ وعدہ
کیا ہے اپنے رسولون کے ذریعہ سے اور ہمکو لوگون
کو قیامت کے دن ذلیل نکر تو اپنے وعدہ کے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہ و آلہ
مسئلہ قربانی کی بابت حضرت استاذ الاساتذہ مولانا عبد الباری صاحب مدظلہ
نے جو رائے قائم کی اُسکو انصاف سے دیکھنے والا سمجھ سکتا ہے کہ بالکل احکام شرعی
کے مطابق ہے مگر اکثر حسادنے طرح طرح کے الزامات تراشے ہیں اسواسطے ہمنے
مثل مسئلہ ہجرت کے مولانا ممدوح مدظلہ کے اُن سب خیالات
و مضامین کو جو مختلف اوقات مین شائع ہوئے ہین شروع سے آخر تک جمع کر دیا ہے تاکہ
دیکھنے والا سمجھ لے کہ نہ تو خلاف شرع کوئی رائے قائم کی گئی ہے نہ کوئی رائے قائم کر کے رجوع
کیا گیا ہے نہ اسکی ضرورت ہے ساتھ اسکے اتحاد ہندو و مسلم کے مضبوط کرنے کے لیے قربانی
گائے کے مسئلہ سے زیادہ اہم کوئی مسئلہ نہین معلوم ہوتا ہے اسلیے بھی اشاعت مناسب ہے
تاکہ مراد صاف ہو جاوے اسواسطے کہ دل سے جو بات ہوتی ہے وہ پائدار ہوتی ہے۔ خاکسار شاہد علی عفا اللہ عنہ

از رسالہ مسلمان و رہوم رول مرتبہ مولوی محمد سلامت اللہ صاحب مدظلہ فرنگی محلی

مطبوعہ فخر المطابع لکھنؤ ماہ نومبر ۱۹۱۷ء

ایک جماعت وہ تھی جو مسلمان تو ہو گئی تھی مگر اپنی جہالت اور مسلمان بادشاہون
اور علماء کی سہولت سے اُنکے اور ہندوون کے درمیان صرف گائے کا فرق تھا اس
خلیج کو مٹانے کی ہر طرح کوشش کی گئی اور برابر کی جاتی تھی تاکہ وہ مسلمان جو صرف
گائے کے گوشت کے مسلمان ہین اُنکو اپنے مین جذب کر لینا آسان ہو اگر ایسا نہین ہے
تو وہ لوگ جو گائے کا خود ہی گوشت کھاتے ہین اور وہ گائین جو سوائے بقرعید کے
ذبح کی جاتی ہین اُنکے ساتھ اسقدر مخالفت کیون نہین کی جاتی جسقدر بقرعید کی
گائے پر فساد برپا ہوتا ہے اُسکے ترک کرانے کی فکر ہے کہتے ہین کہ اگر مسلمانون کے

امراء لك لا يعولوا بينك وبين الله
قال فاخذ سيفي فاضرب به قال
لا ولكن تسمع وتطيع ولو لعبد حبشي
(ك هق في الدلائل وابن عساكر
عن ابي ذر)
(۵۳) اذا رأيت البناء قد بلغ سلعا
فاغز بالشام فان لم تستطع فاسمع
واطع (ابن منده كر عن ابي اسيد
الانصاري) و قال (كر) فاغز يعني اقو
قال وفي رواية والحق بالشام يجند
الناس اجنادا جند باليمن وجند
بالشام وجند بالمشرق وجند بالمغرب
عليكم بالشام فانها صفوة الله من
بلاده يسوق عليها صفوته من عباده
عليكم بالشام فان الله قد تكفل لي
بالشام واهله فمن ابى فليلحق بيمنه
(طب عن عبد الله بن زيد)

الفقير
محمد عبد الباری
عفا الله عنه

تمھارے امیرونکو دیکھتا ہون مگر یہ کہ وہان
جانے سے روکین گے کہا ابو ذر نے کہ کیا مین
اپنی تلوار لیکر اونسے کشت و خون کرون آپنے فرمایا
نہین لیکن یہ کہ اونکی بات سنو اور اطاعت کرو اگرچہ
ایک غلام حبشی کی اطاعت کیون نہو۔
(۵۳) جب دیکھو تم آبادی کو کہ پہنچگئی ہے سلع
تک پس عزم کرو شام کا اور اگر نہین استطاعت
رکھتے ہو پس سنو اور فرمانبرداری کرو اور ایک روایت
مین ہے کہ چلا جا تو شام مین لوگ چند لشکر ہوجاینگے
ایک یمن مین ایک شام مین ایک مشرق مین ایک
مغرب مین پس اختیار کرو تم شام کو اسواسطے کہ
اللہ کے چیدہ شہر زمین سے ہے اور اپنے اچھے بندونکو
اوس طرف لیجاتا ہے بیشک اللہ نے
کفالت کر لی ہے میری شام اور
اہل شام کے ساتھ پس جو شخص
انکار کرے شام مین جانے سے اوسکو
چاہیے کہ اپنے یمن جاے۔

مترجم
شاہد علی عفا اللہ عنہ
ذی الحجہ یوم دوشنبہ ۱۳۳۸ھ

شمس المطابع لکھنؤ مین شمس الدین پرنٹر نے چھاپا اور جناب مولانا محمد برکت اللہ صاحب رضا نے فرنگی محل لکھنؤ سے بماہ نومبر ۱۹۲۰ء شائع کیا

اشاعت موصول ہوئی ہی جسمین مولانائے موصوف نے اپنے تار بنام ....
کے مضمون کی کافی تشریح فرمائی ہی۔ لہذا اس بحث پر جو تحریرین ہمارے پاس
موجود ہین وہ درج نہ کی جائینگی۔ ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
حامدا و مصلیا و مسلما

مکرمی دام مجدہم۔ السلام علیکم
گاے کی قربانی کے متعلق طرح طرح کے خیالات ظاہر کیے جارہے ہین۔ میرے
تار کے عجیب عجیب معانی پیدا ہورہے ہین مینے خود اسکی وضاحت کردی اور
آپ کا شکرگذار ہون کہ آپ نے بھی اسکو صاف کردیا جسکے بعد چاہیے تھا کہ جو
شبہات کیے جارہے ہین نہ کیے جاتے مگر برخلاف اسکے تحریرسے اور زبانی بھی اسکے
بابت استفسارات ہورہے ہین اسواسطے بیان واضح عرض کرتا ہون
گاے کی قربانی کے بارہ مین مویدالاسلام کی گذشتہ کارروائیان شاہد
ہین کہ ہم لوگ کیا راے رکھتے ہین مذہبی شعار کو کسی دباؤ یا مروت سے نہین
چھوڑ سکتے ہین مین نے اپنی طرف سے کبھی گاے کی قربانی سین کی ہے اپنے اعزہ
کی طرف سے کرتا رہا ہون اور یہی طریقہ مسنون ہی میرے محلہ مین مجموعی طور پر شہر کے
سب جگہون سے زیادہ گاے کی قربانی بطور اضحیہ کے ہوتی ہی۔
مین نے نہ تو اپنا ارادہ ظاہر کیا ہی نہ اپنے ہم مذہب لوگونکا کہ وہ قربانی نہ کرینگے
نہ وعدہ کیا ہی نہ کسیکو مشورہ دیا ہی نہ فتویٰ ہی بلکہ بطور اثر اتحاد کے تخمینی طور پر
ایک راے ظاہر کی ہی وہ بھی خدا کی مشیت پر محمول رکھا ہی میرا خیال ہی کہ اگر
اتحاد قائم رہا اور اسی طرح رواداری مذہبی ہوئی تو گاے کی قربانی مین اہمیت باقی
نرہے گی از خود موقوف ہوجائیگی مذہبی طور پر جو شے محرک ہی وہ اسکا پرستش ہونا
اور قربانی نہ کیے جانے پر اصرار ہونا ہی یہ بات جاتی رہے تو گاے کی قربانی مین
کوئی اہمیت باقی نہین رہتی ہی بلکہ سات آدمیون کا ایک گاے کرنا اتنا افضل نہین

یہان قربانی گاے کی چھوڑ دیجاوے تو پھر ہر جگہ سے قربانی گاے کی موقوف کرا دیجاویگی۔ ہم کہتے ہین کہ اگر سرکاری طور سے جو گائین ذبح کی جاتی ہین وہ موقوف کرا دیجاوین تو پھر مسلمانون کو بھی مذہبی رسم کے چھوڑنے پر مجبور کیا جانا ممکن ہی ورنہ مذہبی رسم کا چھوڑانا اور شعائر اسلام کا مٹانا زیادہ مشکل ہی۔

نقل از اخبار ہمدم مطابق ۲۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۹ء

مولانا عبدالباری صاحب کا تار مسٹر گاندھی کو

مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ نے حسب ذیل برقی پیام ۱۴۔ اپریل کو مسٹر گاندھی کے نام بھیجا ہی۔ آپکا استقلال ہندو مسلم اتحاد کے لیے ایک یادگار ہی اگر خدا نے چاہیگا تو گاے آیندہ قربان نہ کی جاویگی۔ خدا اس اتحاد مقصد کو کامیاب کرے۔

نقل از اخبار ہمدم مطابق ۱۲۔ رجب المرجب ۱۳۳۷ھ یوم چہار شنبہ

از کیفیت سفر اجمیر شریف

یہ ضرور ہی کہ اتحاد خدا کی حکمت بالغہ سے ایک حکمت کا کرشمہ ہی اسکے اثر سے خواہ مخواہ اگر خدا نے چاہا ایک دوسرے سے رواداری کا برتاؤ ہوگا اور گاے کی قربانی از خود چھوڑ سکتے ہین اسی مطلب کا تار بھی مین نے خادم قوم گاندھی صاحب کو دیا ہی۔

نقل از اخبار ہمدم جلد ۴ نمبر ۱۰۵۔ ۸ مئی ۱۹۱۹ء مطابق ۷ شعبان المعظم ۱۳۳۷ھ یوم پنجشنبہ

مباحث ملیہ و علمیہ

مولانا عبدالباری صاحب کے مضمون تار کی تشریح خود مولانا کی طرف سے"

مندرجۂ ذیل تحریر ہمکو جناب مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ کی طرف سے بغرض

کے کہنے سے قربانی گاؤ ترک نہین کی بلکہ خود بڑے غور وخوض کے بعد چھوڑی اگر مجھسے مہاتماجی کہتے بھی تو مین ہرگز نہ چھوڑتا مین مذہب کا پابند ہوکر اُنکی عظمت کرتا ہون مسلمان رہکر اتحاد پیدا کرنے مین کوئی نقص نہین ہموطنی کا خیال لازم ہے ان کے اخلاق نے یہ بات میرے ذہن مین پیدا کردی۔ سوال یہ ہے کہ ہم مسلمان اور سچے مسلمان رہکر ہندؤن سے اتحاد رکھ سکتے ہین یا نہین۔ مین کہونگا کہ یقیناً موجودہ مشکل زمانہ مین غیر مسلم کی ہمدردی کو خرق عادت سمجھتا ہون اور ہندؤ نہین اسکی نظیر دی جاسکتی ہے وہ مہاتما گاندھی کی ذات ہے کانپور مین مجھسے کسی نے کہا کہ اگر ہندو اپنے مقصد مین کامیاب ہوئے تو گائے کی قربانی چھٹ جاے گی گویا وہ یہ ہندؤن کی موجودہ ہمدردی محض گائے کی قربانی چھڑانے کے لیے ہے مین نے اُن سے یہ کہا کہ زبان سے نکالنے کی بات نہین ہے بتدریج خود بخود چھوٹ جائیگی۔ مین کہتا ہون جو لوگ گائے پر کٹ مرتے ہین اُنکو خیال نہین آتا کہ گائے خلیفۃ المسلمین کے مقابل کیا وقعت رکھتی ہے خلیفۃ المسلمین کے لیے تو قربان نہین ہوتے۔

نقل از اخبار کانگریس دہلی ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۲۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۸ھ یوم پنجشنبہ جلد ۳ نمبر ۱۳ اسہارنپور مین ہندو و مسلم کا اجتماع اور مولانا عبدالباری صاحب کی تقریر

قربانی گاؤ مجھسے گاندھی صاحب نے یا کسی ہندو نے گائے کی قربانی ترک کرنیکی خواہش نہین کی مگر مین دلی اتحاد کرنے کی غرض سے اُنکی دل آزاری کو پسند نہین کرتا ہو ان مسلمانونکی سیاسی جماعت اور ملکی رہنماؤن نے مسلم لیگ مین قربانی گاے یوم الاضحیٰ مین کمی کرنے کی راہ منظور کی ہے مجھے اپنے مسلمان بھائیون سے کہنا ہے کہ یہ بہت مناسب ہے اگر ممکن ہو تو افضل اختیار کیجیے اضحیہ مین فی کس ایک جانور قربانی کیجیے جس سے ثواب

[illegible]

ہو گرفت نہوگا صلح حدیبیہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصلحۃً لفظ رسول اللہ کو اپنے دست شریف سے مٹادیا ظاہر کرکے بھی

جانی نقصان قربانی کرتا ہی اقتصادی لحاظ سے تحمل کی صورتین اگر نکل آئین تو بھی قربانی گاے کی اہم نہین رہتی ہو اب برادران ہنود کی مرضی پر ہی کہ اگر وہ قربانی گاے کی موقوف کرانا چاہتے ہین تو ایسی مکافات کردین کہ از خود مسلمان گاے کی قربانی ترک کردین یہ امر مشکل نہین ہی اگر چند سمجھدار اشخاص فریقین کے جمع ہو جائین اور اقتصادی طور پر غور کرلین تو بآسانی وہ صورت طی ہو سکتی ہی جسکے اختیار کرنے سے گاے کی قربانی چھوٹ سکتی ہی مجھے اکثر اہل الراے حضرات نے ایسی صورتین تحریر کرکے اطلاع دی ہی بعض اہل علم مسئلہ سود کو پیش کرتے ہین بعض زبان کو بعض تعلیمی سہولتون کو بعض بوقت مراسم اہل اسلام سنکھ و پوجا وغیرہ کو پیش کرتے ہین مگر مین اسے مشورے کے بعد طی کرنا پسند کرتا ہون مین چاہتا ہون کہ مسلمان حدود مذہب کے اندر رہ کے اتحاد کو مستحکم و مضبوط کرلین خدا سے اسکی پوری توقع ہی کہ وہ اتحاد کی تمام صورتین آسان کرنے والا ہی سرکاری ضرورت کے متعلق مین مقام دم زدن نہین سمجھتا ہون ؎

امور مملکت خویش خسروان دانند   گداے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

مگر خدا کی قدرت سے وہ بھی باہر نہین ہی اللہ کی مشیت اُسپر بھی غالب ہی والسلام

فقیر محمد قیام الدین عبد الباری عفا اللہ عنہ

نقل از اخبار آفتاب لاہور از تقریر آل انڈیا خلافت کانفرنس دہلی مطابق ۲۸ دسمبر ۱۹۱۹ء

ایک بات کا ذکر ضروری ہی حضرات مسئلہ قربانی کے متعلق اُنھون نے اپنے خیالات مجھپر ظاہر کیے مین مسئلہ گاوکشی بہت اچھی طرح سمجھے ہوے ہون مین نے گاندھی صاحب

دوسرے کی مزاحمت کررہے ہین انکی موت ہماری حیات ہماری موت انکی حیات ہی
کون اپنی موت دوسرے کی حیات کے لیے اختیار کریگا مگر ہم بھی مجبور ہین کر شرع کے
پابند ہرگز کسی ایسے فیصلہ کو منظور نہین کرنے دینگے جو مذہبی احکام کے خلاف ہو ہمسم کو
توقع ہی کہ آپ حضرات جس طرح ہم سے ملنے آئے ہین اسی طرح مساعی اسلامیہ مین معین
ومددگار ہونگے اور سب متحد ہوکر کام کرینگے۔ مجھے بڑی مسرت ہی کہ ہندو اور مسلمانون کا
اتحاد ہوگیا ہین اسکے برقرار رہنے کا ہمیشہ ساعی رہونگا اس ہین فریقین کی بہودی ہی
اب مجھے معاف کیجیے کہ مین تقریر کا عادی نہین ہون۔

نقل از ہمدم مطابق ۲۰ فروری ۱۹۲۰ء۔ نقل تحریر اصلاحی دستخط شدہ ہر دو فریق

مسلمانان بمبئی کا یہ جلسہ مسلم لیگ کے سفارشی ریزولیوشن متعلق قربانی گاؤکی اصلاح کے لیے
جس سے کہ عام مسلمانون مین مذہبی نقطہ خیال سے سخت بیچینی و تشویش ہوگئی ہی یہ تجویز پیش کرتا ہی
بقرعید مین گاے کی قربانی مسلمانون کے مذہبی شعائر اللہ مین داخل ہی اسکے روکنے کا
کسی کو حق و مجاز حاصل نہین ہی ہندو بھائیون کو روزانہ ذبح پر نظر کرتے ہوے مسلمانون
کے مذہبی سالانہ قربانی کو باعث دلشکنی تصور نہ کرنا چاہیے۔ (نوٹ مولانا صاحب)
مجھے اس سے اتفاق ہی۔

مسلمانون کو بھی ہندو مسلمانون کے اتحاد پر نظر رکھتے ہوے اپنے مذہبی قربانی کو
اس خوبی و خوش اسلوبی سے ادا کرنا چاہیے جس سے ہندوؤنکا دل نہ دکھے (نوٹ مولانا صاحب)
اس سے بھی اتفاق ہی۔

روزانہ گاؤکشی پر نظر رکھتے ہوئے جو مسلمانان ہند ہندو نادان بھائیون کے ہاتھ

زائد ہو مسلمانون کو شعار مذہبی کا لحاظ رکھنا چاہیے۔ مین نے بارہا کہا اور پھر کہتا ہون کہ خلیفۃ المسلمین جس مرتبہ کا شعار دین ہی اُسکے لحاظ سے مین قربانی گاے کو قربان کرسکتا ہون اسمین شک نہین ہی بعض ناواقف مسائل شرعیہ سے اُسکو زیادہ اہمیت دیتے ہین مین جانتا ہون روکنے سے اُسکا انجام دینا ضروری ہوجاتا ہی۔ مینے اپنے اکابر کے فتوے تعمق سے دیکھے ہین مگر پھر بھی مسلمانون کے لیے ممکن ہی کہ اضحیہ مین گائے کی قربانی کے بجائے دوسرے جانور قربانی کرین۔

بلکہ بعض صورتون مین تو دوسرے جانورون کی قربانی متعین ہوجاتی ہی ساتھ ہی اسکے مین برادران ہنود سے عرض کرتا ہون کہ اتحاد خلوص سے ہوگا۔ گاے کی قربانی مین بہت ضد و شدت اُسکے حکم کو بدل دیتی ہی شعار مذہبی برقرار رکھنے کے باعث ضروری ہوجاتی ہی بعض غریب لوگ نفلاً اُسکو ادا کرتے ہین اُنکو استطاعت بکری کی قربانی کی نہین ہی اُنپر جبر نہ کرنا چاہیے ہمکو یقین ہی کہ ہم سے کوئی معاوضہ ہمارے ساتھ ہمدردی کا خصوصاً مسئلہ خلافت مین ہمارے برادران وطن نہین چاہتے نہ اُنکے اخلاص کا یہ عوض ہی کہ ہم اُنکو اجیر فرض کرکے اُنکا بدلہ دین ہمارے دل مین اُن کے اخلاص نے گھر کرلیا ہی اسواسطے اُنکو ہمارے مشکلات مد نظر رکھنا چاہیئے۔ ہم دل سے اُنسے متحد ہونا چاہتے ہین، ہم پہلے مسلمان ہین پھر ہندوستانی اسواسطے ہم یقین دلاتے ہین کہ حدود اسلام کے اندر رہکر ہم ہر امر ہندوؤن کی مرضی کے موافق کرسکتے ہین اُسکے لیے تیار ہین گائے کی قربانی بقرعید کے دن کبھی کبھی ہوتی ہی اگر ہنود مستعد ہوجاوین تو ہم اُنکے ساتھ شریک ہوکر کسرت کی قربانی کم کرانے مین ہر طرح کوشش کرنے کو آمادہ ہین مین تو اسکو بھی ایک جہاد سمجھتا ہون کہ اقتصادی نقصان اعداے دین کو اس سے پہونچیگا ورنہ چند غریب مسلمان بھائیون سے اگر قربانی چھوڑا دی گئی تو کوئی بڑی بات نہین ہی مجھے صاف کہدینا ہی کہ مین قانون اور مذہب کے مقابلہ کی صورت مین مذہب کو مقدم سمجھتا ہون جبکہ حیلۂ شرعی اختیار کرکے بھی قانون کی موافقت نہین کرسکتا مجھے معلوم ہی کہ برطانیۂ عظمیٰ کے وزراء اور ہم لاچاری سے ایک

وحضرت اخی فخر المتاخرین مولانا محمد عبدالحی رحمہم اللہ کے احکام کی طرف توجہ دلائی ہی لہذا عرض ہی کہ جو مسلک مین نے اختیار کیا ہی وہ اُن لوگون کے خلاف نہین ہی میرا مقصد یہ ہی کہ گائے کی قربانی واجب نہین ہی مباح ہی اُس سے افضل دوسرے جانورون کی قربانی ہی۔ جو شخص حلت قربانی ولحم کا اعتقاد کرتا ہوا ترک قربانی کرے تو اُسکو اختیار ہی اور محض فتنہ وفساد کے غرض سے قربانی گائے نہ کرنا چاہیے۔ ہان اہل ہنود اگر قربانی گائے کو جبر سے چھڑوانا چاہین تو پھر اُسکو قائم کرنے کی پوری فکر کی جاوے اُنکے جبر سے یہ شعار مذہبی ترک نہ کرنا چاہیے میرے نزدیک تو ذبح بقر مطلقاً ایک امر ہی اور اضحیہ مین قربانی بقر مخصوص ہی جو شخص مطلقاً گائے کی قربانی کی ممانعت نہ کرے صرف اضحیہ مین مستطیع کو اہل قربانی کریکا مشورہ دے وہ شعائر اسلام مین رخنہ انداز نہین سمجھا جائیگا مین ذاتی خود قربانی چھوڑ دی اور مجھے ترک قربانی مین مصلحت دینی بھی پیش نظر ہی اور انما الاعمال بالنیات حدیث صحیح قریب متواتر ہی مجھے تعجب ہی کہ پڑھے لکھے لوگ مجھپر اس قسم کے الزامات دیتے ہین ملاحظہ فرمایئے فتاوی حضرت اخی معظم مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ امر اول گائے کی قربانی مباح ہے۔ آگے جسقدر جوابات آتے ہین ان سب سے اس دعوے کا ثبوت ہوتا ہے

امر دوم گائے کی قربانی سے دوسرے جانور کی قربانی افضل ہی۔ **استفتاء** (نمبر ۲۶۵) صفحہ ۲۰۲) قربانی اونٹ کی بہتر ہے یا گاؤ کی بینوا توجروا۔ **ہو المصوب** اونٹ کی بہتر ہے واللہ اعلم بالصواب حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

محمد عبدالحی رح ابو الحسنات

الجواب صحیح واللہ اعلم۔ حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب عفا اللہ عنہ

محمد عبدالوہاب

(جلد دوم کتاب الاضحیہ فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۰ھ)

سے مظالم و مصائب اٹھاتے چلے آئے ہین ہندو لیڈرون و نیشنل کانگرس کو اہل ہنود کی ایسی ناجائز حرکات کو روکنے کے لیے دل و جان سے کوشش کرنا چاہیے اور مسلمانون کو ایسی بلائے ناگہانی سے جنکا اکثر موقع قربانی پر مسلمانون کے سر پر نزول ہوا کرتا ہی آیندہ کے لیے محفوظ ہونے کا اطمینان دلانا چاہیے تاکہ ہندو مسلمانون کے اتحاد و اتفاق مین تفرقہ نہ پڑے (نوٹ مولانا صاحب) اس سے بھی اتفاق ہی

ہندو یا مسلمانون کو ایک دوسرے کے مذہبی امور یا مراسم مذہبی مین جزئی یا کلی اشارۃً یا کنایۃً بالکل کسی قسم کے دخل دینے کی ہرگز ہرگز کوشش نکرنی چاہیے تاکہ اتحاد باہمی ہندو و مسلمانان ہند قائم رہے مولانا نے ذیل کا مضمون بڑھایا ہی جس سے لفظاً لفظاً مجھے بھی اتفاق ہی۔ وھوھذا۔

مین بحیثیت مذہبی خدمت کے مجبور ہون کہ رواسم شرک کے مٹانے مین اور ایسے مین دخل دینے مین کوئی موقعہ فروگذاشت نہین کرسکتا چاہے ہندو مسلم اتحاد رہے یا نہ رہے ہندو مسلم اتحاد واسطے فوائد اسلام ہی نہ کہ واسطے تخریب اسلام (جزاك الله نعم الجزاء) تمدنی معاملات مین ہندو مسلمانون کے ایک ہونے کی اشد ضرورت جسکو سب محسوس کرتے ہین تب ہی پوری ہوسکتی ہی جبکہ معاملات مذہبی مین کسی قسم کی کسی طرف سے دست اندازی نہ کیجاے (نوٹ مولانا صاحب) مجھے پورا اتفاق ہے۔

فقیر شاہ عبد الحلیم بہاری مورخہ ۳۱- جنوری ۱۹۲۰ء فقیر محمد عبد الباری عفا اللہ عنہ

نوٹ- اس مضمون کے جزو اول سے مولانا ممدوح نے اتفاق نہین کیا ہے نہ اُن دفعات سے کہ جن سے اتفاق کیا گیا ہی کبھی مخالفت کی گئی ہی جو یہ صحیح ہو کہ مولانا ممدوح نے رجوع کیا ہی۔ اور مسلمانان بمبئی کے جس جلسہ کا حوالہ دیا گیا ہی یہ بالکل واقعہ غلط ہے کوئی ایسا جلسہ نہین ہوا ہی۔ کمترین شاہد علی عفا اللہ عنہ

نقل خط حضرت مولانا مولوی عبد الباری صاحب مد ظلہ العالی

مکرمی دام مجدہٗ! السلام علیکم۔

آپ نے مسئلہ قربانی گاے کے بارہ مین حضرت ابی مولانا الحاج محمد عبد الوہاب

امر چہارم بہ نیت فتنہ و فساد قربانی گائے نہ کرنا چاہیے

نمبر ا صفحہ ۱ استفتا۔ کیا فرماتے ہین علماے مذہب حنفیہ اس بارہ مین کہ گاؤکشی کوئی ایسا امر ہے جسکے نہ کرنے سے کوئی شخص دین اسلام سے خارج ہو جاتا ہی یا اگر کوئی شخص معتقد اباحت ذبح ہو مگر کوئی گاؤ اُسنے ذبح نکی ہو یا گاؤ کا گوشت نہ کھایا ہو ہر چند کہ اکل اُسکا جائز جانتا ہی تو اُسکے اسلام مین کچھ فرق نہ آئیگا اور وہ کامل مسلمان رہیگا گاؤکشی کوئی واجب فعل ہی کہ جسکا تارک گنہگار ہوتا ہی یا اگر کوئی شخص گاؤکشی نہ کرے صرف اباحت ذبح کا دل سے معتقد ہو تو وہ گنہگار نہوگا جہان بلا وجہ اِس فعل کے ارتکاب سے شورانِ فتنہ و فساد ہو اور مورث ضرر اہل اسلام ہو اور کوئی فائدہ اِس فعل پر مرتب نہو اور عملداری اہل اسلام بھی نہو تو وہان بلا وجہ اگر اس فعل سے کوئی باز رہے تو جائز ہی یا کہ بلا سبب اسی حالت مین بقصد اثارۂ فتنہ و فساد ارتکاب اِس فعل کا واجب ہی۔

هوالمصوب۔ گاؤکشی واجب نہین تارک اسکا گنہگار نہوگا اور جو شخص معتقد اباحت ہو اور گوشت اُسکا نہ کھاتا ہو اور نہ ذبح کرتا ہو اُسکے اسلام مین فرق نہین آئیگا ہان جو گاؤ کو معظم سمجھکر ذبح نہ کرتا ہو یا اُسکے ذبح کو بُرا سمجھتا ہو اُسکے اسلام مین فتور ہوگا اور بقصد اثارۂ فتنہ گاؤکشی نہین چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہان فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلامت اعتقاد کے احتراز اولی ہی واللہ اعلم

حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی و الخفی

محمد عبد الحی ابو الحسنات

(فتاوی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ جلد اول کتاب العقائد مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ ۱۳۲۰ھ)

امر پنجم ہندؤن کے روکنے سے نہ رکنا چاہیے

نمبر ۲۶ صفحہ ۱۸۷ استفتا۔ سوال حضرات علماسے کہ جنکے مواہیر اس پرچہ مین ثبت ہین استفسار ہی کہ اس جواب مین آپ کی مراد اس جملہ سے کہ بقصد اثارت فتنہ گاؤکشی نہین چاہیے بلکہ ایسے مقام پر کہ جہان فتنہ کا ظن غالب ہو باوجود سلامت اعتقاد کے احتراز اولی ہی کیا مراد ہو آیا یہ مراد ہی کہ ابتدائے فتنہ اہل اسلام

امر سوم جو شخص باعتقاد حلت قربانی نہ کرے نہ گوشت کھائے تو کوئی حرج نہیں ہے

(نمبر ۲۶۴ صفحہ ۲۸۵) **استفتا** چہ می فرمایند علمائے دین ومفتیان شرع متین اندرین سوالات ضروری بحدیث وقرآن واجتہاد ورائے خود پنجم در عرب باوجودیکہ بقر موجود است چرا قربانی نمیکنند ششم اگر قربانی بقر نکنند آیا فتوری بدین اسلام راہ می یابد یا نہ وقربانی گائے یا استعمال لحمش از ارکان دین است وفرض وواجب یا چہ ہشتم بحالت اوراد ووظائف ونمازے کہ برائے حصول دعا میکنند بخصوص وجہ ترک گوشت بقر چیست۔ بینوا وتوجروا۔

جواب۔ سوال پنجم قربانی نکردن ایشان بروز عید الضحیٰ صرف امریست عادی شان نہ شرعی در بعض بلاد دیگرہم رواج قربانی بقر نیست مثل بعض بلاد دکن پس عدم ذبح شان دلیل برکراہت یا عدم حلت ذبح بقر باوجود ثبوت جوازش از قرآن واخبار نبویہ وآثار صحابہ واجماع فقہائے امت محمدیہ نمی تواند شد۔

جواب۔ سوال ششم۔ نہ قربانی کردن گاؤ باعث فتورے نیست لیکن بخیال عظمتش وعدم جوازش وحلتش اگر ترک قربانی آن خواہد کرد البتہ در اسلام ہچو کس فتورے خواہد گشت۔

جواب۔ سوال ہشتم۔ این ترک مبنی بعظمت وعدم جوازش نیست بلکہ مبنی ست بہ تجارب مشائخ واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی۔

(فتاویٰ مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم کتاب الاضحیہ مطبوعہ یوسفی پریس ۱۰ ذی الحجہ ۱۳۳۱ ہجری)

اسکے ابقا مین سعی واجب ولازم ہی- واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی- (محمد عبد الحی ابو الحسنات)

ھو المصوب- فی الواقع جن بلاد مین رواج گاؤکشی بے قصد فتنہ وفساد کے جاری رہا اور اب کوئی قوم ہنود سے مانع ہی ان بلاد مین مسلمانون کو رسم گاؤکشی کے باقی رکھنے مین کوشش لازم ہی اور مراد اس فقرۂ مسئول عنہا سے یہ ہی کہ جہان عملداری اور ریاست خاص ہنود کی ہی اور گاؤکشی وہان زنہار نہین ہوتی اُس جگہ پر باعلان گاؤکشی کرنا بنظر قیام فتنہ اولی نہین ہی نہ یہ بات کہ مطلقاً اولویت گاؤکشی کی ہر جگہ سے جاتی رہے بلکہ جن بلاد مین ہنود کو تشدد در بارۂ گاؤکشی تھا اور اب کیا جاتا ہی وہان گاؤکشی کا ترک اولی نہین ہی واللہ اعلم

حررہ الفقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ (محمد عبد الوہاب)

(فتاوی مولانا عبد الحی رحمۃ اللہ علیہ جلد دوم کتاب الاضحیہ مطبوعہ یوسفی پریس فرنگی محل ماہ ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۰ ہجری)

نمبر ۲۶۷ صفحہ ۲۸۵

استفتا- کیا فرماتے ہین علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین ۱ اگر کوئی مسلمان عید الضحی مین گائے کی قربانی کرنا چاہے یا دوسرے ایام مین واسطے کھانے گوشت کے گائے ذبح کرنا چاہے اور ہنود بوجہ تعصب مذہبی یا الفخر اپنے کے یا بنظر توہین اسلام کے اُس قربانی یا ذبح کو روکنا چاہین تو اُس حالت مین اُس مسلمان کو از روے شرع شریف کے گائے کی قربانی سے یا گائے کے ذبح سے باز آنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے- ۲ اگر اُس روک ٹوک مین از جانب ہنو د فساد ہونیکا احتمال ہو مگر اُس فساد کا دفعیہ بذریعہ حکام ملک ممکن ہو تو صرف بلحاظ فتنہ مذکور کے قربانی اور ذبح سے گائے کے باز آنا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے ۳ یہ امر ظاہر ہے کہ اونٹ اِن ملکون مین بہت کم دستیاب ہوتے ہین اگر کسی کو دستیاب بھی ہوئے تو بہت قیمت دینے سے ہوتے ہین اور یہ امر بھی ظاہر ہی کہ آجکل کے زمانہ مین سات عدد بھیڑی یا خصی کی قیمت بلحاظ تعداد ایک گائے کے زیادہ ہوتی ہے تو اس حالت مین

کی طرف سے نہو یعنی جہان عملداری ہنود کی ہو اور گاے ذبح نہوتی ہو وہان مسلمان بقصد فتنہ انگیزی گاؤکشی نہ کرین یا یہ کہ بلاد ہندوستان وغیرہ مین کہ جہان ہمیشہ سے اہل اسلام گاے ذبح کرتے چلے آئے اور اس ذبح کرنے مین کبھی اُنکو مقصود فتنہ انگیزی نہین ہوئی بلکہ اجراے حکم شریعت اب اگر کوئی مسلمان ان بلاد مین گاے ذبح کرے اور ہندو بنظر تعصب مذہبی کے اُسکو منع کرین تو وہ مسلمان اُس سے باز رہے تفصیل ارشاد ہو کہ ایسی صورت مین اہل اسلام کو ترک گاؤکشی اولی ہی یا کیا۔ بینوا توجروا۔

ھوالمصوب۔ گاے ذبح کرنا شرعاً اگرچہ فعل مباح ہی واجب نہین مگر ایسا مباح نہین کہ کسی زمانۂ خاص یا کسی بلدۂ خاص مین اسکا رواج ہو اور دوسرے زمانہ یا دوسرے بلدہ مین نہو بلکہ یہ ایک طریقۂ قدیمہ ہی زمان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و تابعین و جملہ سلف صالحین سے تمام بلاد و امصار مین اور اُسکی اباحت پر اجماع و اتفاق ہی تمام اہل اسلام کا ایسے امر شرعی ماثور قدیم سے اگر ہنود روکین اور بنظر تعصب مذہبی منع کرین تو مسلمانون کو اُس سے باز رہنا نہین درست ہی بلکہ ہرگاہ ہنود ایک امر شرعی قدیم کی ابطال مین کوشش کرین اہل اسلام پر واجب ہی کہ اُسکے ابقاو اجرا مین سعی کرین اور اگر ہنود کے کہنے سے اس فعل کو چھوڑ دینگے تو گنہگار ہونگے اور مقصود اُس جملہ مین جو جواب سابق مین مرقوم ہی یہ ہی کہ بقصد برانگیختہ کرنے فتنہ و فساد کے گاؤکشی نچاہیے مثلاً جہان عملداری ہنود کی ہو اور گاے وہان ذبح نہوتی ہو وہان مسلمان بقصد ابتداء مردم آزاری خواہ مخواہ گاے ذبح کرین یا عیدالضحی مین کسی ہندو کے مکان کے قریب جاکے باین خیال ذبح کرین کہ فتنہ قائم ہووے ایسی صورت تو انکا ارتکاب نچاہیے بلکہ ایسی حالت مین ترک اولی ہی اور بلاد ہندوستان وغیرہ جہان ہمیشہ سے گاے ذبح ہوتی ہی اور مقصود اہل اسلام اس سے فتنہ انگیزی نہین ہی بلکہ ابقاے شریعت قدیمہ ہی ایسی حالت مین اگر ہنود منع کرین تو ترک اُسکا اولی نہین بلکہ

بخوف فساد ہنود کے گائے کے ذبح کرنے سے رُکنا نہین چاہیے واللہ اعلم حررہٗ الراجی عفو ربہ القوی ابوالحسنات محمد عبدالحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی [محمد عبدالحی ابوالحسنات]

فی الحقیقۃ قربانی گائے کی ملت اسلامیہ مین شعار اسلام سے واقع ہوئی ہے اُسکا موقوف کرنا بسبب ممانعت ہنود موجب معصیت ہی بلکہ قائم رکھنے قربانی گائے مین مسلمانون کو سعی وکوشش لازم ہی واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبدالوہاب۔ عفا اللہ عنہ [محمد عبدالوہاب]

(فتاوی مولانا عبدالحی رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ یوسفی پریس ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۲ھ جلد دوم کتاب الاضحیہ)

نقل از خطبۂ صدارت حضرت مولانا قیام الدین محمد عبدالباری صاحب مدظلہ بابت جلسۂ انجمن علماء صوبۂ متحدہ منعقدہ ۱۴۔ رجب ۱۳۳۶ھ بمقام کانپور

اگر ترک اضحیۂ بقر کا اعلان کیا تو اُسکی نیت بخیر تھی کہ مین صاف ظاہر کردون کہ رواسم شرک مین شرکت مسلمانون کی ناممکن ہی مین ہندو مسلم اتحاد کے بدلے ہندو ہندو کا اتحاد کرادونگا اگر خدانخواستہ شرک کی رسم مین شرکت ہوجاے یہ بڑی بات نہین ہے فائدہ مند ہی مین صاف عرض کرتا ہون کہ ہم ہندو مسلم اتحاد کی غرض سے نہ قشقہ لگا سکتے ہین نہ اُن کی تبرونکی زیارت کرسکتے ہین نہ اُنکے بتونکی تعظیم کرسکتے ہین ہان معاشرتی امور مین اُنکے ساتھ خلوص کا برتاؤ ہمپر لازم ہی مساجد مین دخول چاہے جائز ہو مگر بھلا نہین معلوم ہوتا ہی مین نے کبھی وعدہ نہین کیا کہ تمام لوگون سے گاے کی قربانی بند ہوجائیگی اسواسطے کہ یہ میرے اختیار مین نہین ہی اسکا وعدہ دعوے کے ہم وزن ہی مین کسی قوم کو دھوکا دینا نہین چاہتا ہون مین برادران وطن کو اُنکی ہمدردی کی اُجرت دیکر اُنکے مرتبہ کو گھٹانا نہین چاہتا ہون مجھے عقلاے ہند سے اسکی توقع بھی نہین ہی کہ وہ مجھے حدود اسلام سے باہر بلانا چاہتے ہین یا بدلہ لیکے اپنی عزت وحمیت کو گنوانا چاہتے ہین وہ بہادر قوم ہماری مصیبت کے وقت خلوص کے ساتھ ہمدردی کرکے ہمکو اپنا دلی دوست بنانا چاہتی ہی نہ ہمارے لفظی شکرگذاری کی محتاج ہی ہمنے صاف کہدیا ہی کہ ہندو اگر رو کین تو مسئلہ بدل جاتا ہی

اگر کوئی مسلمان بلحاظ کفایت بعوض سات قربانی کے ایک گائے قربانی کرنا چاہے
اور ہنود بنظر تعصب مذہبی کے یہ کہیں کہ تم گائے قربانی مت کرو جسطرح ممکن ہووے
تم اونٹ خواہ بھیڑی یا خصی قربانی کرو تو ہنود کی اِس مزاحمت کو مان لینا مسلمان پر
واجب ہی یا نہین۔ بینوا و توجروا۔
جواب اس فتوی کا بزبان اُردو عام فہم لکھنا چاہیے۔

ھوالمصوب۔ ازانجا کہ گائے کے ذبح کرنے کا جواز قرآن و حدیث سے ثابت ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ نے زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم مین
اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُسکو ذبح کیا ہی اور اُسکے
گوشت کے حلال ہونے پر اور ذبح کے جائز ہونے پر خواہ بروز عید ہو یا کسی اور
روز ہو اتفاق ہی تمام مسلمانون کا کوئی مسلمان اسکے جواز اور حلت مین شبہہ
نہین کرتا ہی بنا رعلیہ جب کوئی مسلمان عید الضحی کے روز خواہ کوئی اور روز گائے
ذبح کرے اور کوئی ہندو بنظر اپنے مذہب کے اُسکو روکے تو مسلمان کو باز آنا نہین
درست ہی اور ہندو کی ممانعت کو جو مبنی ہی اُنکے اعتقاد باطل پر تسلیم کر لینا نہین جائز ہی
ہماری شریعت مین گائے کی نسبت اور جانورون کی کچھ بھی عظمت نہین ثابت ہی
بلکہ یہ مثل اور جانورون کے جواز ذبح مین ہی جو شخص اسکی عظمت کا خیال کرے اُسکے
اسلام مین فتور ہی پس ہنود کی ممانعت تسلیم کرنا موجب اُنکے اعتقاد باطل کی تقویت
اور ترویج کا ہوگا اور یہ کسی طرح شرعًا جائز نہین ہی اور اونٹ کا ذبح کرنا اگرچہ گائے
سے اولی ہی مگر کوئی شخص اسپر مجبور نہین کیا جاسکتا علی الخصوص جب ہنود
بغرض تعصب مذہبی اہل اسلام کو گاؤکشی سے روکین اور کہین کہ خواہ مخواہ اونٹ یا
بکری ذبح کرو ایسے وقت مین ہنود کے قول کو مسلمان پر مان لینا واجب نہین
بلکہ مسلمانون کو ضرور ہی کہ اِس قول ہنود کو تسلیم نہ کرین اور گاؤکشی کے طریقہ کو
کہ اہل اسلام کا طریقہ قدیمہ ہی ترک نہ کرین اور اس منازعت مین اگر احتمال
فساد کا ہنود کی طرف سے ہو تو اُسکو بذریعۂ حاکم وقت دفع کرانا واجب ہی اور

اخبارات مین بغرض اشاعت روانہ کیا ہی۔

اِس غلط فہمی کو دور کرنے کے لیے جو میرے پیام مرسلہ سندھ خلافت کانفرنس کے متعلق عوام مین پھیل گئی ہی مین یہ اعلان کرتا ہون کہ عید قربان کے موقع پر مسئلہ گاؤکشی کے متعلق مین یہ کہونگا کہ مین آئندہ گاے کی قربانی نہین دونگا اور میری یہ خواہش ہی کہ عامۃ المسلمین میرا اتباع کرین اُن لوگون کو جو اسکے مخالف ہین مین یہ کہونگا کہ ہمارا مذہب قیمتی اور لذیذ قربانی چاہتا ہی گاے کا جزو اِس مین شامل نہین ہی چنانچہ اِس اطلاع کو مین بغرض اشاعت مسلمانان ہند کی اطلاع کے لیے بھیجتا ہون اور ساتھ ہی میری یہ خواہش ہی کہ مسلمان اِس سال عید قربان کے موقع پر قربانی دین اور یہ ہرگز نہ کرین کہ قربانی دینے کے بجاے اُس روپیہ کو خلافت مین جمع کر دین۔

حضرت مولانا عبدالباری صاحب کا تار

اور

گاؤکشی

آخری خلافت کانفرنس مین گاؤکشی کے متعلق میرے پیام سے غلط فہمی رفع کرنے کے لیے مجھے یہ کہنا ہی کہ مین آیندہ عید الاضحیٰ مین گاے کی قربانی ندونگا اور میری خواہش ہی کہ دوسرے مسلمان بھی اسکا تتبع کرین جو لوگ اس اصول کے مخالف ہین اُن سے ہمکو یہ کہنا ہی کہ ہمارا مذہب قیمتی و نفیس قربانی کا طلبگار ہی اور گائین جو قربانی دیجاتی ہین تو وہ اِس قسم مین داخل نہین ہین حال مین جو مضمون مینے اخبارون مین شائع کیا ہی اُسکا مطلب یہ ہی کہ مسلمانون کو آیندہ عید الاضحیٰ مین قربانی کرنا چاہیے نہ یہ کہ اسکے بدلے مین اُتنی ہی رقم خلافت فنڈ مین بھیجی جائے۔

نقل جزو تحریر حضرت مولانا محمد عبد الباری صاحب مطبوعہ اخبار کانگریس ۲۰ جولائی سنہ ۱۹۲۰ء

علمائے اسلام اسکا جواب دین

مین نے اتحاد ہنود مین کوئی فعل خلاف شرع روا نہین رکھا نہ دیکھنے پر راضی ہون[۱] قربانی گائے اختیاری شئے سمجھکر اسان نہین کی مین ہندوون کے روکنے سے یا انکی محض خوشامد سے ترک قربانی گائے کو ممنوع سمجھتا ہون باوجود اسکے اتحاد کو جسمین فرض دفاع ادا ہوسکتا ہی روا رکھتا ہون اسکے ممنوع ہونے کی کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہی اگر کوئی وجہ ہو تو اس سے بھی آگاہ کیا جاؤن[۲]۔

نقل از اخبار خلافت دہلی ۸ اگست سنہ ۱۹۲۰ء مطابق ۲۲ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ یوم یکشنبہ جلد ۱ نمبر ۱۵

فریضہ قربانی

مولانا عبد الباری صاحب کا برقی پیغام

لکھنؤ ۳۱ جولائی۔ قربانی بذاتہ فرض ہی اور اعانت خلافت بھی واجب ہی لیکن اسکے یہ معنی نہین ہین کہ مسلمان خلافت کی حمایت مین قربانی چھوڑ دین انہین چاہیے کہ اس فرض کو حسب معمول ادا کرین اور گوشت اور کھال کو اسی مصرف مین لائین جو پہلے سے چلا آتا ہے۔

نقل از اخبار زمیندار لاہور ۱۹ ذیقعدہ سنہ ۱۳۳۸ھ مطابق ۵ اگست سنہ ۱۹۲۰ء

یوم پنجشنبہ جلد ۷ نمبر ۵۸

مولانا عبد الباری اور قربانی بقر

لکھنؤ ۳ اگست۔ مولانا عبد الباری صاحب نے حسب ذیل برقی پیغام

نقل از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۵- اگست ۱۹۲۰ء

قربانی جبرًا نہ روکی جائے

مولانا علی سجاد صاحب نے جو برقی پیام گیا سے اس امر کی شکایت مین بھیجا ہے کہ وہان بعض ہندو زمیندارون کے ملازمین قربانی گاؤ کو جبرًا روکنے کی کوشش کر رہے ہین اور بھیڑے بکرے آسانی سے بہم نہین پہونچ سکتے -
اس تار کو مولانا علی سجاد صاحب کی تحریر کے موافق ہمنے جناب مولانا عبدالباری صاحب مدظلہ کی خدمت مین پیش کیا تو مولانائے محترم نے یہ ارشاد فرمایا کہ وہ بار بار اپنی تحریرون اور تقریرون مین جتا چکے ہین کہ ہندوؤن کو قربانی گاؤ کے مسئلہ مین خود کوئی جبر و تشدد اختیار نہ کرنا چاہیے - جبر سے مسئلہ کی صورت بدل جاتی ہے اور شعائر دین مین سے جسکو روکا جائے اُسکو برقرار رکھنے کی پابندی مسلمانون پر عائد ہو جاتی ہے -

نقل از اخبار ہمدم لکھنؤ - ۲۶- اگست ۱۹۲۰ء مطابق ۱- ذی الحجہ سنہ ۱۳۳۸ ہجری یوم پنجشنبہ جلد ۵ نمبر ۱۹۴

ایڈیٹر ہمدم کے استفسار پر مولانا عبدالباری صاحب کا جواب

مکرمی دام مجدہٗ -

السلام علیکم - مین خدا کے دین مین افراط و تفریط دونونکو نارو ا سمجھتا ہون خدا کے حکم کا ناقل ہون حاکم نہین جس چیز کو خدا نے حلال کیا مین حرام نہین کرسکتا قربانی گائے اضحیہ مین حلال ہی مین اسکو حرام نہین کرسکتا نہ کسی پر جبر کرنا مین روا سمجھتا ہون البتہ ترغیب دیتا ہون کہ جس سے ہوسکے وہ افضل کو اختیار کرے اور بخل نہ کرے مین نے جسقدر اس مسئلہ مین خیالات اخبا[رات]

نقل از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۴-اگست سنہ ۱۹۲۰ء

گیا مین قربانی گاؤ کو جبراً روکنے کی کوشش۔ (بذریعہ خاص تار برائے ہمدم)

جناب مولانا علی سجاد صاحب گیا سے ۲۱-اگست کو تار دیتے ہین کہ ہندو زمینداروں کے عملہ والے یہان غریب مسلمان کاشتکاران ورعایا کو زبردستی گائے کی قربانی روکنے کی دھمکی دے رہے ہین۔ کوئی اور جانور (بوجہ کمیابی وگرانی قیمت) وہ مہیا نہین کر سکتے۔

جناب مولانا عبد الباری صاحب کے یہ امر دلنشین ہونا چاہیے کہ اُن کے اقوال کا کیا ناجائز استعمال کیا جارہا ہی۔ کیا مولانائے محترم پبلک کو مطلع فرمائین گے کہ جب شعائر و مراسم دینی کو جبراً روکا جائے تو اسلام کیا حکم دیتا ہے۔

کیا مہاتما گاندھی جی اور مالوے جی اپنے ہم مذہبون سے کہین گے کہ وہ اس معاملہ مین مداخلت نہ کرین کیونکہ ایسی صورت مین بڑے احکام دین مسلمانون کو قربانی گاؤ مجبوراً کرنا پڑیگی۔

یہ خط جناب مولانا عبد الباری صاحب کی خدمت مین بھیجا جارہا ہی اور آپ کا جواب کل کے پرچہ مین شائع ہوسکیگا۔ لیکن مولانائے محترم اس سے قبل اپنی تحریرون اور تقریرون مین اسکی صراحت فرماچکے ہین کہ مسلمانون کو بطور خود اپنے ہندو بھائیون کی دلجوئی کا خیال کرکے قربانی گاؤ ترک کردینا چاہیے۔ مگر جہان ایسی دقتین حائل ہون جنکی طرف مولانا علی سجاد صاحب نے اپنے تار مین اشارہ کیا ہی وہان موافق حالات پیدا ہونے تک قربانی ہونے دینی چاہیے اور ہندوؤنکو مسلمانون کی اس مذہبی رسم مین کوئی مداخلت نہ کرنی چاہیے ورنہ یقیناً مسلمان قربانی گاؤ پر مجبور ہوجائین گے جیسے کہ حکیم اجمل خان صاحب نے بھی اپنے تار مین ہندوؤن سے اپیل کی ہی۔

ایڈیٹر ہمدم

باسمہ سبحانہ

کرم فرمائے مخلصان پنڈت صاحب

بعد ماوجب آنکہ التماس ہی کہ اہل اسلام کے نزدیک کسی جانور کی کوئی خاص عظمت نہین ہی اور اگر کسی مین کوئی عظمت آتی ہی تو وہ کسی نہ کسی دینی غرض کے باعث ہوتی ہی گائے کو اضحیہ مین ہم ذبح کرتے ہین تو اُسکی توہین کی نیت نہین ہوتی ہی بلکہ وہ ہماری نیت سے معزز ہوجاتی ہی اور جنت مین پہونچتی ہی یہ ضرور ہی کہ سوائے مخصوص جانورون کے اور کسی شئے کو ہم اضحیہ مین پیش نہین کرتے ہین یہ شرف انھین جانورون کو حاصل ہی جو مخصوص کردیے گئے ہین یہ قربانی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قربانی پسر کی یادگار ہی جسکے ذریعہ سے خدا کی راہ مین جان نذر کرنے کی تعلیم دیجاتی ہی اس حیثیت سے یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ جانور بمنزلۂ فرزند کے ہین اور مخصوص نسبت رکھتے ہین یہ غلط ہی کہ ہر گائے شعائر اللہ سے ہی اور ''البدن'' مین داخل ہی کسی نے آپ کو دھوکہ دیا ہی والبدن جعلنٰها لکم من شعائر الله لکم فیها خیر قرآن شریف کی آیت ہی مگر مراد ''بدن'' سے وہ جانور ہین جو بغرض قربانی حرم لے جائے جائین اُسمین اونٹ اور گائے دونون ہمارے نزدیک داخل ہین کوئی گائے کی تخصیص نہین ہی بلکہ اونٹ کو زیادہ تقدم ہی اس سے گائے کی قربانی ثابت ہوتی ہی نہ کہ گائے کی قربانی کرنے کا ایما ہوتا ہی سیاق وسباق آیت کا مسئلہ کو واضح کردیتا ہی- واقعہ یہ ہی کہ مسلمان گائے کا گوشت بھی بہت شوق سے نہین کھاتے نہ ذبح کرنے کے عادی ہین عرب مین بہت کم یہ ذبح کی جاتی ہی ہندوستان مین بھی اسکا رواج پہلے بہت کم تھا مگر جب سے ہندوؤن کو اسکا خیال پیدا ہوا کہ گائے کی قربانی روکی جاوے اُسوقت سے مسلمانون کو بھی اپنا حق قائم رہنے کا اور اپنے مذہبی حکم کے جاری رکھنے کا خیال پیدا ہوگیا، حکم شریعت بھی ایسا ہی ہی کہ جب قربانی روکی جاوے گی تو لازم ہی کہ ہم اُسکو کرین خصوصًا جو گاے ہم قربانی کے لیے خرید چکے اوسکو ضرور ہی کہ قربانی مین صرف کرین-

مسئلۂ قربانی اہم تر ہوگیا تھا اور مسلمانون نے الزام مالایلزم یعنی جو شئے لازم نہو اُسکو لازم کرلینا چاہا

ذریعہ سے شایع کیے ہین اُنکے علاوہ نہ کوئی خیال ہی نہ کسی کے خیال کا مین ذمہ دار ہون مین نے نہ سختی کرنے کی ترغیب دی نہ اسکو بھلا سمجھتا ہون نہ مین نے کسیکو جبرًا روکنے کا مشورہ دیا ہے نہ مین پسند کرتا ہون وَلَا تَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی فقط۔

از اخبار ہمدم مطبوعہ ۲۸۔ اگست سنہ ۱۲ء

تین لاوارث گائین

عید الاضحیٰ سے قبل شام کو ایک شخص تین گایون کو ہانکتا ہوا اہل فرنگی محل سے نیچے اُترتا دیکھا گیا۔ اور اُسنے کچھ ایسا طریقہ اختیار کیا کہ آس پاس کے لوگون کا خیال اسکی طرف رجوع ہوا۔ جب اُس سے دریافت کیا گیا کہ گائین کسکی ہین۔ تو اُسنے کہا کہ فرنگی محل مین قربانی کے لیے آئی ہین۔ اُسپر بعض ہندو اصحاب مولانا عبد الباری صاحب کے پاس آئے اور اُنھون نے مولانا سے اُن کے متعلق دریافت کیا۔ مولانا نے فرمایا کہ اُنھون نے کوئی گائین نہین منگائی ہین۔ لیکن ساتھ ہی اُنھون نے ہندو اصحاب کے اِس طریق عمل پر سخت اعتراض کیا۔ کہ اُنھون نے گایون کو دیکھکر اِس معاملہ مین دخل دینا چاہا۔ اور بتایا کہ ایسے مداخلت سے مسئلہ کی نوعیت بدل جاتی ہی۔ اور زبردستی رُکاوٹ ڈالنے کی صورت مین گائے کی قربانی واجب ہوجاتی ہی۔ ہندو اصحاب اسپر معذرت خواہ ہوئے لیکن جب وہ گایون کے پاس واپس گئے۔ جہان بہت سے لوگ جمع ہوگئے تھے تو اُنکو لانے والا نہ پایا گیا۔ کچھ دیر تک گائین وہان کھڑی رہین پھر وہ پل فرنگی محل کی چوکی پر رکھ لی گئین اور صبح تک جب کوئی اُنکا دعویدار نہ پہونچا تو وہ کوتوالی پہونچا دی گئین جہان تینون گائین کل شام تک موجود تھین

اُنکو تقدم دیتا ہون مگر یہ کہنا کہ رائے بدل گئی غلط فہمی ہے اصل یہ ہو کہ حکم بدل سکتا ہے اگر موضوع بدل جائے اُسوقت مشرکین واہل کتاب کا مقابلہ تھا بہت سے احکام الٰہیہ سے ہم کو معلوم ہے کہ اہل کتاب کو قربت ہی وہ احکام اب بھی ہین ہم کتابی عورت کے ساتھ نکاح جائز و مکروہ سمجھتے ہین اور غیر کتابی مشرک عورت کے ساتھ نکاح کو حرام جانتے ہین ایسے ہی بہت سے احکام ہین مگر محارب و معاہد کا حکم دوسرا ہے اُسمین تخصیص کتابی کی نہین ہے اب جو مسائل درپیش ہین وہ محارب و معاہد کے مقابل ہین اور معاہد کو ہر قسم کا تقدم ہو اگر مسلمانون کی سچی ہمدردی آپ لوگون کو درکار ہے تو اُن کے معاہد بن جائیے اور پھر تجربہ کر لیجیے کہ معاہدہ کا کسقدر پاس مسلمان کرتے ہین آپ لوگ باور کیجیے کہ مین آپ کے مراسم مذہبی مین شریک نہونگا بلکہ روکونگا مگر ملکی فوائد جسقدر ہین سب مین ہندؤن کو مقدم کرونگا گاندھی صاحب میرا مکان لینا چاہین تو اُنکو وہ بخوشی دیدونگا مگر وہ مجھسے کہین کہ تم کسی مذہبی جلوس مین شریک ہو تو نہ مانونگا نہ مجھے اُن سے اِسکی توقع ہو ساتھ اسکے مین خود بھی اُنپر اپنے مذہبی امور مین شرکت پر جبر نہ کرونگا۔

ایک بات جان لیجیے جس سے آپ کیا مسلمان بلکہ علماے اہلِ اسلام بھی غافل ہین وہ یہ ہے کہ بہت سے اشیاء ہین کہ جو علامت تکذیب ہین وہ جب مسلمانون کے ارتکاب مین آگئے تو اُنپر کفر کا فتویٰ ہو جائیگا مگر یہ علامت اوقات کے لحاظ سے بدلتی رہتی ہو مثلاً موالات محارہین اہلِ کتاب اِسوقت علامت تکذیب ہو وہ جہان پائی جاویگی اندیشہ کفر کا ہو جاویگا برخلاف موالات غیر محاربین کہ وہ علامت کفر نہین ہو زیادہ سے زیادہ اُسمین عصیان ہوگا، ہلوگ اسوقت موالات معاہدین کی طرف توجہ نہین کرتے خصوصًا جبکہ موالات کرنے والونکا مقصد خیر ہے انما الاعمال بالنیات اسوجہ سے آپ شبہہ نہ کرین کہ کل ہم اہل کتاب کو مقدم کرتے تھے اور آج مشرکین کو بلکہ اہلِ کتاب جیسے تھے ویسے ہی ہین اور مشرکین کا جو حکم تھا وہ بحالہ باقی ہو مگر مخصوص تومون کے حالات بدل گئے جنسے حکم بھی دوسرا ہو گیا ہو آپ نے کیا نہین ملاحظہ کیا کہ باغیون کے ساتھ اگرچہ وہ مسلم تھے مسلمانون کا خیال کس طرح بدل گیا ہے مسلم کا حکم نہین بدلا بلکہ اُسکی خود

اور یوم الاضحیٰ مین دیگر مصارف مین اسراف کے باوجود قربانی مین بخل کرنے لگے اور مصلحت شرعی بھی مجھے معلوم ہوئی کہ مین اُسدن گائے کی قربانی چھوڑ دون مین نے چھوڑ دی اور مشورہ بھی دیا کہ لوگ اُسکو چھوڑ دین میری نیت اسمین یہ نہین ہی کہ ہندؤن سے ڈر کریا اُنکی جبر وخوشامد سے مین گائے کی قربانی نہ کرون اگر یہ خیال ہو تو غلط ہی ہندو اگر روکینگے تو مین ضرور کرونگا مین نے محض ہندؤن کے اتحاد کی غرض سے اپنے شرع کی اجازت و توسع پر عمل کیا ہے مین جانتا ہون کہ قربانی مین یوم الاضحیٰ کے دوسرے جانور بھی قربان کرنا جائز بلکہ افضل ہی مین نے وہ اختیار کیا اور اُسکی رائے دی اور اسکی سعی کرونگا۔ یہ حکم مطلقاً قربانی گائے کے ساتھ متعلق نہین ہی بلکہ مخصوص یوم الاضحیٰ کے لیے ہی اور عموماً گائے کی قربانی کا موقوف ہونا سخت دشوار ہی اور اُسکو چھوڑنا صرف مسلمانون کا کام نہین ہی وہ قانوناً موقوف کیجاوے تو ہوسکتا ہے اگر اُسکو مسلمان پسند نہ کرینگے اِسوجہ سے کہ قانون ہوجانے کے بعد گائے کی قربانی نہ کرنا مسلمانون کی رعایت نہ ہوگی بلکہ مجبوری ہوگی۔

ہندو اگر چاہتے ہین تو اس قسم کے تعلقات خلوص سے بڑھا دین کہ پھر گائے کی قربانی کا خیال ہی مسلمانون کو نہ آئے اور ایسی چراگاہین قائم کردیوین کہ گائے کے علاوہ دوسرے جانور بھی بکثرت ہونے لگین اور مسلمانون کو دشواری نہو۔ مین سمجھتا ہون کہ یہ محض ہندؤن کا کام ہے مین مذہبی آدمی ہون مین حکم کو بدل نہین سکتا نہ جو حکم ہے اُسکو باطل بتا سکتا ہون میرے نزدیک گائے کی قربانی کو مین اِس بڑے فائدہ کے لیے جو مجھے ہندو مسلم اتحاد مین ملحوظ ہے قربان کرسکتا ہون یہ اُسی وقت ہی جبکہ ہندو اپنی ہمدردی کا عوض نہ مانگین اور ہمکو ہماری حالت پر چھوڑ دین مجھے جہانتک علم ہے ہندو شریف قوم ہی اور وہ کبھی کسی عوض کے طالب نہین اور مسلمان احسان کے بدلہ احسان کرنے کے مکلف ہین وہ ضرور مروت کرینگے اور حدود اسلام کے اندر رہکے ہر رعایت کرنے کو تیار ہونگے گائے بڑی چیز نہین ہے اُسکی حیثیت مذہبی سوائے ہندؤن کے جبر و تشدد کی صورت کے باقی نہین رہتی ہے اور فوائد اقتصادی کو جو دنیاوی ہین ہم قربان کرنے کے لیے تیار ہوگئے ہین۔

بلاشبہہ جو آپ سے کہاگیا ہے وہ صحیح ہے کہ مین ہندؤن کے اتحاد کا حامی ہون اور اہلِ کتاب پر

تو دیکھیے کہ اُنکی آنکھیں آنسوؤں سے اُبلتی ہیں اسوجہ سے کہ اُنھوں نے پہچان لیا حق کو
کہتے ہیں اے رب ہم ایمان لائے تو لکھ دے ہمکو ماننے والوں کے ساتھ" اس سے صاف
ظاہر ہے کہ جو نصاری مسلمانوں کے دوست ہیں وہ عالم و درویش ہیں اور رسول کہتے ہیں
اپنے کو کہ ہم نصاری ہیں مگر درحقیقت وہ ایمان لا چکے ہیں اور اللہ کی آیات کو سنکے
روتے ہیں نہ کہ وہ نصاری کہ جو یہود کے دوست ہیں اور مسلمانوں کے دشمن ہیں
اس آیت سے دھوکہ دیا جانا جدید نہیں ہے بلکہ جو لوگ خلافت عثمانیہ اور حکومت اسلامیہ
کے خلاف تھے اور مسلم ہندو اتحاد کو قائم ہونا نہیں چاہتے تھے وہ ہمیشہ سے اس آیت سے
فائدہ اُٹھاتے تھے سرسید، مولوی مہدی علی، مولوی مشتاق حسین وغیرہ کی تحریریں
برابر تہذیب الاخلاق میں شایع ہوتی ہیں اور اُن کی تردید بھی اُس زمانہ کے علماء
کرتے رہے فرق اسقدر ہے کہ اسوقت سرسید نہیں نہ اُنکے نورتن کے شمس العلماء ہیں بلکہ
اُنکے قائم مقام حالت انتشار میں اپنی یہ خدمت ادا کرتے رہتے ہیں، آپ نے قربانی کے
جس فتوے پر اِس آیت کو لکھا دیکھا ہو اُسکو بھی انھیں تحریرات کے مانند تصور فرمائیے
اور کاتب کو بھی اُنھیں کے زمرہ میں داخل کردیجئے۔ عالم مسلمان اس قسم کی غلطی میں
نہیں آسکتے ہیں۔ اُس فتوے کا مفصل رد تو بعض طلبائے فرنگی محل لکھ رہے ہیں
میں آپ کے اطمینان کے لیے اسقدر عرض کرتا ہوں کہ شریعت اسلامیہ کی رو سے
یہ یقینی ہے کہ گائے کی قربانی جائز ہے نہ فرض ہے نہ حرام اور اضحیہ میں گائے کی
بھی قربانی ہوسکتی ہے۔ مگر موجودہ حالت میں جیسی گائے کی قربانی ہوتی ہے اُس سے
عموماً بکری اور مینڈھے وغیرہ کی قربانی افضل ہے۔ اور ہندوؤں کے بلا خوف جبر و
بلا خواہش خوشامد گائے کی قربانی اگر ہم نہ کریں تو گنہگار بھی نہونگے خصوصاً ایک
فائدۂ اتحاد اُسکی وجہ سے مضبوط ہوتا ہے جس سے ہمارا دینی فائدہ مد نظر ہے۔
فتوے کے متعلق جو دیگر سوالات ہیں اُنکے جوابات سے فقیر قاصر ہے کیونکہ آپ کے
نام کی یہ تحریر مجموعۂ تحریرات قربانی گائے کے ساتھ طبع کرادیجاویگی اور میں خود
اس قسم کی مباحث میں کوئی حصّہ لینا نہیں چاہتا میں اسقدر فرصت نہیں پاتا ہوں

حالت بدل گئی ہی اس سے حکم دوسرا ہوگیا۔ ایک معاہد مشرک کا اگر کوئی خون کرے تو گنہگار ہی
اور ایک باغی مسلم کو اگر کوئی مار ڈالے تو وہ گنہگار نہو گا حالانکہ مسلمانون کو مسلمان کا
قتل کرنا ممنوع ہے مگر وہ اُسیوقت تک جبتک کہ وہ باغی نہ رہے اب اگر مسلمان کسی
باغی کو قتل کرین اور کسی معاہد کی حفاظت کرین تو یہ شبہہ نہ کرنا چاہیے کہ کل تک تو مسلمان
کا حکم کچھ تھا اور مشرک کا کچھ آج کیون بدل گیا، ظاہر ہے کہ مسلم کی حالت ہی دوسری ہوگئی
یہ نہین ہے کہ وہ باغی مسلم نہین رہا، مسلم کے لیے جب ایسا ہے تو اہلِ کتاب کے لئے بدرجۂ
اولی سمجھ لیجیے کہ کیا حکم ہوگا ایسی صورت مین یہ نہین ہی کہ وہ اہلِ کتاب محارب اہل کتاب نہین رہا
ہماری نیت پر حملہ نہ کیجیے آپ کا خیال جو کچھ ہے وہ تو ہے ادھر خود بعض بے دین اور بعض
دھوکہ کھا کے ہمپر اتحاد ہندو مسلم کا الزام دیتے ہین اور ایسے احکامات پیش کرتے ہین
جنمین مشرک واہل کتاب کا فرق ہی اور اُن احکامات سے چشم پوشی کرتے ہین جو محارب
وغیر محارب کے بارہ مین ہین۔ یہ شبہہ نہ کیجیے کہ مسلمان ہندوستان کے جیسے پہلے تھے
اب بھی ہین اُنکا حکم نہین بدلا کیونکہ مسلمان مشرق مین ہون یا مغرب مین سب ایک ہین
اور ھم یدٌ علیٰ من سواھم اُنکے پیغمبر کا ارشاد ہی کہ وہ سب بمنزلہ ایک ہاتھ کے
ہین اپنے غیر پر اور المؤمنون والمؤمنات بعضھم اولیاء بعض تمام مؤمن
و مؤمنات سب ایک دوسرے کے معاون و مددگار اور محب ہین انما المؤمنون اخوۃ
تمام مسلمان باہم بھائی بھائی ہین جو ایک بھائی کا دشمن ہی وہ دوسرے کا بھی ہے ہان
اگر بھائی دشمن کا ساتھی ہو جاوے تو وہ برادران یوسف سے بھی زیادہ مکلف ہی۔
آپ نے جس آیت کا حوالہ دیا ہی وہ بلاشبہہ قرآن شریف کی آیت ہے ارشاد ہوتا ہے
لتجدن اشد الناس عداوۃ الآیۃ ضروری تم پاؤگے اے پیغبر صلی اللہ علیہ وسلم
سب سے زیادہ سخت عداوت کرنے والا لوگون مین مسلمانون کے ساتھ یہود کو اور
شرک کرنے والون کو اور تم پاؤگے سب سے زیادہ محبت کرنے والا مسلمانون
کے ساتھ اُن لوگون کو جو کہتے ہین کہ ہم نصاریٰ ہین یہ اسواسطے ہے کہ اُنمین عالم ہین
اور درویش ہین اور وہ تکبر نہین کرتے ہین اور جب سنتے ہین جو رسول پر اُترا ہی

از تقریر ۱۶- اکتوبر ۱۹۲۰ء بمقام رفاہ عام لکھنؤ

اسوقت گائے کا مسئلہ چھیڑا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنکی شفاعت کی اُمید پر تم لوگ ہو اُنکے جانشین کے مقابل اُنکے مخالفون کی تائید کے لیے قربانی گائے کی پیش کی جاتی ہے مین ایسی قربانی گاؤ کو حرام سمجھتا ہون جسکا مقصد دشمنان اسلام کی تائید ہو۔

از تحریر مخصوص مورخہ ۱۸- اکتوبر ۱۹۲۰ء

مگر یہ تحریر فرمانا کہ آپنے گائے کی قربانی کو حرام کر دیا نہایت تعجب کی بات ہے مین حلال و حرام کرنے والا نہین ہون میرا مقصد یہ ہے کہ جو مخالفین ترک قربانی گائے کا منشا مجھے یقینی طور سے معلوم ہوا ہے وہ یہ ہے کہ خلافت کمیٹی کے کاروبار مین رکاوٹ ہو اور اعداے خلافت کی تائید اور تفرقہ پردازی سے فائدہ اُٹھایا جائے تو اس طرح کی قربانی مین ضرور حرام سمجھتا ہون کیونکہ اسکی غرض حرام ہے۔

ساتھہی اسکے کوئی قانون بنانا جبر سے قربانی گائے ممنوع ٹھہرے مین موجب تفریق سمجھتا ہون اور مجھے جہانتک علم ہے گاندہی صاحب اس امر مین میرے ساتھ متفق ہین کہ نہ قانون بنایا جائے نہ ہندو ترک قربانی کے ساعی ہون بلکہ اپنا طرز عمل ایسا کردین کہ مسلمان خود ہی جس شئے کا شائبہ بھی ہو کہ ہندوون کو گوارہ نہ ہوگا اوس سے تحرز کرین جہانتک کہ انکو انکا مذہب اجازت دیتا ہو۔ گائے کی تعظیم ہندو کرتے ہین جس طرح بندر کی تعظیم کرتے ہین مگر عبادت کرنے سے اکثر ہندوون نے انکار کیا ہے۔

قول جامع یہ ہے کہ قربانی گائے کی مباح ہے اور اسکا حکم نیت کے بدلنے سے بدل جاتا ہے۔

(۱) گائے قربانی کے لیے خریدی جائے یا ہندو اوسکو زبردستی روکین اور اوسکی قربانی نہ کرنے سے توہین اسلام ہوتی ہو تو ایسی صورت مین قربانی کرنا لازم و واجب ہو جاتا ہے

(۲) قربانی گائے کی اپنی ازواج کی جانب سے کرنا سنت ہے۔

(۳) قیمتی اور فربہ گائے ایک ایک شخص اپنی جانب سے کرے تو بعض علماے نزدیک افضل ہے۔

(۴) سات آدمی ملکے گائے کو قربان کرین تو جائز ہے اور قربانی ادا ہوجاتی ہے۔

جو فضولیات مین اپنا وقت صرف کرتا اب اتنا سمجھ لیجیے کہ مسلمان اگر ہمت مین جواز قربانی گائے کے معتقد ہین تو ہرگز انکو حرام نہین ہے کہ وہ گائے کی قربانی نہ کرین وہ چھوڑ کے ہین اور ہمنے چھوڑ کے بیان جواز کردیا ہی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

فقیر محمد عبد الباری غفر اللہ لہ

۲۲- محرم یوم چہار شنبہ ۱۳۳۹ھ

نقل جزء خط بنام میاں مصطفیٰ حسین صاحب منجانب مولانا مدظلہ

مورخہ ۲۳- محرم ۱۳۳۹ھ

گائے کی قربانی کے بارہ مین مین نے کوئی جدید حکم نہین کیا ہی۔ مین کہتا ہون کہ اگر بخل اور دل آزاری کے خیال سے گائے کی جائے تو ہرگز ثواب نہوگا۔ اور جو فی کس قربانی کرسکتا ہے وہ سات آدمیون کی شرکت مین کرکے ترک افضل کرے گا۔

ہندو اگر نہ روکین تو مین گائے کی قربانی کو ترک بھی کرسکتا ہون۔ اب ہندوؤنکے ہاتھ مین ہی اگر وہ روکینگے تو سمجھیے کہ انکو گائے کی قربانی ترک کرانا نہین ہی کیونکہ جبر کے وجہ سے حکم بدل جاتا ہی اور اگر نہ روکینگے اور برابر میل جول رکھینگے تو خود بخود مسلمان گائے کی قربانی نہ کرینگے مجھے کسی ہندو نے منع نہین کیا نہ اتحاد کا انھون نے معاوضہ مانگا۔ مین نے از خود گائے کی قربانی نہین کی اب جو فتوے شائع ہوئے ہین انکو میرے فعل سے کوئی تعلق نہین تاہم علمائے کرام ایسے بھی ہین جنھون نے قربانی نہ کرنے کا حکم دیا ہی اور اسکے وجوہ بھی لکھے ہین مسلمان گائے پرست نہین کہ جو اسکے سوائے کسی دوسرے جانور کی قربانی کرہی نہ سکتے ہون مگر مین آخر مین امید کرتا ہون کہ جو لوگ مدعی ہین کہ مین نے مطلقاً گائے کی قربانی کو منع کیا ہی وہ ثابت کردین۔ حالانکہ ہندوؤنسے مجھے توقع ہی کہ وہ معاوضہ لیکر اپنی اعانت کو نہ گنوائینگے اور مسلمانونکو مشورہ ہی کہ جہانتک ممکن ہوگا حدود شرع کے اندر رہکے اپنے فعل سے انکا دل نہ دکھائینگے اور جدائی کرانے والونکا خیال نہ کرینگے انکا تو یہ مقصود ہی کہ کسی طرح ہندو مسلم اتحاد نہ ہونے پائے۔

اس کلیہ سے یہ مسئلہ خارج ہی مگر یہ اصل جو قائم کی گئی ہی وہ بہت مناسب ہی
اوسکو خاص کر کے ہندو دیکھ لین تا کہ اتفاق و اتحاد مضبوط ہو جاوے مجھے تعجب ہے
کہ جو لوگ بخوف الزام مالا یلزم میلاد شریف کو روکتے ہین وہ قربانی گاے کو
اس خوف سے کیون نہین روکتے اور ایسے ہی جو لوگ ہندوستان کو دار حرب قرار
دیتے ہین اُنکو کیا ضرور ہی کہ دار حرب مین شعار اسلام قربانی گاے کو قائم
کرین دار حرب تو وہی ہی جہان شعار اسلام جاری نہون اب مین نے ارادہ کیا
ہے کہ اس مبحث مین کوئی تحریر نہ کرونگا البتہ رجوع ہو تو اُسکو ظاہر کردونگا والسلام

خط مولٰنا محمود حسن صاحب مطبوعہ اخبار مشرق نمبر ۳۲ جلد ۱۴

احقر کی راے یہ ہی کہ مذہبی امور کو اثر اتفاق سے بالکل یکسو رکھکر صرف معاملات
و مصالح دنیوی مین اس اتفاق سے کام لیا جائے اور سب سے اول مذہبی امور
پر کسی قسم کا اثر ڈالنا نہ مذہبًا درست ہی اور نہ عقلی طور سے یہ بات نتیجہ خیز ہے۔
مسئلہ گاؤکشی جسکی متعلق خود اہل اسلام مین کھینچ تان نظر آرہی ہی اُسکے بارہ مین احقر ناچیز
کی راے یہ ہی کہ حضرات اہل اسلام کو اُسکی موقوفی یا تنگی یا مذمت اور تقبیح مین حصہ لینا
ہرگز نہ چاہیے اگر کسی خاص طور اور خاص نیت سے کوئی تنگی مباح بھی مان لی جائے
مگر عوام مین اُسکا شیوع مضرت فی الدین سے خالی نہین ہو سکتا۔ والحذر والحذر
البتہ اسی کے ساتھ اگر کوئی گائے کے علاوہ جانور کی قربانی اپنے کسی خیال سے کرے
تو اُسمین بھی غلجان نہ کیا جائے اہل اسلام کو ضروری ہی کہ احکام شرعیہ کی حفاظت کا
اول خیال رکھین اور جو مصائب دینی اور دنیوی پیش نظر ہین اور جن خطرناکیون
کی آمد آمد ہو رہی ہی اُن سے بھی غفلت کو جائز نہ سمجھین کاش پابندان و واقفان مذہب
ہنود یہ خیال فرما کر کہ اہل اسلام کا مذہب سماوی مذہب ہے اور اہل رائے کی راے
پر مبنی نہین ہی اگر احکام اسلامیہ مین ہمکو معذور و مجبور سمجھکر اس قسم کے تغیرات سے
ہمکو معافی دین تو اس اتفاق مین امید بہبودی و کامیابی ہو سکتی ہی آہ بقدر حاجت

تمام شد

(۵) فتنہ وفساد کے خیال سی یا مخل سے قربانی گائے کی کی جاوے تو ترک اولیٰ و مکروہ ہی
(۶) سواے فتنہ وفساد کے اور دل آزاری مخلوق کے بلا نیت قربت کے گائے
کی قربانی کی جاوے یا اسوجہ سے کہ حکام نصاری خوش ہون اور تقویت اعدائے
اسلام کو ہو گائے کی قربانی حرام ہی۔ جیسے شیخ سدو کا بکرا اور احمد کبیر کی گائے۔
اور ایسی گائے کا گوشت کھانا نہ چاہیئے۔
صورت بالا مین جس صورت کے لحاظ سے قربانی گاؤ کی تبلیغ کی جاوے گی وہی
حکم اوس تبلیغ کا ہوگا۔
جو لوگ گائے کی قربانی کی تبلیغ اسوجہ سے کرتے ہین کہ حکام نصاری خوش ہون اور
خلافت کی تحریک مین ضعف پیدا ہو اور اعدائے دین کی تقویت ہو تو وہ سخت
گنہگار رہین انکو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اصرار معصیت کبیرہ پر درجۂ کفر تک
پہونچا دیتا ہے۔
وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰی
مجھے جہانتک خود یاد ہے اور جو زود نویس کی تحریر سے نقل لی گئی ہی اوسمین وہی لفظ ہر
جسکا تذکرہ اوپر آچکا ہی اگر یہ ہی کہ تم پر گائے کا گوشت حرام ہی جیسا کہ تحریر کیا گیا ہی
تو عرض ہی کہ الحمد للہ اسمین بھی مین حق بجانب ہون فقہ کے کتب کا مطالعہ کرنے والے
واقف ہین کہ قدوم امیر کی غرض سے جو قربانی ہو اوسکا کیا حکم ہی وہ قربانی مردار ہی
اور قربانی کرنے والا گنہگار ہے شیخ سدو کے بکرے کے متعلق علماء کے فتوے موجود
ہین تو ظاہر ہے کہ جس قربانی گائے مین خوشنودی حکام کی مضمر ہے اسکے حرام ہونے
مین اور اسکے گوشت کے مردار ہونے مین کیا وجہ تامل کی ہے۔
مین نے کل مشرق کے پرچہ مین مولانا محمود حسن صاحب کی تحریر متعلق گائے کے
دیکھی ہے مجھے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح ہجرت کے رسالہ کو انھین کے
تحریر پر جو مضمون مشتمل تھا تمام کیا گیا تھا اوسی طرح یہ قربانی کا بھی رسالہ تمام کیا جاوے
اگرچہ اس تحریر سے مجھے پورا اتفاق در بارۂ قربانی گائے نہین ہے کیونکہ میرے نزدیک